اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
درود وسلام
حاضر و ناظر
سماعت مصطفیٰ
قیام وسلام کا ثبوت
مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری
محمود شہید روڈ غلہ منڈی شاہدرہ اسٹیشن لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درود وسلام

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

کا

ثبوت

تصنیف

مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری

بانی و مہتمم

جامعہ محمدیہ نوریہ انوار القرآن خادم کالونی

محمود شہید روڈ گلی نمبر ۵ شاہدرہ لاہور

نام کتاب ـ درود و سلام الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ کا ثبوت
مصنّف ــــــــ محمد جعفر ضیاء القادری
معاون خصوصی ــــ حضرت مولانا پیر سیّد محمد عبد القادر شاہ بخاری قادری
امام و خطیب جامع مسجد توحید و رسالت جناح پارک کوٹ شہاب الدین شاہدرہ لاہور
صفحات ــــــــ ۵۰۴
کیلی گرافر ــــ حافظ عبد الرؤف بُھٹّہ سیف حبیب ٹاؤن شاہدرہ اسٹیشن لاہور
تعداد ــــ گیارہ سو ذوالحج ۱۴۱۵ھ مئی ۱۹۹۵ء
طباعت ــــــــ
ھدیہ ــــــــ ۱۶۰ روپے
ناشر ــــ صاحبزادہ محمد حسنین رضا قادری اینڈ برادرز فون: ۷۱۴۴۷۱

ملنے کے پتے

(۱) مکتبہ غوثیہ رضویہ محمود شہید روڈ نزد غلہ منڈی شاہدرہ اسٹیشن لاہور
(۲) جامعہ محمدیہ نوریہ انوار القرآن محمود شہید روڈ گلی نمبر ۵ خادم کالونی شاہدرہ اسٹیشن لاہور۔
(۳) قادری کتب خانہ نزد مشرقی دروازہ دربار داتا گنج بخش لاہور
(۴) رضا فاؤنڈیشن ○ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور نمبر ۸ پاکستان (۱۲۳۵۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

ھدیۂ نیاز

بحضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

سیّد الانبیاء والمرسلین، شفیع المذنبین، راحۃ العاشقین محبوب رب العلمین، ممدوح خالق السمٰوات والارضین، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اولی الصدق والصفا

آپ کا
ایک ادنیٰ سا اُمتی
محمد جعفر ضیاء القادری

شرفِ انتساب

سند المحدثین، سید الفقہاء فخر العلماء، استاذ الاساتذہ، فقیہہ اعظم حضرت مولانا علامہ الحاج ابوالخیر محمد نور اللہ النعیمی القادری الاشرفی رحمہ اللہ تعالٰے کی برکات وحسنات جمیلہ کے امین مقبول بارگاہ محبوب رب العالمین، حضرت مولانا علامہ الحاج محمد محبّ اللہ صاحب نوری قادری اشرفی دامت برکاتہم، مہتمم مرکزی دار العلوم حنفیہ فریدیہ وزیب سجادہ آستانہ عالیہ نوریہ قادریہ بصیرپور شریف (اوکاڑہ) پاکستان کی نہایت پروقار شخصیت کے نام

جو ملّت اسلامیہ کے مرکزی دار العلوم حنفیہ فریدیہ کو اپنی خدا داد صلاحیتوں سے بام عروج تک پہنچانے میں مثالی کردار ادا فرما رہے ہیں۔ نیز جن کی نگاہ خاص سے مجھے اس روح پرور ایمان افروز کتاب کو پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

(محمد جعفر ضیاء القادری)

شاہدرہ لاہور

فہرست	صفحہ

ضیائے اوّل

مُدّت سے میرے احباء و رُفقاء کا اصرار رہا۔ نیز میری ذاتی خواہش بھی تھی کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کے اثبات میں ایک جامع کتاب لکھی جائے جو عوام و خواص کے لئے یکساں مفید ہو اور اس سے ہر قسم کے فیوض و برکات سے بہرہ ور ہوں۔ چنانچہ یہ مبارک مجموعہ اسی کا نتیجہ ہے۔ میں نے اسے بڑی محنت سے تیار کیا ہے۔ جس قدر بھی آج کل کے فرقے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ، حاضر و ناظر، سماعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، اور قیام و سلام، کے منکر ہیں۔ ان سب کے ردّ و ابطال میں آپ اس مجموعہ کو مدلّل و متحقق پائیں گے۔ میں نے اسے ہر ممکن طریقہ سے مضبوط بنانے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے آیات و احادیث، ارشادات سلف صالحین کے علاوہ مخالفین کی عبارات کے حوالہ جات بھی تحریر کر دیئے ہیں، اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے کوئی غلط نہیں ہو گا۔ آپ ان دلائل کو ہر جگہ بلا خوف و خطر اور اعلانیہ بیان کر سکتے ہیں۔ تائید حق اور تردید باطل میں یہ ایک کامیاب کوشش ہے جس سے ہر شخص مستفید ہو سکے گا۔

مجھے امید ہے کہ جہاں اسے علماء و طلبا پسند فرمائیں گے وہاں عام مسلمان بھی اسے حرزِ جاں بنائیں گے اور جہاں دین سے محبت

رکھنے والے اسے سراہیں گے۔ انشاء اللہ تعالے جو بھی عقیدت و محبت سے اس کا مطالعہ فرمائے گا۔ یقیناً وہ فیضان خاص سے بہرہ ور ہو گا۔

الغرض یہ کتاب اہل سنّت کے لئے ایک گرانقدر تحفہ ہے بحمدہٖ تعالے :۔ احباء و رفقاء کی دیرینہ خواہش کی تکمیل ہوئی اور اللہ تعالےٰ کی عنایت و مہربانی اور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی کرم نوازی سے کتاب درود و سلام الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کا ثبوت حاضر و ناظر، سماعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسئلہ قیام و سلام باحسن وجوہ اہل محبت کے مبارک ہاتھوں میں ہے۔

نبی کریم رؤف رّحیم، محسن کائنات، فخر موجودات، فخر بنی آدم نور مجسم رحمۃً للعالمین، خاتم النبیین، حضور پرنور، شافع یوم النشور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ کے حضور صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ عقیدت پیش کرنے والا خوش قسمت مسلمان جن برکات وحسنات کا مستحق بن جاتا ہے۔ ان کا شمار ممکن نہیں، اللہ رب العالمین اور اس کے نورانی فرشتے اس مبارک عمل میں شامل ہیں بلکہ اللہ کریم نے ایمانداروں کو جس محبت بھرے خطاب سے نوازا ہے اس کی مثال قرآن مجید میں دوسرے کسی امر میں نہیں ملتی!

قرآن مجید میں ہے اللہ تعالےٰ اور اس کے نورانی فرشتے درود بھیجتے رہتے ہیں، نبی کریم پر، اے ایماندارو تم بھی ان پر ہمیشہ صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہو۔

احادیث مبارکہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ و

سلام کے ثمرات اور بے شمار فوائد سے آگاہ فرما کر اس مبارک عمل کو ہمیشہ ہمیشہ جاری رکھنے کی تاکید فرمائی، حضور پر نور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری سے پہلے نہ صرف انبیاء کرام علیہم السلام درود وسلام پڑھتے تھے بلکہ ان کے بعض امتیوں کا درود وسلام پڑھنا معمول رہا۔ انسان اور جن کے علاوہ شجر و حجر نباتات، حیوانات جمادات تک بھی حضور کی خدمت میں صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرتے رہے، صحابہ کرام، اہل بیت عظام، تابعین و تبع تابعین محدثین و آئمہ دین اولیاء اور اقطاب، غوث اور ابدال اور ابرار کے روح و فکر کی غذا ہی صلوٰۃ وسلام رہی ہے۔

عام مسلمان بھی اپنے پیارے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود وسلام پیش کرنا، سعادت دارین تصور کرتا ہے، علماء کرام تحریراً تقریراً تبلیغ فرماتے چلے آرہے ہیں، ہزاروں کتابیں صلوٰۃ وسلام کے فضائل اور مناقب، محامد و محاسن پر تصنیف ہوئیں۔ اور ہو رہی ہیں اور نہ جانے کتنی زبانیں صلوٰۃ وسلام میں تر رہتی ہیں۔ کتنے ہی وہ خوش بخت کیلی گرافر ہیں جو عقیدت و محبت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک آنے پر پورا درود شریف لکھنے میں مسرّت محسوس کرتے ہیں اور کتنے ہی اہل عشق و محبت ہیں جو جمال محبوب خدا میں محو اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ پکار رہے ہیں۔ بہت ہی خوش قسمت ہیں وہ عشاقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے صلوٰۃ وسلام کے جواب میں خود رحمۃ للعالمین آقا صلی اللہ علیہ وسلم سلام مرحمت فرماتے ہیں۔

اور نہایت ہی بدبخت ہیں وہ منحوس جو صلوٰۃ وسلام کو بند کرنے کی سعی ناکام میں پیہم مصروف اپنی عاقبت تباہ کر رہے ہیں۔

چھوڑیئے ان کو، آیئے اہل عشق و محبت کی طرف اور دیکھئے درود وسلام کی بہاریں، عقیدت و محبت سے صلوٰۃ وسلام پڑھنے والا حضور کا امتی کتنا حسنات و برکات اور انعامات سے مالامال ہوتا ہے۔

درود وسلام | اعمال کی زینت، درجات کی بلندی، شفاعت کا سبب اور کفارہ سیئات ہے۔

درود وسلام | جہنم سے نجات، جنت کی ضمانت، نفاق سے برأت، غضب سے امان اور رضائے الٰہی کے حصول کا باعث ہے۔

درود وسلام | ہر خیر کا رہنما، ہر شر کا دافع، وظائف میں افضل نفع بخش تجارت، فتوحات کی چابی اور سنیّ کی نشانی ہے۔

درود وسلام | محبوب ترین عمل، قلب کی طہارت، اعمال کی پاکیزگی، محافل کی زینت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا وسیلہ ہے۔

درود وسلام | نوافل عبادت میں افضل عمل، خدا اور رسول کی قربت کا سبب اور دعاؤں کی قبولیت کا ضامن ہے۔

درود و سلام

رحمت، برکت اور مغفرت کے لیئے اکسیر، پل صراط کا نور اور نورانی تاج کے حصول کا ذریعہ ہے

الغرض صلواۃ وسلام دین و دنیا اور آخرت میں کامیابی و کامرانی کا عظیم وسیلہ ہے۔ خوش قسمت ہیں جو خلوص دل سے اس پر عمل پیرا ہیں۔ درود و سلام اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں بڑی نعمت ہے اور اسی کے حصول کے لیئے مال و دولت، زر و جواہر کی قطعاً ضرورت نہیں، اس کے لیئے صرف اور صرف اولین شرط محبت و عقیدت ہے۔ اور جو محبت اور سچے عقیدے کی نعمت سے محروم ہو گیا گویا کہ وہ ہر برکت سے محروم ہوا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود سلام پڑھنا بھول گیا وہ جنت سے محروم ہوا۔ نیز فرمایا کچھ لوگ قیامت کے دن باوجود یہ کہ ان کو جنت کے لیئے کہا جائے گا۔ مگر وہ جنت کا راستہ بھول جائیں گے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا وہ کون ہیں۔ آپ نے فرمایا جو میرا نام سن کر درود و سلام نہیں پڑھتے۔

تعجب ہے ان لوگوں پر جو نہ صرف خود صلواۃ وسلام نہیں پڑھتے بلکہ پڑھنے والوں کو روکتے ہیں۔ ان پر آوازے کستے ہیں۔ بدعات و منکرات کا مرتکب ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ وہ خود درود وسلام کی برکات سے محروم ہیں اور صراط مستقیم کو بھولے بیٹھے ہیں پس جو یہاں صحیح راستہ بھولے بیٹھے ہیں، انہیں آخرت میں جنت کا راستہ کیسے سجھائی دے گا؟

اللہ تعالےٰ بوسیلہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم عشق و محبت اور خلوص قلب سے صلوٰۃ وسلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے ؎

سلام اس پر کہ جس کا تذکرہ عین عبادت ہے
درود اس پر کہ جس کی زندگی رحمت ہی رحمت ہے

عمل تشکر

مفید مشورے اور اشاعتی امور میں تعاون پر استاذ الاساتذہ، استاذی المکرم امام الصرف الحاج مولانا ابوالاسد صوفی محمد ہاشم علی صاحب النوری دامت برکاتہم العالیہ مدرس دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف (اوکاڑہ)، برادر مکرم مولانا الحافظ محمد حمد اللہ نوری اشرفی، بصیرپوری ثم لاہوری برادر محترم حضرت مولانا الحاج محمد منشاء تابش قصوری مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و ناظم اعلیٰ مکتبہ اشرفیہ مرید کے (شیخوپورہ) حضرت علامہ مولانا پیر محمد اکرم شاہ ہاشمی مہتمم جامعہ عثمانیہ و خطیب جامع مسجد شرقی بیگم کوٹ، حضرت مولانا محمد عنایت اللہ چشتی صابری خطیب مرکزی جامع مسجد بلال اسلام پورہ ماچس فیکٹری شاہدرہ، پیر طریقت حضرت مولانا حاجی سید حق نواز شاہ خطیب جامع مسجد محمدیہ غوثیہ رسول نگر شاہدرہ، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا مخدوم زادہ سید مشتاق احمد شاہ خطیب مرکزی جامع مسجد سرشہاب پارک شاہدرہ لاہور، مولانا الحاج قاری غلام عباس نقشبندی خطیب جامع مسجد موتی نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ، برادر مکرم حضرت مولانا علامہ محمد انور النوری القادری مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور۔

حضرت مولانا سید محمد عبد القادر شاہ بخاری قادری خطیب جامع مسجد توحید ورسالت جناح پارک شاہدرہ، حضرت مولانا الحاج احمد دین صاحب نوری قادری امام مسجد باب جنت فیض باغ لاہور، حضرت مولانا حافظ محمد صدیق نوری خطیب جامع مسجد بلال رچنا ٹاؤن نزد فیروز والا شاہدرہ، حضرت مولانا محمد احمد فریدی صاحب خطیب جامعہ مسجد نور پیپلز کالونی فیروز والا شاہدرہ، حضرت مولانا قاری محمد نواز جلالی خطیب جامعہ مسجد نوری ناظم اعلیٰ مدرسہ جلالیہ رضویہ بھٹو کالونی شاہدرہ و دیگر علاقہ شاہدرہ کے علماء کرام کا حوصلہ افزائی نیز خصوصی تعاون پر ممنون و مشکور ہوں۔

اللہ تعالےٰ میری اس سعی جمیلہ کو بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں قبول فرما کر میرے لئے ذریعہ نجات اور گنبد خضریٰ کی حاضری کا بار بار سبب بنائے۔ آمین۔

طالب مدینہ

محمد جعفر ضیاء القادری

ناظم اعلیٰ مکتبہ غوثیہ رضویہ

محمود شہید روڈ دکان نمبر ۴ نزد غلہ منڈی

شاہدرہ اسٹیشن لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ كَامِلَةً وَّالسَّلَامُ تَامًّا كَمَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى رَبُّنَا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ فِيْ كُلِّ مَقَامٍ وَّحِيْنٍ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ہ پ ۲۲

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

برادران اسلام! اس آیہ کریمہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایمان والوں کو درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ مسلمان اس حکم الٰہی کی تعمیل

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

پڑھ کر کرتے ہیں۔

صَلُّوْا کے حکم کی اَلصَّلٰوةُ اور سَلِّمُوْا کی ہیں اَلسَّلَامُ اور عَلَيْهِ کی تعمیل، يَا رَسُوْلَ اللّٰه سے کرتے ہیں۔ گویا

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

پڑھنا اس حکم الٰہی کی تعمیل ہے۔

بعض لوگوں (دیوبندی وہابی) کا خیال ہے کہ درود وسلام بالفاظ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ

پڑھنا ناجائز اور حرام ہے اور شرک سمجھتے ہیں حالانکہ تمام اہل سنّت وجماعت کے نزدیک جائز ہے اور ایمان کی جان اور اہلسنّت کی پہچان ہے اور باعث سعادت و عظمت ہے۔ کتب احادیث ودیگر کتب میں اس کا واضح ثبوت موجود ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ شرک وبدعت نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

اے ایمان والو! تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم پر درود پڑھو اور سلام پڑھو جیسا کہ حق ہے سلام پڑھنے کا۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے ماننے والوں کو صَلُّوْا عَلَیْہِ سے آپ پر صلوٰۃ پڑھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اور وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا سے حکم خداوندی صادر ہوا کہ اے ایمان والو تم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلّم پر سلام پڑھو جیسا کہ حق پڑھنے کا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کا حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے متعلق دو امروں کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے پر جاری ہوا۔

۱ : صَلُّوْا عَلَيْهِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھنے کا فرضی حکم صادر ہوا۔ اس لئے ہم اہلسنت وجماعت پاک محفلوں میں اور نماز کے بعد اس خداوندی فریضہ کو بلند آواز سے ادا کرتے ہیں۔

۲ : وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر مؤدبانہ سلام پڑھنے کا فرمان خداوندی جاری ہوا۔

نماز کے علاوہ سلام پڑھنا

اہلسنت وجماعت اس فرمان خداوندی کو بجالانے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر مؤدبانہ سلام پڑھتے ہیں اور سلام پڑھنے میں ادب کا لحاظ چونکہ ضروری ہے اور ہمارے رواج میں اور سنت طریقہ میں بھی یہی طریقہ ہے کہ کھڑا ہونے والا بیٹھنے والے کو سلام کہے اس لئے ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھتے ہیں تو کھڑے ہو کر بھی پڑھ لیتے ہیں۔ اور وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا حکم خداوندی چونکہ عام ہے۔ اس لئے اہلسنت عموماً تمام سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھتے ہی رہتے ہیں

پھر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نماز کا فرض حکم فرمایا۔ ایسے ہی ایمان داروں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سلام کا فرض حکم صادر فرمایا۔ تو جو مومن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فرائض سے ایک فریضہ کو ادا کر رہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے کو بدعتی کہنے والا یا بلا عذر سلام سے خارج ہونے والا جماعت مؤمنین سے

خارج ہے۔

کیونکہ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا کے پہلے يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا کا خطاب خداوندی موجود ہے جو شخص وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا پر عمل کرنے والی جماعت سے متنفر ہو رہا ہے اور خارج ہو رہا ہے۔ وہ فرمان خداوندی يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا کے خطاب خداوندی کا بھی مخاطب نہیں۔

اور جب اللہ تعالیٰ نے ہم ایمانداروں کو وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ کے حکم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے کا ارشاد فرمایا اور خود بھی اپنے تمام رسل پر اور اولیاء اللہ پر اور اپنے تمام صالحین پر سلام پڑھتا ہے تو معلوم ہوا کہ سلام خلق پر ہی پڑھا جاتا ہے۔ خالق پر سلام نہیں پڑھا جاتا تو سلام پڑھنے والوں پر مخالفین کا فتویٰ شرک جڑنا غلط ثابت ہوا اور ان کا شرک ٹوٹا۔

اور منکرین سلام بھی یہ ایک دوسرے کو اسلام علیکم کہتے ہیں اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا شرک ہے تو ان کا ایک دوسرے کو سلام کہنا بھی شرک ہے کیونکہ جب امتی کھڑے ہو کر السلام علیکم کہہ سکتے ہیں تو نبی اللہ کو بطریق اولیٰ

يَا نَبِيُّ سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلُ سَلَامٌ عَلَيْكَ

کہہ سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے صَلُّوْا ایک بار فرمایا وَسَلِّمُوْا کے بعد تَسْلِيْمًا تاکید فرمائی۔ اللہ تعالیٰ جانتا تھا اور جانتا ہے کہ صلوٰۃ کا انکار تو نہیں کریں گے مگر سلام کے منکر ہوں گے۔ اس لئے سلام

کی تاکید فرمائی کہ اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں خوب سلام پڑھو اور ایسا سلام پڑھو کہ منکروں کو پتہ چل جائے کہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سلام پڑھ رہے ہیں

برادرانِ اسلام: اگر اس آیہ کریمہ کی تعمیل درود ابراہیمی یعنی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ الخ سے کی جائے تو آیت کی پوری تعمیل نہیں ہوتی کیونکہ درود ابراہیمی میں صرف صَلٰوۃ کا ذکر ہے۔ جس سے صَلُّوْا کی تعمیل ہوتی ہے۔ وَسَلِّمُوْا کی نہیں ہوتی اور آیہ کریمہ میں صَلٰوۃ وسَلَام دونوں کے پڑھنے کا حکم ہے۔ لہٰذا آیت مبارکہ کی پوری تعمیل

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

سے خوب ہوتی ہے۔ اگر صرف درود ابراہیمی پڑھیں گے تو صَلٰوۃ پر عمل ہوگا۔ قرآن پاک میں صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ہے کہ حضور پر صلٰوۃ وسلام دونوں پڑھو۔ درود ابراہیمی میں صرف صَلٰوۃ کا ذکر ہے۔ سلام کا نہیں۔ البتہ جب

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

پڑھیں گے تو صَلٰوۃ وسَلَام دونوں پر عمل ہو جائے گا۔ باقی رہا یہ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں درود ابراہیمی تعلیم فرمایا، تو بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ درود ابراہیمی تعلیم فرمایا۔ مگر نماز میں پڑھنے کے لئے اور نماز میں ہم اور دوسرے

سب مسلمان بھی یہی درود شریف پڑھتے ہیں۔ کیونکہ یہ درود شریف نماز کے ساتھ خاص ہے۔

چنانچہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

اَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰی جَلَسَ بَیْنَ یَدَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَہٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا السَّلَامُ عَلَیْکَ فَقَدْ عَرَفْنَا فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ اِذَا نَحْنُ صَلَّیْنَا فِیْ صَلٰوتِنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ قَالَ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَحْبَبْنَا اَنَّ الرَّجُلَ لَمْ یَسْئَلْہُ فَقَالَ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَیَّ فَقُوْلُوْا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور حضور کے آگے آکر بیٹھ گیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلیّ اللہ علیک وسلّم۔ سلام کو تو ہم نے خوب سمجھ لیا ہے کہ نماز میں کیسے پڑھنا چاہیئے اب یہ فرمایئے کہ جب ہم آپ پر درود پڑھیں اپنی نمازوں میں تو کیسے پڑھیں؟

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی

اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے یہ محبوب جانا کہ وہ سوال ہی نہ کرتا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم درود پڑھو مجھ پر (نماز میں) تو کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ الخ

مسند امام احمد صـ۱۱۹ ج ۴ وجلاء الافہام ابن قیم صـ۵

صححہ ابن حبان قَالَ الحاکِمُ صحیح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَ اَخْرَجَ ایضا احمد وابن خزیمہ ددارقطنی وبیہقی اِنَّ ھٰذِہ الالفاظ المرویہ مختصہ بِالصَّلٰوۃِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ یَعْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ تَقُوْلُوْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ الخ

یارسول اللہ ہم آپ پر نماز میں کیسے درود پڑھیں تو فرمایا تم کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ الخ

جلاء الافہام ابن قیم صـ۱۶

پہلی حدیث میں جملہ اِذَا نَحْنُ صَلَّیْنَا فِیْ صَلٰوتِنَا اور دوسری حدیث میں فِی الصَّلٰوۃِ اس امر کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام نے نماز میں درود پڑھنے کے متعلق پوچھا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے اندر درود ابراہیمی پڑھنے کی

تعلیم فرمائی ہے۔

ثابت ہوا کہ یہ درود شریف ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے۔ چنانچہ غیر مقلدین کے امام علامہ شوکانی جن سے ان کے دوسرے امام نواب صدیق حسن خاں بھوپالی اس طرح مدد (جو ان کے نزدیک شرک ہے) مانگتے ہیں ؎

شیخ سنت مدد دے قاضی شوکاں مدد دے

وہ علامہ شوکانی بھی اپنی کتاب تحفۃ الذاکرین کے صفحہ نمبر ۱۳۲ پر لکھتے ہیں۔

وَفِيهِ تَسْيِيدُ الصَّلٰوةِ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ فَيُفِيدُ ذَالِكَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَلْفَاظِ الْمَرْوِيَّةِ مُخْتَصَّةٌ بِالصَّلٰوةِ وَاَمَّا خَارِجُ الصَّلٰوةِ فَيَعْمَلُ الْاِمْتِثَالُ بِمَا يُفِيدُهُ قَوْلُهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى (اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ)

ترجمہ: اور اس (حدیث) میں آپ صلی اللہ علیہ وسلّم پر نماز میں درود پڑھنا مقید کیا گیا ہے۔ پس یہاں سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ یہ (درود ابراہیمی کے) الفاظ جو مروی ہیں یہ نماز کے ساتھ خاص ہیں نماز کے علاوہ ایسا درود شریف پڑھنا چاہیئے جس سے آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ کی پوری تعمیل ہو جائے یعنی (اس میں صلوٰۃ وسلام دونوں ہوں)

چنانچہ دنیا بھر کے علماء و محدثین، نماز کے علاوہ ایسا درود شریف پڑھتے ہیں جس میں صلوٰۃ وسلام دونوں ہوتے ہیں اور

نماز میں اس لئے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درود شریف کے پڑھنے کی تعلیم فرمائی۔ جس میں صرف صلوٰۃ کا ذکر اور جس سے صرف صلوٰۃ کی تعمیل ہوتی ہے کہ نماز میں چونکہ وَسَلِّمُوْا کی تعمیل

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

سے ہو جاتی ہے۔ لہٰذا فرمایا کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ الخ پڑھ کر صَلُّوا کی تعمیل کر لیا کرو۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ " اکابرین میں سے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف لکھا کرتا تھا۔ اس میں آپ کے نام مبارک کے ساتھ لفظ سلام نہ لکھتا تھا

فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ لِیْ اَمَا تَتِمُّ الصَّلٰوةَ عَلَیَّ فِیْ کِتَابِکَ فَمَا کُنْتُ بَعْدَ ذَالِکَ اِلَّا صَلَّیْتُ وَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ۔

ترجمہ: تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے مجھ سے فرمایا تم اپنی کتابت میں مجھ پر پورا درود کیوں نہیں لکھتے؟ پس اس کے بعد میں ہمیشہ آپ کے نام کے ساتھ صلوٰۃ اور سلام دونوں کہتا۔

احیاء العلوم ص ۳۱۹ ج ۱

معراج کے تحفے | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تین تحفے پیش کئے۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالطَّیِّبَاتُ۔

اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں تین تحفے عطا کئے۔
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ۔ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
اس کا مطلب ہے۔

یَا نَبِی سَلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْل سَلَامُ عَلَیْکَ

الحمد للہ ہم اہلسنّت وجماعت وہ سلام پڑھتے ہیں جو معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو سامنے بٹھا کر پڑھا معلوم ہوا۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

پڑھنا یہ اللہ تعالیٰ کی سنّت ہے
شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جب محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات میں انوار و تجلیات کے جھرمٹ میں جب حریم قدس اور اپنے محب حقیقی کے پاس تشریف لے گئے تو محبوب نے سب سے پہلے اپنے خالق و مالک کی حمد و ثنا ان الفاظ میں کی۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالطَّیِّبَاتُ

اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا۔
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ،
از شجرۃ الکونین صہ ۱۸

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ معراج کی رات میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تخت پر پہنچا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور کلام کیا اور میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے میں گر پڑا پھر سجدے سے سر اٹھایا اور بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ عرض کی۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالطَّیِّبَاتُ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنی اے نبی تم پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہو۔ (از باغ جنت صہ ۳۰ حافظ سید عنائت علی شاہ خلیفہ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی)

(حضرت ابراہیم خلیل اللہ و حضرت موسیٰ کلیم اللہ و حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہم السلام کا سلام عرض کرنا)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ معراج کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ احباب ملے۔ انہوں نے آپ پر سلام پیش کیا۔ سلام کے الفاظ یہ تھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلُ   اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا آخِرُ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَاشِرُ

جبریل علیہ السلام نے عرض کیا حضور یہ سلام کرنے والے حضرت ابراہیم خلیل اللہ، حضرت موسیٰ کلیم اللہ حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہم السلام تھے۔

(خصائص کبریٰ صہ ۱۵۶ ج ۱، الانوار المحمدیہ صہ ۳۳۴)

اس سے معلوم ہوا یہ سلام پڑھنا انبیائے کرام علیہم السلام کی پیاری سنّت ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم اہلسنّت وجماعت وہ درود وسلام پڑھتے ہیں جو معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلّم کو سامنے بٹھاکر پڑھا۔ اور انبیائے کرام علیہم السلام نے بھی پڑھا۔ معلوم ہوا

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ پڑھنا یہ اللہ تعالیٰ کی سنّت ہے اور انبیائے کرام کی بھی۔

حضرات گرامی! دیوبندی وہابی ومودودی کہتے ہیں کہ درود ابراہیمی ہی پڑھنا چاہیئے اور یہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ۔ اس کا کوئی ثبوت نہیں صرف درود ابراہیمی جو نماز میں آیا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ الخ اس کی بہت شان ہے یہی درود پڑھنا چاہیئے۔ ہم کہتے ہیں ٹھیک ہے۔ یہ درود نماز میں آیا ہے۔ مگر ہم اہلسنت جو سلام پڑھتے ہیں وہ اس سے بھی پہلے آیا ہے اگر درود ابراہیمی نماز میں آیا ہے تو سلام بھی تو نماز میں آیا ہے اگر یہ پڑھنا ہے تو وہ بھی پڑھنا چاہیئے

حضرات: اَلتَّحِیَّاتُ میں درود ابراہیمی سے پہلے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ آتا ہے۔ ہم وہ درود وسلام پڑھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی سنّت ہے۔

توحید پرست ہم ہیں ہم اہلسنّت وہ سلام پڑھتے ہیں جو معراج کی رات کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلّم پر پڑھا۔ بقول ان کے کہ درود ابراہیمی کے بغیر اور کوئی درود نہیں یعنی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ آخر تک، اس کا ترجمہ کیا ہے۔ کہ اے اللہ توں درود پڑھ، یا یہ ہے کہ یا اللہ توں ہمارا درود پہنچا دے صَلٰوۃٌ مِن اللہ کا ترجمہ کرو تو ہو گا یا اللہ توں رحمتیں بھیج۔ اَللّٰھُمَّ یا اللہُ صَلِّ توں درود پڑھ۔ ہم پڑھیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ یا اللہ ہمارا درود پہنچا ہم پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ درود پڑھتا ہے کہ نہیں۔ ہاں ضرور پڑھتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ اللہ تعالیٰ بھی درود پڑھتا ہے۔

حضرات گرامی: ہم پڑھیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ تو ہم پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کون سا درود پڑھتا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ بھی درود ابراہیمی پڑھتا ہے کیا وہ بھی کسی اور اللہ کو کہتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ یا اللہ توں درود پڑھ ہم کہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ کیا اللہ بھی کسی اور اللہ کو کہتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ ”نہیں“، اللہ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ نہیں کہتا معلوم ہوا اللہ تعالیٰ درود ابراہیمی نہیں پڑھتا بلکہ وہ تو یہی پڑھتا ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اگر تمہارا دعویٰ توحید پرستی ہے تو وہ درود پڑھو جو اللہ تعالیٰ پڑھتا ہے۔

دوسری بات اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا۔ اے ایمان والو تم درود پڑھو۔ اللہ تعالیٰ کیا حکم دیتا ہے۔ صَلُّوْا تم درود پڑھو۔ ہم کہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ یا اللہ توں پڑھ۔ اللہ تعالیٰ ہم کو فرماتا ہے صَلُّوْا ہم کہیں صَلِّ توں پڑھ۔ صَلُّوْا جمع ہے اور وہ واحد ہے۔

حضرات: صَلِّ۔ صَلُّوْا کا جواب نہیں بنتا۔ اللہ تعالےٰ فرمائے صَلُّوْا اے ایمان والو درود پڑھو۔ تو ہم جواب میں کہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ یا اللہ توں پڑھ۔

معلوم ہوا صَلُّوْا کا جواب اَللّٰھُمَّ صَلِّ نہیں۔ درود کا یہ جواب تو نہیں۔

جواب یہی ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ

یہ ترجمہ ہے صَلِّ کا معنیٰ کریں۔

حضرات: ہم درود ابراہیمی کے منکر نہیں یہ بہت بڑی فضیلت والا درود شریف ہے اس کو بھی ضرور پڑھنا چاہیئے مگر یہ کہنا

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ

کہاں سے نکال لیا ہے۔ جیسے منکرین صلوٰۃ وسلام پر اعتراض کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اہلسنت وجماعت وہ درود پڑھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پڑھتا ہے۔ سُنۃ اللہ۔ جو معراج کی

رات کو اللہ تعالیٰ نے پڑھا ہے اور پڑھتا رہتا ہے۔

(وہابی مولوی محمد صادق سیالکوٹی کتاب جمال مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھتا ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ معراج میں لے گیا وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی روشنی سے دنیا کو منور کر دیا۔ اور فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی کے پھولوں کی مہک سے کونین معطر ہو گئے۔ جب رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم، رب عرش عظیم کی بارگاہ لم یزل میں حاضر ہوئے تو عجز و خلوص کا سراپا بن کر اپنے معبود لازوال کی شان میں یوں حمد سرا ہوئے۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّيِّبَاتُ (سبوح وقدوس معبود) ہر طرح کی زبان کی عبادتیں، بدن کی عبادتیں اور مالی عبادتیں (صرف) تیری ذات کے لئے لائق ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے اپنے لئے یہ جامع اور لامثال تعریف سن کر فرمایا۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

سلام ہو تجھ پر اے نبی اور رحمت اللہ کی، اور برکتیں اس کی"

جب اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام فرمایا۔ رحمت اور برکتوں کی برکھا برسائی۔ آپ نے اس وقت خیال کیا کہ اللہ کی رحمت، برکت، اور سلام کا دریا جوش پر ہے کیا اچھا ہو۔ کہ میں اپنی امت کے نیک بندوں کو بھی دعا میں شامل کر لوں لہٰذا عرض کیا۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔

سلام ہو ہم پر، اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی، پس کہا جبریل علیہ السلام نے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (قولی، بدنی مالی، عبادت کے لائق) نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول اور اس کے بندے ہیں۔
(مستفاد از مظاہر حق)

التحیّات کا گلدستہ

التحیات کی ساری دعا معراج جیسے نہایت قرب خداوندی کے مقام پر مرتب ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی حمد خدائے لم یزل جواب میں اللہ کی طرف سے سلامتی، رحمت اور برکات کے بادلوں کا برسنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ کی رحمتوں اور برکتوں میں امّت کے نیک بندوں کو شریک کرنا پھر اخیر میں حضرت جبریل امین کا توحید و رسالت کی گواہی دینا اس سارے پاکیزہ، مطہر، مقدس، بابرکت اور مقبول "گلدستہ" سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام تشہد کو زینت دی ہے۔
(جمال مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ص ۲۱۳ از مولوی محمد صادق وہابی سیالکوٹی)

اس سے معلوم ہوا کہ معراج کی رات کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

بعض حضرات کا خیال ہے درود و سلام ایک ہی چیز ہے

ہم ان کے خیالات کے خلاف یہ دلیل پیش کرتے ہیں۔
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ اور صَلَوٰةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ۔
دونوں علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ اگر یہ ایک ہی چیز ہوتی تو علیحدہ علیحدہ ذکر نہ آتا۔ ان کے معانی بھی علیحدہ علیحدہ بیان کئے گئے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سلام سے واقف تھے۔ پھر آپ سے صلوٰۃ کے بارے میں سوال نہ کرتے تشہد میں سلام کا اظہار علیحدہ علیحدہ ہونے کی دلیل ہے۔
(شفاء القلوب ص ۹۳)

صلوٰۃ و سلام کا طریقہ

صحیح بخاری و مسلم وغیرہ سب کتب حدیث میں یہ حدیث آئی ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (جب یہ آیت اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ آخر تک نازل ہوئی تو) ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ (آیت میں ہمیں دو چیزوں کا حکم ہے۔ صلوٰۃ اور سلام، سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ (اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ کہتے ہیں) صلوٰۃ کا طریقہ بھی بتا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ الفاظ کہا کرو۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ الخ

دوسری روایات میں اس میں کچھ کلمات اور بھی منقول ہیں۔

اور صحابہ کرام کے سوال کرنے کی وجہ غالباً یہ تھی کہ ان کو سلام کرنے کا طریقہ تشہد (یعنی التحیات) میں پہلے سکھایا جا چکا تھا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہا جائے اس لئے لفظ صلوٰۃ میں انہوں نے اپنی طرف سے الفاظ مقرر کرنا پسند نہیں کیا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے دریافت کر کے الفاظ صلوٰۃ متعین کرائے۔ اسی لئے نماز میں عام طور پر انہی الفاظ کے ساتھ صلوٰۃ کو اختیار کیا گیا ہے مگر یہ کوئی ایسی تعیین نہیں، جس میں تبدیلی ممنوع ہو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلوٰۃ یعنی درود شریف کے بہت سے مختلف صیغے منقول و ماثور ہیں جو الفاظ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ وہ زیادہ بابرکت اور زیادہ ثواب کے موجب ہیں اس لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے الفاظ صلوٰۃ آپ سے متعین کرانے کا سوال عرض کیا تھا۔

(برکات درود شریف ص۱۴ ابوالمظفر ظہر احمد دیوبندی)

حضرت مولانا مولوی محمد نبی بخش حلوائی نقشبندی مجددی قدس سرہٗ فرماتے ہیں مجلی الاسرار میں ایک لطیف نکتہ اٹھایا گیا ہے کہ سلام کے ساتھ تسلیماً تو بیان کیا گیا ہے مگر صَلُّوا کے ساتھ تکرار نہیں آیا اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ خداوند تعالیٰ کے حضور عام لوگوں کی طرح سلام پیش نہیں کرنا چاہیئے۔ اسی طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام پیش کرنے کا مؤدب طریقہ اختیار کرنا

چاہیئے۔ حضور نبی کریم کو

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہ

کہہ کر سلام عرض کرنا چاہیئے اور لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ کی روشنی میں حضور کو عام لوگوں کی طرح سلام پیش نہیں کرنا چاہیئے۔

بعض حضرات سوال اٹھاتے ہیں کہ ان کا تحقیقی لفظ صلوٰۃ کے ساتھ تو آیا ہے مگر سلام کے ساتھ نہیں آیا۔ اس کے جواب میں ہم گزارش کریں گے کہ بارگاہ رسول میں دو تحفے یعنی صلوٰۃ (درود) اور سلام پیش کرنا ہیں۔ درود خصوصی تحفہ ہے اور سلام عمومی، خصوصی کے ساتھ اِنَّ کا لفظ لگایا گیا ہے، پھر درود کا تحفہ تو اللہ کا تحفہ ہے مگر سلام کا تحفہ صرف مخلوق خدا کی طرف سے ہے۔

(اشفاء القلوب ص۹۱ از مولانا نبی بخش حلوائی رحمۃ اللہ علیہ)

غیر مقلد وہابیوں کا | اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہ سے انکار، لکھتے ہیں۔

نوٹ: اہل بدعت نے ایک درود و سلام ایجاد کر رکھا ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہ

یاد رہے کہ نہ یہ مسنون درود ہے نہ سلام، ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے ایسا درود و سلام نہیں پڑھا۔ ائمہ اربعہ میں سے کسی نے یہ نہیں لکھا، تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ، تبع تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے کسی نے نہیں پڑھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ۔ جس نے ایسا

عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں (یعنی مسنون نہیں ہے) وہ مردود ہے پس اس ایجادی درود و سلام سے بچیں۔

(جمال مصطفےٰ صد ۲۰۵ از مولوی محمد صادق وہابی سیالکوٹی)

مولوی ثناء اللہ وہابی امرتسری ایک سوال کے جواب میں لکھتا ہے

سوال: ایک شخص امام مسجد ہے وہ مسجد میں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ باآواز بلند بعد جماعت کے پڑھتا ہے

دوسرے آدمی بھی اس کے پڑھنے کے سبب سے اس کے شریک ہو جاتے ہیں ایسا آدمی گنہگار ہے یا نہیں۔

(السائل نور حسین گھر جاکھی)

جواب: شخص مذکور بدعتی ہے۔ اس طرح کا وظیفہ شرع شریف میں ثابت نہیں جتنے آدمی اس کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ سب گنہگار ہیں وظیفہ خاص کر بعد نماز وہی وظیفہ پڑھنا چاہیئے۔ جو شریعت میں آیا ہو

(۸ / اکتوبر ۱۵ء)

کہنا یارسول اللہ و یا ولی اللہ کا جو ہندیوں کی عادت ہے اٹھتے بیٹھتے کہا کرتے ہیں سارے وہابیہ دیوبندیہ کے نزدیک بالاتفاق ناجائز ہے۔

(فتاویٰ ثنائیہ صد ۳۳۵ ج ۱ از ثناء اللہ امرتسری وہابی)

سوال: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کہنے والا مسلمان کافر ہے۔ اگر کافر ہے تو کس حالت میں۔ نیز ایک مسلمان مولوی بغیر سوچے سمجھے کسی مندرجہ بالا الفاظ کہنے والے کو کافر کہہ دے

تو اس کے واسطے کیا حکم ہے۔

جواب: اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ کہنے والے کی نیت پر حکم ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر جانتا ہے۔ تو شرک لازم آئے گا۔ اور اگر بغیر حاضر و ناظر جاننے کے کہے تو شرک نہیں بدعت ہے کیونکہ زمانہ رسالت میں یہ تعلیم نہ تھی نہ عہد خلافت میں رواج تھا۔ لہٰذا بدعت ہے۔ بلا تحقیق کسی کو کافر کہنا مناسب نہیں۔ حدیث میں کفر کا فتویٰ دینے میں جلدی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ۲۰ شعبان ۹ ۳۴ھ

(فتاویٰ ثنائیہ صـ۳۵۸ ج ۱ از ثناء اللہ امرتسری وہابی)

حضرات: اس سے معلوم ہوا کہ وہابیوں دیوبندیوں کے نزدیک یہ ایجادی درود و سلام ہے اور اس کے پڑھنے والا نعوذ باللہ گنہگار اور بدعتی ہے اور کہتے ہیں کہ یارسول اللہ کہنا ہندوؤں کی عادت ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ حالانکہ ہندو تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہی نہیں اس لئے کہ یارسول اللہ کہنا تو مسلمانوں کی نشانی ہے۔ ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی، مرزائی جتنے غیر مسلم ہیں سب یارسول اللہ کے منکر ہیں اور درود و سلام کے بھی،

معلوم ہوا کہ یہ دیوبندی وہابی انہیں کی نسل سے ہیں جو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں۔

حضرات گرامی! منکرین درود و سلام جہالت کی وجہ سے اعتراض کرتے ہیں کہ یہ درود و سلام منقول نہیں۔ اسی وجہ سے وہ کہا کرتے ہیں کہ سوائے درود ابراہیمی کے اور کوئی درود شریف

پڑھنا جائز نہیں یہ محض غلط ہے ورنہ ان لوگوں کو چاہیئے کہ وہ وہی غذائیں اور دوائیں استعمال کیا کریں جو منقول ہیں۔ منقول کے علاوہ کوئی غذا یا دوا استعمال کریں گے تو ان کے لئے وہ ناجائز ہوگی۔ جس طرح ہر وہ غذا جو شریعت میں حرام نہیں اس کا کھانا جائز ہے کیونکہ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا میں کھانا اور پینا مطلق ہے اور صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا میں صلوٰۃ اور سلام مطلق ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ ہر وہ درود و سلام جو شریعت میں منع نہیں وہ جائز ہے۔

کیا کوئی وہابی دیوبندی مولوی یا مفتی ایسا ہے جو یہ ثابت کر دے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درود و سلام (اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ) سے منع فرمایا ہے ہرگز نہیں بلکہ اس کی تائید ملتی ہے جیسا کہ آئندہ ذکر کیا جائے گا اور یہ ثابت کروں گا کہ دیوبندی وہابی باطل اور جھوٹے ہیں اور اہلسنت وجماعت سچے اور صراط مستقیم پر ہیں

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے پہلے

بارگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں انبیائے کرام کا سلام عرض کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میرے شکم انور میں جلوہ گر ہوا تو حمل شریف کا پہلا مہینہ رجب المرجب کا تھا۔ ایک رات جب میں اپنے گھر سو رہی تھی تو خواب میں ایک صاحب دیکھے جن کے چہرے سے ملاحت ٹپک رہی تھی، جسم مبارک سے عمدہ

خوشبو آرہی تھی۔ اور ان کے انوار ہر طرف پھیلے ہوئے تھے میرے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے مَرْحَبًا یَا مُحَمَّدُ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے ان سے پوچھا آپ کون ہیں۔ فرمایا میں ابوالبشر آدم (علیہ السلام) ہوں، میں نے پوچھا آپ کس لئے تشریف لائے ہیں، فرمایا اے آمنہ بشارت ہو کہ تم سیّد البشر صلی اللہ علیہ وسلم سے بار آور ہو۔

حضرت شیث علیہ السلام کا بارگاہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کرنا

جب دوسرا مہینہ شروع ہوا تو اسی طرح ایک اور شخص خواب میں میرے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

میں نے پوچھا آپ کون ہیں، فرمایا میں شیث (علیہ السلام) ہوں میں نے کہا آپ کیا چاہتے ہیں فرمانے لگے میں خوشخبری دینے آیا ہوں کہ اے آمنہ مبارک ہو کہ تم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم سے بار آور ہو

حضرت ادریس علیہ السلام کا بارگاہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کرنا

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب تیسرا مہینہ ہوا تو ایک اور صاحب میرے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

اے اللہ کے نبی آپ پر سلام ہو۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں، فرمایا اَنَا اِدْرِیْسُ میں ادریس (علیہ السلام) ہوں۔

میں نے پوچھا آپ کیا چاہتے ہیں۔ فرمایا خوشخبری دینے آیا ہوں کہ اے آمنہ تمہیں مبارک ہو کہ تم سید الانبیاء سے بارآور ہو۔

حضرت نوح علیہ السلام کا بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کرنا

جب چوتھا مہینہ شروع ہوا تو ایک اور صاحب میرے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اے اللہ کے حبیب آپ پر سلام ہو۔

میں نے پوچھا مَنْ اَنْتَ آپ کون بزرگوار ہیں۔ انہوں نے فرمایا اَنَا نُوْحٌ میں نوح علیہ السلام ہوں۔ میں نے پوچھا آپ کیسے تشریف لائے جواب دیا مُبَشِّرُكَ یَا آمِنَہ اے آمنہ خوشخبری دینے کے لئے آیا ہوں۔ مبارک ہو تجھے تم اس نبی محترم سے بارآور ہو جو صاحب فتح و نصرت ہیں یعنی فتوحات اور نصرت کے مالک ہوں گے۔

حضرت ہود علیہ السلام کا بارگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کرنا

جب پانچواں مہینہ شروع ہوا تو اسی طرح ایک اور بزرگ میرے پاس تشریف لائے۔ فرمانے لگے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَفْوَةَ اللّٰہِ

اے اللہ کے برگزیدہ رسول آپ کو سلام ہو۔

میں نے پوچھا، آپ کون بزرگ ہیں۔ ارشاد فرمایا میں ہود علیہ السلام

ہوں۔ میں نے کہا آپ کیسے تشریف لائے فرمایا خوشخبری دینے آیا ہوں اے آمنہ مبارک ہو تم صاحب شفاعت عظمیٰ سے بار آور ہو۔ جن کی شفاعت کا ظہور قیامت کے دن ہوگا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام پیش کرنا

جب چھٹا مہینہ شروع ہوا تو حسبِ سابق ایک اور بزرگ تشریف لائے فرمانے لگے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃَ اللّٰہِ

اے اللہ کی رحمت آپ پر سلام ہو

میں نے پوچھا آپ کون صاحب ذیشان ہیں؟ فرمایا میں ابراہیم علیہ السلام ہوں۔ میں نے پوچھا آپ کیسے تشریف لائے۔ فرمایا تجھے مبارک ہو۔ اے آمنہ تیرے شکم اطہر میں اللہ کے جلیل القدر نبی تشریف لا رہے ہیں۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا بارگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام پیش کرنا

جب ساتواں مہینہ شروع ہوا تو ایک اور بزرگ تشریف لائے کہنے لگے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنِ اخْتَارَہُ اللّٰہ

اللہ کے منتخب رسول آپ کو سلام ہو

میں نے پوچھا! آپ کون بزرگ ہیں! فرمایا میں اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام ہوں۔ میں نے پوچھا آپ کیا چاہتے ہیں۔ فرمایا

اے آمنہ میں تمہیں خوشخبری دینے آیا ہوں۔ کہ تم نبی رجیع وملیح سے بار آور ہو۔ یعنی نمکیں حسن والے سے۔ اے آمنہ مبارک ہو تم حسینوں کے سردار کی ماں بننے والی ہو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سلام عرض کرنا

جب آٹھواں مہینہ شروع ہوا تو ایک اور بزرگ میرے پاس تشریف لائے فرمانے لگے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خِیْرَۃَ اللّٰہ

اے اللہ کے پسندیدہ رسول آپ پر سلام ہو

میں نے پوچھا، آپ کون صاحب ہیں۔ فرمایا۔ میں موسیٰ بن عمران (علیہ السلام) ہوں۔

میں نے پوچھا آپ کے تشریف لانے کا کیا مقصد ہے فرمایا اے آمنہ میں تجھے خوشخبری دینے آیا ہوں۔ تمہیں مبارک ہو کہ تم نبی ذیشان سے بار آور ہوں جس پر قرآن مجید اترے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سلام عرض کرنا

جب نواں مہینہ شروع ہوا تو اسی طرح ایک اور صاحب عظمت و شان میرے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ رَسُوْلِ اللّٰہ

اے رسولانِ خداوندی کو ختم کرنے والے آپ کا وقت ظہور قریب ہے۔

میں نے پوچھا آپ کون بزرگوار ہیں! فرمایا میں عیسیٰ بن مریم ہوں (علیہما السلام) میں نے پوچھا آپ کیا چاہتے ہیں فرمایا آمنہ! آپ کو مبارک ہو خوشخبری ہو کہ تمہارے شکم اطہر میں نبی مکرم رسول معظم ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے ہر قسم کی تکلیف، دکھ درد اور بیماری دور کر دی گئی۔

(النعمۃ الکبریٰ علی العالم فی مولد سید ولد آدم ص۴۲ تا ص۴۷)
فضائل میلاد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا ص۱۴۸ ناشر حافظ محمد زمان نقشبندی منگا کالونی)

حضرت جبریل علیہ السلام کا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے پہلے صلوٰۃ وسلام عرض کرنا سیدہ طیبہ طاہرہ سرکار مائی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پیارے صاحبزادہ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا نے ابھی اپنے قدوم میمنت لزوم سے کائنات کو مشرف نہیں فرمایا تھا کہ جبریل امین میرے پاس آئے ان کے ہاتھ میں دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار شربت سے بھرا ہوا پیالہ مجھے دیا کہ اسے پی لیں۔ میں نے اس کو پی لیا۔ پھر جبریل نے مجھے کہا کہ سیر ہو کر پیو تو میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر اس نے کہا اور پیو۔ میں نے اور پیا۔ پھر اس نے ہاتھ نکال کر میرے شکم پر پھیر کر کہا۔

اِظْهَرْ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ اِظْهَرْ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اُظْهَرْ يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ اِظْهَرْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اُظْهَرْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِظْهَرْ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اِظْهَرْ يَا نُوْرًا مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ

بِسْمِ اللّٰہِ اَظْهَرْ يَا مُحَمَّدِ بْنَ عَبْدُ اللّٰہ مظہر صلی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْبَدْرِ الْمُنِيْرِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اے رسولوں کے سردار ظہور فرمایئے، اے خاتم النبیین جلوہ افروز ہو جایئے، اے رحمۃ للعالمین قدم رنجہ فرمایئے، اے نبی اللہ رونق افروز ہو جایئے، اے رسول اللہ تشریف لایئے اے خیر خلق اللہ جہاں کو منور فرمایئے، اے نور من نور اللہ جلوہ افروز ہو جایئے بسم اللہ اے محمد بن عبد اللہ تشریف لایئے۔ پھر حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوئے جہاں میں رونق ہوئے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہ

(بیان المیلاد النبوی ص ۴۵ از محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کرنا

علامہ امام شہاب الدین خفاجی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

وَالْمَنْقُوْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ فِيْ تَحِيَّتِهٖ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہ

منقول ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین دربار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں تحیت پیش کرتے ہوئے یوں عرض کرتے تھے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہ

نسیم الریاض شرح شفا مطبوعہ مصر ص ۴۵۴ ج ۳ از قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کرنا

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَتْ لِیْ مَنْزِلَۃٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ تَکُنْ لِاَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ اٰتِیْہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

فَاِنْ تَنَحْنَحَ اِنْصَرَفْتُ اِلٰی اَھْلِیْ وَاِلَّا دَخَلْتُ عَلَیْہِ

ترجمہ: حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ قرب اور منزلت تھی جو مخلوق میں کسی کو نہ تھی، میں آپ کی خدمت میں سویرے تڑکے آتا تھا اور عرض کرتا تھا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

آپ پر سلام اے اللہ کے نبی تو آپ کھکار دیتے تو میں اپنے گھر لوٹ جاتا ورنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔

(نسائی شریف ۔ مشکوٰۃ شریف باب فضائل حضرت علی رضی اللہ عنہ)

علامہ امام محمد عبد الباقی المالکی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

اِنَّہٗ وَرَدَ فِیْ عِدَّۃِ طُرُقٍ جَمَاعَۃٌ مِنَ الصَّحَابَۃِ اِنَّھُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْکَ

(ذرقانی علی المواہب ص ۳۳۱ ج ۶)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عرض کرتے ہیں یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کَیْفَ نُصَلِّیْ

عَلَیْکَ اِذْ نَحْنُ فِیْ صَلٰوتِنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ ۔

یارسول اللہ ہم اپنی نمازوں میں آپ پر کیسے درود بھیجیں آپ پر اللہ کی صلوٰۃ ہو؛ تو آپ نے فرمایا کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ آخر تک

(بیہقی شریف صہ ۸۲ ج ۲)

اس حدیث پاک سے دو مسئلے ثابت ہوئے ایک یہ درود پاک جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کا اصل محل نماز ہی ہے اور دوسرا نماز والے درود سے صحابہ کرام بھی نماز سے پہلے (باہر)

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ

کے الفاظ سے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ہدیہ صلوٰۃ وسلام پیش کیا کرتے تھے ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کرنا

عَنْ اَبِیْ دَرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَقُوْلُ اِذَا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ۔

تحقیق میں کہتا ہوں جب داخل ہوں مسجد میں
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ۔
(القول البدیع صـ۱۸۰ مطبوعہ مدینہ منورہ از امام سخاوی متوفی ۹۰۲ھ)

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

اور ابن سیرین رضی اللہ عنہ کا قول مذکور کہ جب تم مسجد میں داخل ہو تو پڑھو
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
(القول البدیع صـ۱۸۵)

یہ یاد رہے کہ القول البدیع علامہ شامی کی نظر میں معتبر کتاب ہے اور اس کا حوالہ اپنے فتاویٰ میں کئی جگہوں پر دیئے ہیں۔

عاشق رسول حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا سلام عرض کرنا

پیر کے دن نماز فجر کے لئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ مسجد میں اذان دینے کے بعد در اقدس پر حاضر ہو کر حسب معمول پکارتے۔
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ حَاضِرَۃٌ یعنی یارسول اللہ مسجد میں جماعت تیار ہے
(تذکرۃ الواعظین موسوم بہ علم الیقین صـ۲۳۸)

حضرت کعب احبارؓ کا بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کرنا

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت پڑھتے تھے

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ
صَلَّی اللّٰهُ وَمَلَائِکَتُهٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ
(اشفاء صـ ۵۳ ج ۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بدیں الفاظ درود شریف پڑھتے تھے۔

یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ

علقمہ بن قیس الفقیہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ جب مسجد میں داخل ہوں تو کہو۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

حضرت علقمہ صحابیؓ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غائبانہ سلام عرض کرنا

جب آپ مسجد میں تشریف لایا کرتے تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہاں موجود نہ ہونے پر بھی سلام عرض کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ اِذَا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ اَقُوْلُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ
صَلَّی اللّٰهُ وَمَلَائِکَتُهٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ

فرماتے ہیں میں جب مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو پڑھتا ہوں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ
صَلَّی اللّٰهُ وَمَلَائِکَتُهٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ (اشفاء صـ ۵۳ ج ۲)

مولوی سید حسن دیوبندی لکھتے ہیں کہ آپ مسجد میں داخل ہوتے ہوئے اسی طرح درود شریف پڑھتے تھے۔

(کتاب الصلوٰۃ محدث مجدالدین فضائل درود و سلام ص۹۴)

(از سیّد حسن دیوبندی)

حضرت سعد بن معاذ کا بارگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کرنا

عین وفات کے وقت ان کے سرہانے حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما تھے۔ جانکنی کے عالم میں انہوں نے آخری بار جمال نبوت کا دیدار کیا اور نہایت جوش محبت اور جذبہ عقیدت سے والہانہ انداز میں کہا کہ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

(اکمال ص۵۹۶ اسد الغابہ ص۲۹۸)

سیّدنا امیر حمزہ و سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

لا الٰہ الا اللہ کے بعد سب سے افضل وظیفہ یہ ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

(افضل الصلوٰۃ للنبہانی ص۱۱)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلام عرض کرنا

آپ نے در مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

(ترمذی ص۱۱۱ ج ۲ باب ماجاء فی فضل فاتحۃ الکتاب)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلام عرض کرنا

سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ دیکھ کر زبان مبارک سے یہ الفاظ نکالے

اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

(دلائل النبوت ص۱۶۵ ج ۲)

عاشق رسول سیّدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صلوۃ وسلام پڑھنا

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عاشق مصطفےٰ حضرت بلال رضی اللہ عنہ یہ درود وسلام بھی پڑھا کرتے تھے

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

(مدارج النبوۃ ص ـــــ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

مولوی محمد قاسم قاسمی دیوبندی کا اقرار کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیوی زندگی میں صحابہ کرام آپ سے مخاطب ہو کر

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

کہتے تھے۔

(درود وسلام علی خیر الانام ص۱۳ از محمد قاسمی خطیب جامع مسجد نور احمد پور شرقیہ)

مولوی ظفر احمد دیوبندی نے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

پڑھا جاتا اور نماز کے علاوہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود مخاطب

ہوں تو یہی الفاظ اختیار کئے جائیں۔

(برکات درود شریف ص۱۴۰ از ابو المظفر ظفر احمد دیوبندی)

مولوی سید نور الحسن بخاری دیوبندی نے لکھا ہے روضۂ اطہر پر

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

کہنا گویا ایسا ہے جیسا کہ حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مجلس اقدس میں حاضر ہو کر یارسول اللہ کہنا، پس جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یصیغہ یا خطاب شرک نہیں تو زائر کا یا کہنا کیوں شرک ہو گیا۔

حیات الاموات خصوصاً حیات النبی سید الکائنات ص۱۳۵

(از مولوی سید نور الحسن بخاری دیوبندی)

و درود وسلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رب رحیم سے رحمت خاصہ کی دعا و درخواست ہے اس لئے اس کا تعلق ذات پاک باری تعالیٰ سے ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی دعا سنتا ہے اور اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل کرتا ہے اگر کوئی حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سماع سلام اور جواب مرحمت فرمانے کے قائل کو مشرک کہتا ہے تو وہ بلاشبہ جہالت و کم ظرفی کا مرتکب ہوتا ہے۔

(حیات النبی سید الکائنات ص۱۳۴)

مولوی ہاشم خلیفہ مجاز مولوی زکریا مہاجر مدنی دیوبندی تبلیغی کا اقرار

مختصر سا سلام جو بعض صحابہ سے مروی ہے وہ صرف یہ ہے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہِ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنِ وَ
اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ۔

(حزب الصلوٰۃ والسلام ص۱۵۴ تا ۱۶۹)

مولوی ظفر احمد دیوبندی کا اقرار لکھتے ہیں

مسئلہ: قعدہ نماز میں تو قیامت تک الفاظ صلوٰۃ وسلام اسی طرح کہنا مسنون ہے جس طرح اوپر منقول ہوئے ہیں اور خارج نماز میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود مخاطب ہوں، جیسا کہ آپ کے عہد مبارک میں وہاں تو وہی الفاظ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

کے اختیار کئے جائیں۔ آپ کی وفات کے بعد روضہ اقدس کے سامنے جب سلام عرض کیا جائے تو اس میں بھی صیغہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کا اختیار کرنا مسنون ہے۔

برکات درود شریف ص۱۴-۱۵

(از مولوی ظفر احمد دیوبندی ناشر مکتبہ قادریہ واہگہ ضلع لاہور)

ان روایات اور حوالوں سے بھی ثابت ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری زمانہ پاک میں بھی بصیغہ خطاب وندا صلواۃ وسلام پڑھا گیا۔ لہٰذا بدعت نہ ہوا

حضور پر نور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد علامہ شہاب احمد خفاجی نے شرح شفا شریف میں روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دس مرتبہ مجھے سلام عرض کیا یعنی

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

پڑھا گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا۔

(نسیم الریاض صـ ۴۹۳ ج ۲)

یہ صرف وہابیوں، دیوبندیوں، مودودیوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه کا ثبوت نہیں۔ حالانکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں یہ صلوٰۃ وسلام عرض کرتے تھے۔

بندۂ ناچیز ضیاء القادری نے مخالفین کی کتب سے بھی ثابت کر دیا ہے۔

مَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ۔ پ ع

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام خلفائے راشدین واہل بیت عظام وام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا سلام عرض کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو سب لوگ آپ کے فراق میں نالہ وگریاں تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روتے ہوئے آئے اور عرض کیا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ

حضرت عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پکارے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَفْصَحَ الْعَرَبِ مَنْبَعَ الْجُوْدِ وَ الْکَرَمِ صَاحِبَ التَّاجِ وَالْعِلْمِ

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم پکارے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ یَا مَخْزَنَ الرَّحْمَۃِ وَالسَّعَادَاتِ۔

حضرت امام حسن مجتبےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روکر عرض کیا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ الْھُدٰی یَا تَاجَ الْوَرٰی

حضرت امام عالی مقام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ یَا اَمِیْنَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سُلْطَانَ الْاَنْبِیَاءِ یَا بُرْھَانَ الْاَصْفِیَاءِ

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ الثَّقَلَیْنِ یَا اِمَامَ الْقِبْلَتَیْنِ

(تذکرۃ الواعظین موسوم بہ علم الیقین ص ۲۴۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حاضر بارگاہ ہو کر عرض کیا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه۔

(تنویر الحوالک ص ۲۳۰ ج ۱)

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کا وصال کے بعد زندہ ہو کر سلام عرض کرنا اور پھر فوت ہو جانا

وَذَكَرَ عَنْ نُعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ زَيْدَ ابْنَ خَارِجَه خَرَّ مَيِّتًا فِيْ اَزِقَّةِ الْمَدِيْنَةِ فَرُفِعَ وَسُجِّيَ اِذْ سَمِعُوْهُ بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ وَالنِّسَاءُ يَصْرُخْنَ حَوْلَهُ يَقُوْلُ اَنْصِتُوْا اَنْصِتُوْا فَحُسِرَ عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ كَانَ ذَالِكَ فِيْ كِتَابِ اَوَّلٍ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ صَدَقَ وَذَكَرَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ ثُمَّ قَالَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ثُمَّ عَادَ مَيِّتًا

(شفا ص ۲۱۷ ج ۱)

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں کہ زید بن خارجہ یک بیک مدینہ شریف کی کسی گلی میں گرے اور روح پرواز کر گئی اٹھا کر گھر لے گئے اور کپڑے سے ڈھک دیئے گئے۔ مغرب اور عشاء کے درمیان اس حالت میں کہ عورتیں ان کے ارد گرد جمع ہو رہی تھیں۔ یہ سنا گیا کہ وہ کہہ رہے ہیں، چپ رہو چپ رہو، پھر چادر الٹ دی

اور بولے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول نبی، امی، خاتم النّبیین ہیں۔ یہ پہلی کتاب میں مذکور ہے، پھر بولے سچ کہا سچ کہا، پھر ابوبکر، عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا پھر کہا۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

ثُمَّ عَادَ مَيِّتًا، پھر وصال فرما گئے۔

اس حدیث کو طبرانی اور ابونعیم، ابن مندہ اور ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد موت میں ذکر کیا ہے اور شرح شفائے ملا علی قاری ص ۶۴۹ ج ۱ کے مذکورہ الفاظ ہیں۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب شرح شفا میں اسی روایت کے بارے میں فرمایا ہے۔

اِعْلَمْ اَنَّ صَاحِبَ الْاِستیصاب ذَكَرَ فِي زيد بن خَارجه اِنَّهٗ هُوَ الَّذِي تَكَلَّمَ بَعْدَ الْمَوْتِ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْ ذَالِكَ قَالَ الذَّهبِي هُوَ الصحيح۔

صاحب استیعاب نے زید بن خارجہ کے بارے میں فرمایا کہ موت کے بعد کلام کرنے والے یہی ہیں۔ اس میں اختلاف نہیں اور امام ذہبی نے فرمایا یہ صحیح ہے۔

(شرح شفائے اوّل صنہ ۶۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال بعد مہاجرین و انصار صحابہ کرام کا سلام عرض کرنا

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما آئے ان کے ساتھ مہاجرین اور انصار کے اتنے ہی لوگ اندر آئے۔ جتنی گھر میں

گنجائش تھی۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما دونوں نے کہا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

دَخَلَ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَعَهُمَا نَفَرٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ سَلَّمَا اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ثُمَّ صَفُّوْا صَفُوْفًا لَا يَؤُمُّهُمْ اَحَدٌ

پھر مہاجرین اور انصار نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی طرح سلام پڑھا۔ پھر لوگوں نے صفیں آراستہ کر لیں اور ان کا کوئی امام نہ ہوا۔

(سیرت حلبیہ ص ۳۵۶ ج ۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا درود شریف بصیغہ ندا پڑھنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے مستورات کی محفل تعزیت میں درود شریف بصیغہ ندا پڑھنا۔ يَا خَاتَمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَكِ ضَوْءُهٗ
صَلَّى عَلَيْكَ مُنَزِّلُ الْقُرْآنِ

(سیرت ابن ہشام ص ـــــ)

سید الشہداء حضرت امام حسینؓ کی ہمشیرہ حضرت زینبؓ کا درود شریف بصیغہ ندا پیش کرنا

جب میدان کربلا میں سید الشہداء امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شہید ہو گئے تو آپ کی لاش مبارک کے قریب آپ کی ہمشیرہ زینب رضی اللہ عنہا آئیں لاش کے قریب کھڑے ہو کر دربار رسالت میں عرض کیا۔

یَا مُحَمَّدَاہُ یَا مُحَمَّدَاہُ صَلّٰی عَلَیْكَ اللّٰہُ وَمَلَكُ السَّمَاءِ

هٰذَا حُسَیْنٌ بِالْعَرَاءِ مُزَمَّلٌ بِالدِّمَاءِ مُقَطَّعُ الْاَعْضَاءِ

یَا مُحَمَّدَاہُ وَبَنَاتُكَ سَبَایَا وَذُرِّیَّتُكَ مُقَتَّلَةٌ تَسْفِیْ عَلَیْهَا الصَّبَا۔

ترجمہ: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ درود ہو آسمانی فرشتوں کا یہ میرا بھائی حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، خون کی چادر اوڑھے ہوئے اور ان کے جوڑوں کو جدا جدا کیا گیا یا محمداہ

(ابن کثیر۔ البدائہ والنہایہ ص۱۹۳ ج ۲ تاریخ ابن جریر ص۲۶۲ ج ۶ کامل ابن اثیر ص۴۲ ج ۴)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد غسل دینا اور درود شریف پڑھنا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شکم انور پر ہاتھ پھیرا تو کوئی شے خارج نہ ہوئی اس وقت فرمایا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ لَقَدْ طِبْتَ حَیًّا وَّمَیِّتًا

ترجمہ: آپ پر اللہ کی رحمت کہ آپ موت اور زندگی (دونوں حالتوں میں) پاک وصاف ہیں۔

سیرت الرسول اردو ص۷۸

(از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ)

حضرت سیدنا مقداد اور سیدنا کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا صلوٰۃ و سلام پڑھنا

سیدنا المقداد والکعب وھما صحابیان
اذا کانا دخلا المسجد یقولان وقت الدخول
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ
دونوں صحابہ کرام سیدنا مقداد اور سیدنا کعب رضی اللہ عنہما جب
مسجد میں داخل ہوتے تو درود شریف
اَلصَّلوٰۃُ والسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ پڑھتے تھے۔
(شرح الشفا فی حقوق المصطفیٰ از محدث ملا علی قاری حنفی)

سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا کعبہ شریف کے طواف کے وقت درود و سلام پڑھنا

قَدْ ثَبَتَ اَنَّ سَیِّدَنَا عبد اللہ ابن رضی اللہ تعالیٰ عَنْھُمَا یَطُوْفُ
حَوْلَ الْکَعْبَۃِ وَیَقْرَأُ وَقْتَ الطَّوَافِ۔
اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ۔ جَھْرًا
ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کعبہ شریف کا
طواف کرتے ہوئے بآواز بلند
اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ۔
پڑھتے تھے۔
(البدایۃ والنھایۃ)

خلیفہ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصال سے پہلے وصیت اور بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام پیش کرنا

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے تو بوقت وصال حاضرین صحابہ کرام کو یہ وصیت فرمائی کہ میری وفات کے بعد جب میرا جنازہ تیار ہو جائے اور نماز جنازہ سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے روضہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب لے جا کر پہلے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

کہنا اور پھر عرض کرنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر حاضری کی اجازت چاہتا ہے آپ کا یار غار ابوبکر صدیق حاضر ہے۔ اگر اجازت مل جائے اور دروازہ کھل جائے تو مجھے روضہ انور میں دفن کرنا اور دروازہ نہ کھلے تو عام مسلمانوں کے قبرستان جنت البقیع میں دفن کر دینا اور ایسے طریقہ سے مدینہ منورہ کی مقدس گلیوں میں جنازہ لے جانا کہ دنیا کو پتہ چل جائے کہ عاشق رسول کا جنازہ جا رہا ہے ؎

عاشق کا جنازہ ذرا دھوم سے نکلے
محبوب کی گلیوں میں ذرا گھوم کے نکلے

چنانچہ افضل الخلق بعد الانبیاء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔ آپ کی وصیت کے مطابق عمل کیا گیا۔ آپ کا جنازہ تیار ہوا۔ نماز جنازہ کے بعد آپ کو صحابہ کرام حجرہ منورہ کے پاس لے گئے اور حجرہ شریف کے سامنے رکھ کر عرض کیا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

ہذا ابو بکر۔ یا رسول اللہ سلام ہو آپ پر

یار غار ابو بکر صدیق حاضر ہے اور حضور کے حجرہ شریف میں دفن ہونے کی تمنا رکھتا ہے۔ اگر اجازت ہو تو حجرہ شریف میں دفن کیا جائے۔ یہ سن کر حجرہ شریف کا دروازہ جو پہلے بند تھا یکدم خود بخود کھل گیا اور تمام حاضرین نے قبر انور سے آواز سنی۔

ادخلوا الحَبِیْبَ ، اَوْصِلُوْا الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ

حبیب کو حبیب کے دربار میں داخل کر دو۔ دوست کو دوست کے پاس لے آؤ۔

جب گنبد خضراء سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دفن کرنے کی اجازت ہوئی، سبحان اللہ۔

ثَانِیَ اثْنَیْنِ فِی الْغَارِ ، ثَانِیَ اثنین فِی المزار ، ثَانِی اثنین فِی الحشر

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، ہجرت کے دن غار ثور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آج قبر انور میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں۔ کل حشر میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہوں گے ؎

لج پال پریت لوں توڑدے نہیں
جنہدی بانہہ پھڑدے اوہنوں چھوڑدے نہیں

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کا وقت قریب ہوا

مجھے اپنے سرہانے بٹھا کر فرمایا کہ جن ہاتھوں سے تم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا تھا انہی ہاتھوں سے مجھے غسل دینا اور خوشبو لگانا اور مجھے اس حجرہ کے قریب لے جا کر جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے اجازت مانگ لینا اگر اجازت مانگنے پر حجرہ کا دروازہ کھل جائے تو مجھے وہاں دفن کر دینا، ورنہ مسلمانوں کے عام قبرستان بقیع میں دفن کر دینا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنازہ کی تیاری کے بعد سب سے پہلے میں آگے بڑھا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ ابوبکر یہاں دفن ہونے کی اجازت مانگتے ہیں تو میں نے دیکھا کہ ایک دم حجرہ کے کواڑ کھل گئے اور ایک آواز آئی دوست کو دوست کے پاس پہنچا دو۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص کبریٰ میں ان دونوں کو ذکر کیا ہے۔

(فضائل حج صـ۹۲ــ ۷ از مولوی محمد ذکریا تبلیغی دیوبندی)

تفسیر کبیر صـ۵ــ ۷۸ ج ۵ - نزہۃ المجالس صـ۱۷۹ــ ج ۲- شواہد النبوت صـ۲۶۳ــ

(از ملا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ) بدایہ والنہایہ

نور الابصار صـ۱۹۹ــ ج ۱، جمال الاولیاء صـ۲۹ــ

(از مولانا مولوی اشرف علی تھانوی)

سیرت الصالحین صـ۹۲ــ تاریخ الخلفاء صـ ــ جامع کرامات اولیاء صـ۳۷۹ــ

(نصر الاعلام للواقدی)

خصائص کبریٰ صـ۴۸۰ــ ج ۲ سیرت حلبیہ صـ۴۸۸ــ ج ۲

تکمیم المؤمنین صـ۳۷ــ (از نواب صدیق حسن خاں)

حضرات :۔ یہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت کے مطابق ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور روضہ انور میں امت کی عرض سنتے ہیں، اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

توں زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ۔
میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

جو لوگ صحابہ کرام کی محبت اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عشق کا دعویٰ کرتے ہیں، انہیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ بھی قبول کرتے ہوئے اور صحابہ کرام کے طریقہ پر چلتے ہوئے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

پڑھنا چاہیئے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ ماننا چاہیئے ؎

جو حیات رسول دے ہیں منکر، دسو کون روضے وچوں بولیا سی۔
نالے یار غار لئی۔ کنڈا کس نے دروازے دا کھولیا سی۔

حضرات! آپ کی وصیت کا پورا کرنا ان تمام مسائل کی تصدیق و تائید کرنا اجماع صحابہ ہے۔

الحمد للہ ہم اہلسنت وجماعت اسی طریقہ پر ہیں جو فرمایا

وَمَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِي۔

اور جو ان کے طریقے اور عقیدے پر نہیں وہ خارجی اور بے ایمان ہے،

معلوم ہوا کہ مسلک صدیق اکبر کے مطابق

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

پڑھنا درست ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحیات حقیقی زندہ ہیں اپنے غلاموں کا درود و سلام اور فریادیں سنتے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ مرادیں ان کی پوری فرماتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پاک پر حاضر ہونا اور اپنی حاجات عرض کرنا سب کچھ اسلام کے عین مطابق ہے اس میں شرک و بدعت کا کوئی شائبہ نہیں ہے۔ یہی صدیق اکبر کی وصیت اور آپ کا مسلک ہے اور اسی پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اجماع و اتفاق ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ

حضرات محترم! اس سے معلوم ہوا کہ یہ سلام کوئی نیا نہیں جیسا کہ دیوبندی وہابی کہتے ہیں، بلکہ چودہ سو سال پہلے صحابہ کرام اس کو پڑھتے تھے اس کا انکار جہالت اور لاعلمی کی دلیل ہے۔ منکرین صلوٰۃ وسلام جو صحابہ کرام کی محبت کا دعویٰ بھی کرتے ہیں، مگر صحابہ کرام کے عقیدہ کے خلاف ہیں اگر ان کو صحابہ کرام سے محبت ہے تو ان کا عقیدہ قبول کرتے ہوئے اس پر عمل بھی کرنا چاہیئے۔

حضرت جبریل علیہ السلام کا بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کرنا

امام ابو محمد جبر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور ان الفاظ سے سلام کیا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَوَّلُ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا آخِرُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بَاطِنُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ظَاهِرُ

فرمایا کہ مجھے اس پر حیرت ہوئی اور میں نے فرمایا اے جبریل میرے جیسی مخلوق کی یہ صفت کیسے ہو سکتی ہے۔ یہ تو اللہ رب العزت کی صفت ہی ہو سکتی ہے

عرض کیا یا محمد! آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اس طرح آپ کو سلام عرض کروں۔ یہ خاص آپ کے لئے ہے باقی مخلوق کے لئے نہیں۔ اس نے آپ کا نام اوّل رکھا۔ کیونکہ آپ تمام انبیائے کرام میں اول ہیں۔ آپ کا نور آپ کے والد آدم علیہ السلام کی پشت میں رکھا گیا۔ پھر آپ کو ایک پشت سے دوسری پشت کی طرف منتقل کرتا رہا۔ یہاں تک کہ آپ کا ظہور آخری زمانہ میں کیا۔

● اور آپ کا نام آخر رکھا۔ اس لئے کہ آپ آخری نبی ہیں۔ اور تمام انبیاء کو ختم فرمانے والے ہیں۔

● آپ کا نام باطن رکھا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام اپنے نام کے ساتھ پیدائش آدم سے دو ہزار سال پہلے ساق عرش پر لکھا۔ پھر مجھے آپ پر درود و سلام کا حکم دیا۔ پس میں نے عرض کیا اے محمد! آپ پر یکے بعد دیگرے دو ہزار سال تک درود و سلام پڑھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ اور سِرَاجًا مُّنِیْرًا بنا کر۔

• آپ کا نام ظاہر رکھا۔ کیونکہ اس نے آپ کو تمام ادیان پر غالب کیا۔ آپ کی نبوت اور فضل و شرف کا آسمان والوں کو علم دیا۔ اسی نے آپ کا نام اپنے نام سے مشتق فرمایا اور آپ کی صفات کو اپنی صفات کا مظہر بنایا۔ پس آپ کا رب تو محمود ہے اور آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے اپنی تمام مخلوق پر فضیلت بخشی یہاں تک کہ میرے نام اور صفت کو۔

(کتاب الملاذ والاعتصام ص امام ابو محمد جبر)

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا بارگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ان لفظوں سے سلام عرض کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور کنیت ابوالقاسم ہے نیز ابو ابراہیم بھی آپ کی کنیت ہے، چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کو ان لفظوں سے سلام عرض کیا۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا اِبْرَاهِيْمُ

یعنی اے ابراہیم کے والد آپ پر سلام ہو۔

(زرقانی ص ۱۵۱ ج ۲)

شجر و حجر وغیرہ کا بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کرنا

علامہ علی بن برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی حاجت کے لئے صحرا و جنگل میں تشریف لے جاتے۔

فلا یمر بحجر ولا شجر الا قال

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

ترجمہ: تو آپ جس پتھر یا درخت کے پاس بھی گزرتے وہ کہتا

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

(سیرت حلبیہ صہ ۳۱۶ ج ۱ مشکوٰۃ شریف صہ ۵۴۰)

(۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تصدیق

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ فَخَرَجْنَا بَعْضَ نَوَاحِیْھَا فَمَا اسْتَقْبَلَہٗ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَھُوَ یَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھا کہ ہم بعض نواح کی طرف گئے تو سامنے جو پتھر یا درخت آتا مگر وہ کہتا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

(تاریخ مشائخ چشت صہ ۸ از مولوی زکریا دیوبندی)

مشکوٰۃ شریف صہ ۵۴۰، دارمی، ترمذی شریف، بیہقی،

حجۃ اللہ علی العالمین از علامہ نبہانی صہ ۴۴

نشر الطیب صہ ۲۰۰ (از مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی)

سیرت النبی صہ ۴۱۳ ج سوئم از سلیمان ندوی شبلی نعمانی

(۲) حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ

ہیں نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں

تھا۔ جب ہم شہر سے باہر نکلے تو پہاڑوں کا سلسلہ شروع ہوا تو بڑی پیاری آواز آئی کہ کوئی پڑھنے والا محبت سے پڑھ رہا ہے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں چاروں طرف نگاہ دوڑائی کوئی نظر نہ آیا۔ آواز تو آتی تھی مگر آواز دینے والا نظر نہ آتا تھا، دوبارہ پھر وہی آواز مگر سلام پڑھنے والا نظر نہ آیا۔

میں نے بارگاہ مصطفےٰ میں عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یارسول اللہ ان پہاڑوں میں آپ کا کون عاشق لیٹا ہے جو محبت سے آپ پر درود و سلام پڑھ رہا ہے آواز تو آتی ہے مگر آواز دینے والا نظر نہیں آتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علیؓ وہ پہاڑ نظر آرہا ہے میں نے عرض کی نعم یارسول اللہ ہاں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نظر آرہا ہے فرمایا اس کی چوٹی پر پتھر کا ٹکڑا ہے وہ تیرے نبی پر محبت سے سلام پڑھ رہا ہے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

(شفا شریف قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ)

(۳) **حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے** اپنے لڑکے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم نے اپنے قریشی بھائی کو کیسا پایا۔ اس نے کہا اے والدہ، پتھر ڈھیلے نرم زمین پہاڑ درخت وحشی جانور پرند غرض جس شے پر آپ کا گذر ہوا اس نے کہا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ

(نزہتہ المجالس صـ۲۰۰ ج ۲ از علامہ عبدالرحمٰن صفوری ؒ)

(۴) **حضرت ابی حمزہ رضی اللہ عنہ** سے روایت ہے کہ جس جانور پہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوتے تھے اس کا قدم جہاں پڑھتا وہاں سبزہ جم آتا تھا اور جب ہم کسی کنوئیں سے پانی بھرتے تھے اس کے اوپر سے پانی ابلنے لگتا تھا۔ ایک بار ہم ایک وادی میں داخل ہوئے، جس میں وحشی جانور بکثرت تھے، اتنے میں دیکھا کہ ایک بڑا بھاری شیر چلا آرہا ہے اور ہم پر اچھل کر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ لیکن جونہی اس نے (آقا علیہ السلام) حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آگے بڑھا آپ کے سامنے پست ہوگیا اور زمین پہ گر پڑا۔ اور خوش بیانی سے کہنے لگا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ

(نزہتہ المجالس صـ۲۰۰ ج ۲)

حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی تصدیق

آپ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مجھ پہ وحی نازل فرمائی تو کوئی درخت یا پتھر نہیں۔ جو مجھ پہ نہ پڑھتا ہو۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ

(حجۃ اللہ علی العالمین صـ۴۴۸ از علامہ یوسف بنہانی ؒ)

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی قدس سرّہٗ

فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عطائے نبوّت کی شب میں پتھروں اور درختوں نے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

کہہ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا۔

(سیرت الرسول ص۶۸ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

کعبہ معظمہ کا سلام عرض کرنا

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کعبہ معظمہ بروز محشر میرے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ

کہے گا تو میں جواب دوں گا۔

وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا بَیْتَ اللّٰہ

(تفسیر عزیزی فارسی سورہ البقرہ ص۴۶۳ از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی)

ہجرت کے وقت شجر و حجر کا سلام پڑھنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے وقت جہاں سے گزرتے تھے تمام پتھر اور درخت۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

پڑھتے۔ بلکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں اس

پتھر کو بھی جانتا ہوں جو مجھے سلام کرتا تھا جب میں اپنی والدہ کے شکم انور میں تھا۔

(سیرت دحلانیہ صـ۲۱۵ حیات النبی سید کائنات صـ۱۳۵)

اہلحدیث وہابیوں کے مولوی نواب سید محمد صدیق حسن کی شہادت

سنگ و درخت کا سلام عرض کرنا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے تھے ایک درخت چل کر نزدیک آپ کے آیا فرمایا اس نے اپنے رب سے اذن چاہا کہ مجھ کو سلام کرے۔

شب بعثت میں سنگ و درخت نے آپ کو سلام کیا اور کہا

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه

(الشامتہ العنبریتہ من مولد خیر البریتہ صـ۱۷)

بعثت کی رات شجر و حجر کا درود و سلام عرض کرنا

ابن حجر، فرماتے ہیں، نبی علیہ السلام پر سلام بھیجنے کی فضیلت میں جو روایات وارد ہیں ان میں سے ایک حدیث یہ ہے، جس رات مجھے مبعوث کیا گیا میں جس درخت اور پتھر کے پاس سے گزرا اس نے یہی کہا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه

اور ایک حدیث میں ہے میں مکہ میں اس پتھر کو جانتا ہوں جو بعثت سے قبل مجھ پر سلام بھیجتا تھا۔

درختوں پر حکومت اور درختوں کا سلام عرض کرنا

ایک مرتبہ ایک اعرابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے محمد! اگر آپ اللہ کے رسول ہیں تو کوئی نشانی دکھلایئے، حضور نے فرمایا اچھا لو دیکھو! وہ جو سامنے درخت کھڑا ہے اسے جا کر اتنا کہہ دو کہ تمہیں اللہ کا رسول بلاتا ہے چنانچہ وہ اعرابی اس درخت کے پاس گیا اور اس سے کہا تمہیں اللہ کا رسول بلاتا ہے وہ درخت یہ بات سن کر اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں گرا اور اپنی جڑیں زمین سے اکھاڑ کر زمین پر چلنے لگا اور چلتے ہوئے حضور کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور عرض کرنے لگا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ!

وہ اعرابی حضور سے کہنے لگا اب اُسے حکم دیجئے کہ یہ اپنی جگہ پر چلا جائے، چنانچہ حضور نے اسے فرمایا کہ جاؤ واپس چلے جاؤ، وہ درخت یہ سن کر پیچھے مڑ گیا، اور اپنی جگہ جا کر پھر قائم ہو گیا۔ اعرابی یہ معجزہ دیکھ کر مسلمان ہو گیا اور حضور کو سجدہ کرنے کی اجازت چاہی تو حضور نے فرمایا سجدہ کرنا جائز نہیں پھر اس نے حضور کے ہاتھ پیر مبارک چومنے کی اجازت چاہی تو حضور نے فرمایا ہاں یہ بات جائز ہے اور اس نے حضور کے ہاتھ اور پیر مبارک چوم لئے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۳۳)

سبق: ہمارے حضور کا حکم درختوں پر بھی جاری ہے اور درخت بھی سلام پڑھتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے ہاتھ پیر چومنے جائز ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ بے شک مکہ میں ایک پتھر ہے جو میری بعثت کی راتوں کو مجھے سلام کرتا تھا۔ میرا جب بھی اس پر گزر ہوتا ہے اس کو پہچان لیتا ہوں۔

(الدر المنضود از ابن حجر)

اولیاء کرام کا بارگاہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنا

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

یہ درودوسلام علماء میں مشہور ہے اور اس کے بہت خواص و فوائد ہیں۔ علامہ نے متعدد صیغوں کے ساتھ درودوسلام ذکر کیا ہے۔

(تفسیر روح البیان ص۲۳۵)

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ کا سلام عرض کرنا

یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ، اِنَّمَا الْفَوْزُ وَالْفَلَاحُ لَدَیْکَ

ترجمہ: اے اللہ کے نبی آپ کو سلام ہو۔ فوز و فلاح آپ ہی کی بارگاہ سے ملتی ہے۔

(سلسلہ الذہب ص۱۴۱ روح البیان ص۱۵۲ ج ۱)

الشیخ عبدالحق محدث دہلوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا صلوٰۃ وسلام عرض کرنا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَلَّمْ (مکتوبات بر باش اخبار الاخیار ص۳۱۶)

حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا صلوٰۃ وسلام عرض کرنا

چہ کم گردد اے صدر فرخندہ پے ز قدر رفیعت بدرگاہ حی باشند
مشتے گدایاں خیل بمہمان دار السلام از طفیل چہ وصف کند سعدی ناتمام
چہ وصفت کند سعدی ناتمام
عَلَیْكَ الصَّلٰوۃُ اے نبی وَالسَّلَامُ

خداوند قدوس کی بارگاہ رفیع میں آپ کی جو قدر و منزلت ہے اس میں سے اے میرے سردار کیا کمی ہوگی (سمجھ نہ ہوگی) اگر تھوڑے سے آپ کی جماعت کے بھکاری آپ کے طفیل میں آپ کے مہمان خانہ جنت میں داخل ہو جائیں۔ آپ کی تعریف سعدی۔ جو ناقص ہے کیا کر سکتا ہے۔ پس آپ پر بے شمار درود ہوں۔ اے نبی اور سلام ہو۔

(بوستان ص۱۱)

امام الاولیاء سیدی ابو مدین الغربی رحمۃ اللہ علیہ کا صلوٰۃ عرض کرنا

صَلَّی عَلَیْكَ اللّٰہُ یَا خَیْرَ الْوَرٰی
مَا لَاحَ بَرْقٌ فِی السَّمَاءِ وَمَا خَفِیَ

ترجمہ: اے ساری مخلوقات سے بہتر، آپ پر اللہ تعالیٰ کا درود ہو جب تک کہ آسمان میں بجلی چمکے اور چھپے۔

(المجموعہ النبھانیہ ص۲۸ ج ۲)

سیّدی محمد شاذلی کا صلوٰۃ وسلام پڑھنا

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

(افضل الصلوٰۃ علی سید السادات صہ ۴۲ للنبہانی)

علامہ ابن حجر مکیّ

نے لکھا ہے۔
اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَھْدِیُّ
وَھَادِیُّ - اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَحْمَدُ یَا مُحَمَّدُ

(نعمت کبریٰ صہ ۲۶)

معراج کی رات خدا کی ایک مخلوق کا بلند آواز سے سلام عرض کرنا

حدیث معراج میں ہے پھر آپ آگے بڑھے تو دیکھا کہ خدا کی ایک مخلوق ہے اور یہ با آواز بلند کہہ رہی ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَوَّلُ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اٰخِرُ

(تفسیر ابن کثیر سورہ بنی اسرائیل زیر آیت نمبر ۱)

معلوم ہوا فرش والے بھی پڑھتے ہیں اور عرش والے بھی پڑھتے ہیں، بلکہ خالق ارض وسما وعرش بھی پڑھتا ہے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں ؎

فرش والے بھی تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروِ عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
ذکر اونچا اور بول ہے بالا تیرا

مولوی ابوالبرکات احمد اہلحدیث وہابی کا فتویٰ

سوال:- بعض علماء کہتے ہیں کہ "الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ" حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر پڑھنا جائز ہے اور یہاں بدعت ہے اس بارے میں وضاحت فرمائیں۔ سائل: محمد عبداللہ

جواب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پر اس طرح درود پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ قبر میں تمام مسلمانوں سے بھی خطاب کر کے سلام کہتے ہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ ہاں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھ کر اس طرح درود پڑھتا ہو تو ناجائز ہے اور اگر اس ارادے سے پڑھتا ہو کہ فرشتے میرے اس درود کو اسی طرح پہنچاوے گا تو اس طرح درود جائز ہے مگر غائبانہ صلوٰۃ ہو۔ (الراقم ابوالبرکات احمد۔ تصدیق حافظ محمد گوندلوی)

(فتاویٰ برکاتیہ ص۱۷۱ از مولوی ابوالبرکات احمد اہلحدیث وہابی)

حضرات: بعض لوگ (دیوبندی وہابی) کہتے ہیں کہ یہ صلوٰۃ و سلام پڑھنا شرک و بدعت ہے۔ مگر مولوی ابوالبرکات احمد صاحب نے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پر اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

حضرات: اگر روضہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنا جائز ہے تو یہ کس آیت کریمہ یا حدیث پاک میں لکھا ہے کہ روضہ اقدس پر پڑھنا تو جائز ہے مگر کسی دوسری جگہ یا دیگر ممالک میں پڑھنا ناجائز ہے۔ کوئی ممانعت نہیں دکھا سکتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ مدنی درود و سلام ہے کوئی نیا درود و سلام نہیں بلکہ چودہ سو سال سے پہلے کا ہے جو پڑھا جا رہا ہے اور قیامت تک پڑھا جائے گا۔ اس کو بند کرنیوالے خود بند ہو جائیں گے مگر یہ درود و سلام قیامت تک جاری رہے گا۔

شیر خوار بچے کا اعلان حق اور سلام عرض کرنا

حضور پر نور صلی اللہ علیہ
ایک مرتبہ صحابہ کرام
علیہم الرضوان میں تشریف فرماتے تھے کہ ایک مشرکہ عورت جس کی گود میں دو ماہ کا شیر خوار بچہ تھا اس طرف سے گزری اس بچے نے حضور کی طرف نظر کی تو یکدم بزبان فصیح پکار اٹھا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَیَا اَکْرَمَ خَلْقِ اللّٰہِ

ماں نے جب دیکھا کہ میرا دو ماہ کا بچہ کلام اور سلام کرنے لگا ہے تو حیران رہ گئی اور بولی بیٹا! یہ کلام کرنا تجھے کس نے سکھادیا؟ اور یہ اللہ کے رسول ہیں، یہ تجھے کس نے بتادیا؟ بچہ اب اپنی ماں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا اے ماں! یہ کلام کرنا مجھے اسی اللہ نے سکھایا ہے۔ جس نے سب انسانوں کو یہ طاقت دی ہے اور یہ دیکھ میرے سر پر جبریل امین کھڑے ہیں جو مجھے بتارہے ہیں کہ یہ اللہ کے رسول ہیں، ماں نے یہ اعجاز دیکھا تو جھٹ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئی، مولانا رومی علیہ الرحمۃ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں کہ پھر حضور نے اس بچے کو مخاطب فرمایا اور دریافت فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ تو وہ بولا ؎

عبد عزّٰی پیش ایں یکشمت چیز ۔ لیک نامم پیش حق عبد العزیز

یعنی یا رسول اللہ! اس مشت خاک ماں کے نزدیک تو میرا نام عبد عزّٰی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک میرا نام عبد العزیز ہے۔ (نزہۃ المجالس جلد ۲)

سبق: ایک دو ماہ کا بچہ تو حضور کو جان اور مان لے اور سلام عرض کرے اور اپنی ماں کو بھی جنت میں لے جائے مگر افسوس ان عمر رسیدہ بدبختوں پر جنہوں نے حضور کو نہ جانا نہ مانا اور اپنی جہالت و گستاخیوں سے خود بھی ڈوبے اور دوسروں کو بھی لے ڈوبے۔

صلوٰۃ وسلام کے فیوض وبرکات

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ، درود شریف کی چار ہزار اقسام ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ بارہ ہزار اقسام ہیں اور انہی میں سے یہ ہیں ۔
اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الخ کے تحت فرماتے ہیں

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَلِیْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاصَفِیَّ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَجِیَّ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنِ اخْتَارَہُ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ زَیَّنَہُ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ شَرَّفَہُ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ عَظَّمَہُ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ کَرَّمَہُ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَااِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْاَوَّلِیْنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْاٰخِرِیْنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قَائِدَ الْمُرْسَلِیْنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْاُمَّۃِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَظِیْمَ الْھِمَّۃِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَامِلَ لِوَاءِ الْحَمْدِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَاقِیَ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَکْثَرَ النَّاسِ تَبَعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ وُلْدِ اٰدَمَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَکْرَمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَشِیْرُ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ

یَا نَذِیْرُ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا دَاعِیَ اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ

وَالسِّرَاجِ الْمُنِیْرِ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ التَّوْبَۃِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ الرَّحْمَۃِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُقْفِیْ ع

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَاقِبُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَاشِرُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُخْتَارُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَاحِیُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَحْمَدُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ
صَلَوٰتُ اللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَرُسُلِہٖ وَحَمَلَۃِ عَرْشِہٖ
وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَرَحْمَۃُ
اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔

(تفسیر روح البیان ج ۷ ص ۲۳۶)

فرماتے ہیں ایں صلوات را صلوات فتح گویند چہل کلمہ است صلواتی مبارکست و نزد علماء معروف و مشہور و بہر مرادی کہ بخوانند حاصل کردد ہرکہ چہل بامداد بعد از ادائے فرض بگوید کار فرو بستہ او بکشاید۔

فرماتے ہیں کہ اس درود و سلام کو صلوٰۃ فتح کہتے ہیں چالیس کلمے ہیں مبارک درود ہے۔
علماء کرام کے نزدیک مشہور ہے۔ جس مقصد کے لئے پڑھا جائے حاصل ہوتا ہے، جو شخص چالیس دن صبح کے وقت بعد ادائے فرض اس درود پاک کو پڑھے گا۔ تو اس کے بستہ کام کھل جائیں گے اور دشمن پر فتح حاصل کرے گا۔ اگر قید میں ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو رہائی دے گا۔

صلوٰۃ و سلام ہر مشکل کی دوا ہے

عَلَی الْمُصْطَفٰی صَلُّوْا فَاِنَّ صَلَاتَہٗ ۔ اَمَانٌ مِنَ الْاٰفَاتِ

وَالْخَطَرَاتِ تَحِيَّتُهُ اَصْلُ الْاَمَانِ فَاطْلُبُوْا بِهَا جُمْلَةَ الْخَيْرَاتِ وَالْبَرَكَاتِ ۔

حضور پرنور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھو۔ کیونکہ آپ پر صلوٰۃ پڑھنا ہر خطرات اور بلیات سے امن دینے والی اعلیٰ چیز ہے امن و امان کا یہی تحفہ ہے بس اس کے ساتھ طلب کرو تمام خیر و برکات۔

حضرات گرامی! یہ ہے صاحب روح البیان کا فیصلہ اور عمل جن کا ۱۱۲۷ھ کو وصال ہوا۔

اس سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ و سلام یہ کوئی نیا وظیفہ نہیں ہے بلکہ سابقین علمائے امّت کا پرانا محبوب وظیفہ ہے۔ جو لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ درود و سلام نیا بنا لیا گیا ہے وہ جاہل ہیں اور علم سے خالی ہیں۔

اے عاشقان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم یاد کرو پڑھو اور پڑھاؤ اور فائدہ اٹھاؤ۔

حضرت شاہ عبدالعزیز کے والد ماجد حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وبعدہ فریضہ نماز بگزارد چوں سلام دہد با اوراد فتحیہ خواندن مشغول شود کہ از تبرکات انفاس ہزار و چہار صد ولی کامل جمع شدہ است و فتح ہر یک ازاں در کلمہ بودہ است ہر کہ از سر حضور ملازمت نماید برکت و صفائی آں مشاہدہ خواہد نمود و از ولایت ہزار و چہار

صدولی نصیب یابد۔

ترجمہ: یعنی پھر صبح کے فرض پڑھے جب سلام پھیرے اوراد فتحیہ پڑھنے میں مشغول ہو جائے کہ وہ ایک ہزار چار سو ولی کامل کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے اور فتح ہر ایک ولی کی اس کے ایک ایک کلمہ سے ہوئی جو حضوری کے ساتھ اس کا پڑھنا اپنے اوپر لازم کرلے اس کی برکت وصفائی کا مشاہدہ کرے گا۔ اور چودہ سو ولی کامل کی ولایت سے حصہ پائے گا اور فیض یاب ہو گا۔

انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ صہ ۱۲۴ از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ

اور اسی کتاب صہ ۱۲۵ میں شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اوراد فتحیہ وہ وظائف کا مجموعہ ہے کہ جب حضرت سید علی امیر کبیر ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ بیت المقدس کی زیارت کو گئے تو وہاں ان کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اوراد فتحیہ پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے ارشادات سے دو (۲) باتیں ثابت ہوئیں۔

۱۔ جو شخص ہر روز اوراد فتحیہ کا پڑھنا اپنے اوپر لازم کرلے وہ چودہ سو کامل اولیاء کی ولایت سے حصہ پائے گا۔ اور اس کی برکتوں کا مشاہدہ کرے گا۔

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سید علی امیر کبیر ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کو اس اوراد فتحیہ کے پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔

حضرات اوراد فتحیہ کے صا۴ تا ۴۵ میں یہ درود و سلام بھی ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

درود اور سلام آپ پر اے اللہ کے رسول

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

درود اور سلام آپ پر اے اللہ کے محبوب

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْلَ اللّٰہ ط

درود اور سلام آپ پر اے اللہ کے دوست

اَلصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

درود اور سلام آپ پر اے کے نبی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفِیَّ اللّٰہ ط

درود اور سلام آپ پر اے اللہ کے چنے ہوئے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہ

درود اور سلام آپ پر اے اللہ کی خلقت میں سب سے بہتر

اَلصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنِ اخْتَارَہُ اللّٰہ ط

درود اور سلام آپ پر اے اللہ کے اختیار کئے ہوئے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہ ط

درود اور سلام آپ پر اے اللہ کے بھیجے ہوئے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ زَیَّنَہُ اللّٰہ

درود اور سلام آپ پر اے اللہ کے زینت دیئے ہوئے

اَلصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ شَرَّفَہُ اللّٰہ ط

درود اور سلام آپ پر اے اللہ کے بزرگ کئے ہوئے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ کَرَّمَہُ اللّٰہُ ط

درود اور سلام آپ پر اے اللہ کے معزز کئے ہوئے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ عَظَّمَہُ اللّٰہُ ط

درود اور سلام آپ پر اے اللہ کے عظمت دیئے ہوئے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ

درود اور سلام آپ پر اے رسولوں کے سردار

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ ط

درود اور سلام آپ پر اے پرہیزگاروں کے امام۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ ط

درود اور سلام آپ پر اے نبیوں کے سر (ختم کرنے والے)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ سہ بار

درود اور سلام آپ پر اے گنہگاروں کے شفاعت کرنیوالے (تین بار)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط

درود اور سلام آپ پر اے ساری دنیا کے صاحب کے بھیجے ہوئے

صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَآئِہٖ وَرُسُلِہٖ وَ

رحمتیں ہوں اللہ کی اور اس کے فرشتوں کی اور نبیوں کی اور رسولوں کی اور

حَمَلَۃِ عَرْشِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی سَیِّدِنَا

عرش کے اٹھانے والے فرشتوں اور سب مخلوق کی ہمارے سردار

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ

حضرت محمدؐ پر اور آپکی آل پر اور اصحاب پر آنحضرت پر اور ان سب پر

السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُہٗ ط

سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔

حضرات غور فرمائیں کہ اگر اس درود و سلام کا پڑھنا شرک ہوتا تو کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سید علی امیر کبیر ہمدانی کو شرک کرنے کا حکم دیا تھا! اور کیا شاہ ولی اللہ صاحب شرک کرنے کی تعلیم دے رہے ہیں جو فرماتے ہیں کہ اس کے پڑھنے والے کو چودہ سو اولیاء اللہ کی ولایت سے حصہ ملے گا۔ اور کیا وہ شرک کی حقیقت کو نہ سمجھ سکے اور وہ لوگوں کو کفر و شرک کی تعلیم دیتے رہے خود ہی انصاف کیجئے۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور شاہ ولی اللہ صاحب جو ان اوراد کو پڑھنے کا حکم دے رہے ہیں، جس میں یہ صلوۃ و سلام ہے۔ کو شرک کا علم نہیں تھا۔ آج کل کے یہ مولوی کیا شرک کو شاہ صاحب جیسے علامہ محدث سے زیادہ جانتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسے گستاخ مولویوں کے فتوؤں سے محفوظ رکھے جنہوں نے اس قسم کے فتوے دے کر مسلمانوں میں افتراق و انشقاق پیدا کر دیا ہے۔ اور اب حالت یہ ہے کہ مسلمانوں کو ایک مرکز پر جمع ہونا دشوار ہو گیا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا درود شریف پڑھنا

وَصَلَّى عَلَيْكَ اللّٰهُ يَا خَيْرَ خَلْقِهٖ
وَيَا خَيْرَ مَامُوْلٍ وَيَا خَيْرَ وَاهِبِ

ترجمہ: اے بہترین کائنات آپ پر اللہ کا درود ہو اے بہترین امیدگاہ اور بہترین عطا فرمانے والے۔

وَيَا خَيْرَ مَنْ يُرْجٰى لِكَشْفِ رَزِيَّۃٍ ـ ـ

وَمَن جودہ قد فاق جُودُ السحائب

اے وہ بہترین جس سے سختی و مصیبت رفع کرنے کی امید کی جاتی ہے اور وہ جس کی سخاوت برسنے والے بادلوں سے بھی زیادہ ہے۔

(از اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم ص ۱۵۶)

مولانا الشاہ عبد العزیز مرحوم بن شاہ ولی اللہ صاحب کا بارگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنا۔

فَقَدْ اُعْطِيْتَ مَا لَمْ يُعْطَ خَلْقٌ

عَلَيْكَ صَلٰوةُ رَبِّكَ بِالسَّلَامِ

(حوالہ دورُخی علماء دیوبند از حاجی نواب الدین گولڑوی)

حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

کے پڑھنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوگا۔

فرماتے ہیں کہ جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مبارک کا شوق ہو وہ بعد نماز عشاء باطہارت کامل وجامع نو و استعمال

خوشبو باادب تمام رو بسوئے مدینہ منورہ بنشنید و ملتجی از جناب
قدس حقیقت محمدی برائے حصول زیارت جمال مبارک صلی
اللہ علیہ وسلم را از جمیع خطرات خالی کردہ صورت آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم بہ لباس بسیار سفید و عمامہ سبز و چہرہ منور مثل بدر
برکرسی تصور کند۔ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ ۔ بر قلب

راست اَلصَّلوٰۃ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ،

چپ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ

در دل ضرب کند و ایں درود شریف را ہر قدر کہ تواند پے در پے
تکرار کند انشاء اللہ تعالیٰ بہ مطلوب خواہد رسید

ترجمہ: عشاء کی نماز کے بعد پاک وصاف کپڑے پہن کر خوشبو
لگائے اور ادب سے مدینہ منورہ کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور
بارگاہ الٰہی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال مبارک کی زیارت
کی التجا کرے اور دل کو تمام خیالات وساوس سے خالی کر کے
یہ تصور کرے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی سفید
کپڑے پہنے اور سبز عمامہ باندھے کرسی پر چودھویں کے چاند
کی طرح روشن چہرہ میں جلوہ افروز ہیں اور دائیں طرف

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

اور بائیں طرف اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

کی دل پر

کی ضربیں لگائے اور جس قدر ہو سکے اس درود شریف کو پے در پے بار بار پڑھے۔

اس کے بعد عدد میں جس قدر ہو سکے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاہُ۔

اور سوتے وقت اکیس بار سورہ نصر پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال مبارک کا تصور کرے اور درود شریف پڑھتے وقت سر قلب کی طرف اور منہ قبلہ کی طرف داہنی کروٹ سے سوئے اور

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

پڑھ کر داہنی ہتھیلی پر دم کرے اور سر کے نیچے رکھ کر سوئے یہ عمل شب یا دو شنبہ کی رات کو کرے اگر چند بار کرے گا۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

(ضیاء القلوب صـ۶۱ از حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ) ؎

پڑھدا رہو درود محمد تے تیرا پار اتارا ہووے گا
اس پاک درود دی برکت تھی سوہنے دا نظارہ ہووے گا

۶ بیماران دیوبند کے حکیم مولوی اشرف علی تھانوی (امداد المشتاق میں اپنے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ صاحب کا قول نقل کیا ہے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

کے جائز ہونے میں شک نہیں فرمایا کہ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

بصیغہ خطاب میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں۔ یہ اتصال معنوی پر مبنی ہے لہ الخلق والامرُ عالم امر مقید بجہت وطرف وقرب وبعد وغیرہ نہیں، پس اس کے جواز میں شک نہیں۔

(امداد المشتاق ص ۵۹ تصنیف لطیف از مولوی اشرف علی تھانوی

شمائمہ امدادیہ ص ۹۷ ملفوظات حاجی صاحب

حضرات: کہاں ہیں وہ لوگ؟ جو ہم اہلسنت وجماعت کو الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے پر شرک کہا کرتے ہیں۔ ذرا اپنے گھر کی خبر لیں کہ ان کے تیروں سے کون کون اور کیسے کیسے لوگ زخمی ہو رہے ہیں، ہم تو ان اناڑیوں سے اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں ؎

یوں چلے آؤ نہ برچھی تان کر
اپنا بے گانہ ذرا پہچان کر

کیا کہتے ہیں دیوبندی، حضرت حاجی امداد اللہ صاحب اور مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق جو یہ کہہ رہے ہیں کہ اس درود وسلام کے جائز ہونے میں کوئی شک نہیں ہے اور جو حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو حاضر و ناظر جان کر اس درود شریف کو پڑھے اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جائے۔

اگر یہ درود وسلام پڑھنا شرک اور پڑھنے والا مشرک ہے تو مشرک کو زیارت کیسی! اور جو شرک و بدعت کو جائز قرار دے اس کے کرنے کا حکم دے وہ کون ہوا! اب فیصلہ ان ہی مولویوں پر ہے یا تو پیر

صاحب پر بھی فتویٰ جاری کر دیں، یا خود اپنے فتویٰ شرک سے سچی توبہ کر کے اس درود شریف کو جائز قرار دے کر پڑھنا شروع کر دیں۔

برادران اسلام! حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ وہ ہستی ہیں جو کہ اشرف علی تھانوی دیوبندی اور محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند اور رشید احمد گنگوہی وغیرہ دیوبندی مولویوں کے پیر و مرشد ہیں اور جن کے متعلق جناب اشرف علی تھانوی نے امداد المشتاق میں لکھا ہے کہ وہ اسی زمانہ میں اللہ کی حجت ہیں۔

وہ ہی حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

کے پڑھنے سے زیارت نصیب ہوئے گی۔ اور اس کے جواز میں شک نہیں۔

حضرات! جو دیوبندی وہابی مودودی کہتے ہیں کہ یہ درود و سلام پڑھنا شرک و بدعت ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کیا حاجی صاحب شرک و بدعت کا درس دے رہے ہیں۔ اور کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مشرک کو زیارت کرائیں گے۔

برادران اسلام! معلوم ہوا نہ یہ صلوٰۃ وسلام پڑھنا شرک و بدعت ہے بلکہ اس کے پڑھنے سے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زیارت سے مشرف فرماتے ہیں۔

دیوبندیوں کو چاہیئے کہ اہلسنت وجماعت کی نہیں مانتے تو اپنے بڑوں کی بات مان لیں ــــ ورنہ شرک کا فتویٰ ان پر

بھی آئے گا اور ان کے پیر و مرشد بھی نہیں بچ سکیں گے۔
حضرات گرامی: اس درود وسلام کے پڑھنے سے مقصد حل ہوتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی نصیب ہوتی ہے۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
یہ صلوٰۃ وسلام کوئی نیا درود وسلام نہیں بلکہ دیوبندیوں کی پیدائش سے بھی پہلے کا ہے لہٰذا یہ درود وسلام بدعت نہیں بلکہ اس کو بدعت کہنے والے خود بدعتی ہیں۔

چشتی حضرات کے معمول اور

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کا پڑھنا

ذکر جہر نفی و اثبات اور اسم ذات کے بیان میں مع ان بارہ تسبیحوں کے جو حضرات چشتیہ کی معمول ہیں۔ ان بارہ تسبیحوں کے ذکر کا یہ طریقہ ہے کہ
تہجد کی بارہ رکعتیں چھ سلاموں سے پڑھی جائیں اور رکعت میں تین تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور نہایت خشوع وخضوع سے تین یا پانچ یا سات بار ہاتھ اٹھا کر
اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ عَنْ غَیْرِکَ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ
مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا
یا اللہ یا اللہ یا اللہ پڑھے اور توبہ واستغفار کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اکیس بار پڑھ کر درود وسلام

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

تین بار عروج ونزول کے طریقے پر پڑھے اور چار زانو بیٹھ جائے اور داہنے پاؤں کے انگوٹھے اور اس کے پاس والی انگلی سے رگِ کیماس کو مضبوط پکڑے اور اپنے دونوں ہاتھ زانوں پر رکھ دے اور قبلہ رو ہو جائے اور اِلَّا اللّٰہ کہتے وقت کلمہ شہادت کی انگلی اٹھاوے اور اِلَّا اللّٰہ کہتے وقت انگلی رکھدے اور اپنے کو ساکن و مطمئن رکھے اور خلوص نیت اور خوش الحانی سے اعوذ اور بسم اللہ کہہ کر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ تین بار اور کلمہ شہادت ایک بار پڑھے اور اس کے بعد سر کو اتنا جھکائے کہ پیشانی بائیں گھٹنے سے بالکل قریب ہو جائے اور تین ضربیں ایک ہی سانس میں لگائے اور سر کو پیٹھ کی طرف یہ خیال کر کے جھکائے کہ میں نے ماسوائے اللہ کے پس پشت ڈال دیا اور سانس توڑ کر اِلَّا اللّٰہ کی ضرب پوری طاقت سے دل پر لگائے اور خیال کرے کہ میرا دل خدا کے عشق و محبت سے لبریز ہو گیا اور موقع نفی میں آنکھیں کھلی اور موقع اثبات میں بند رکھنا چاہیئے اسی طرح دوسو بار کہے اور اس کو چار ضربی کہتے ہیں۔ اور ہر دس کے بعد مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کہے۔ لیکن مبتدی کو اِلَّا اللّٰہ کہتے وقت لَا مَعْبُوْد اور متوسط کو لَا مَقْصُوْد یا لَا مَطْلُوْب اور کامل کو لَا مُوْجُوْد اور ہمہ اوست کا تصور کرنا چاہیئے اس کے بعد تھوڑی دیر مراقب خیال کرے کہ

فیوضات الٰہیہ مومن کے قلب میں ہر وقت حاصل ہوتے رہتے ہیں، جاننا چاہیئے کہ بائیں گھٹنے میں شیطانی خطرہ اور داہنے میں نفسانی خطرہ اور داہنے شانے میں ملکی خطرہ اور دل میں رحمانی خطرہ ہے پس بائیں گھٹنے پر لاالہ سے خطرہ رحمانی کا اثبات کرے اور مرید کے غیر عربی ہونے کی صورت میں اس کو اذکار و ادعیہ اس زبان میں تعلیم دینا چاہیئے جس کو وہ سمجھ سکتا ہو۔

(ضیاء القلوب صہ ۱۴-۱۵ از حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ)

حکیم دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی کا شوق

کہتے ہیں کہ "یوں جی چاہتا ہے کہ آج درود شریف زیادہ پڑھوں وہ بھی ان الفاظ سے کہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰه

(شکر النعمۃ بذکر رحمۃ اللہ علیہ صہ ۱۸)

مولوی احمد علی لاہوری شیرانوالے کے نزدیک

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰه کا اقرار

کہتے ہیں کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَسَلَّمَ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه۔

درود شریف کا کون منکر ہو سکتا ہے۔ کہتے ہیں ان کو درود شریف پڑھنے سے گولی لگتی ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ ایک دفعہ درود شریف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں، دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔

دس درجے بلند ہوتے ہیں اور دس دفعہ خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

(ملفوظات مولوی احمد علی لاہوری ص۱۱۱-۱۱۲ مطبوعہ فیصل اکیڈمی پاکستان)

بیداری یا خواب میں زیارت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی صاحب فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کے کشف کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مثالیہ کا تصور کر کے درود شریف پڑھے اور داہنی طرف یا احمد اور بائیں طرف یا محمد اور دل میں یا رسول اللہ ایک ہزار بار پڑھے انشاء اللہ بیداری یا خواب میں زیارت ہوگی۔

(ضیاء القلوب مطبوعہ راشد کمپنی دیوبند ص۳۹)

دیوبندیوں کے شیخ العرب والعجم مولوی حسین احمد مدنی سابق صدر لکھتے ہیں وہابیہ نجدیہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

کو سختی سے منع کرتے ہیں (مزید لکھا) ہمارے علماء اس کو جائز سمجھتے ہیں۔

(الشہاب الثاقب ص۶۴)

مگر افسوس کہ موجودہ دیوبندی ابن عبدالوہاب کے نقش قدم پر چل کر صلوۃ وسلام بند کرنے کے لئے سرگرم عمل ہیں

دیوبند کے دائرہ التحقیق شیخ الہند حسین احمد ٹانڈوی (مدنی) صاحب کا ارشاد

یا رسول اللہ کہنا پانچ صورتوں میں جائز ہے۔ وہابی خبیث ناجائز کہتے ہیں۔

مسئلہ ندا ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہابیہ مطلقاً منع کرتے ہیں اور حضرات نہایت تفصیل فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لفظ یا رسول اللہ علیہ السلام اگر بلا لحاظ معنیٰ ایسی طرح نکلا ہے جیسے لوگ بوقت مصیبت و تکلیف ماں اور باپ کو پکارتے ہیں تو بلا شک جائز ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اگر بلحاظ معنیٰ درود شریف کے ضمن میں کہا جاوے گا تو بھی جائز ہوگا۔ علیٰ ہذا القیاس اگر کسی سے غلبہ محبت و شدت وجد و توفر عشق میں نکلا ہے تب بھی جائز ہے اور اگر اس عقیدہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اپنے فضل و کرم سے ہماری ندا کو پہنچا دے گا اگرچہ ہر وقت پہنچا دینا ضروری نہ ہوگا مگر اس امید پر وہ ان الفاظ کو استعمال کرتا ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

علیٰ ہذا القیاس اصحاب ارواح طاہرہ و نفوس ذکیہ جن کو بعد مکانی اور کثافت جسمانی اپنے عرائض کی تبلیغ مانع نہ ہوں، اس میں بھی کوئی قباحت نہیں۔

وہابیہ خبیثہ یہ صورت نہیں نکالتے اور جملہ انواع کو منع کرتے ہیں۔ چنانچہ وہابیہ عربیہ کی زبان سے بارہا سنا گیا کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین پر

سخت نفرین اس نداء اور خطاب پر کرتے ہیں اور ان کا استہزاء اڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں۔

حالانکہ ہمارے (دیوبند کے) مقدس بزرگان دین اس صورت اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ اور جملہ صورت درود شریف کو اگرچہ بصیغہ خطاب و ندا کیوں نہ ہوں مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں۔

وہابیہ نجدیہ یہ لوگ جب مسجد نبوی شریف میں آتے ہیں تو نماز پڑھ کر نکل جاتے ہیں اور روضہ اقدس پر حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام ودعا وغیرہ پڑھنا مکروہ و بدعت شمار کرتے ہیں انہی افعال خبیثہ و اقوال واہیہ کی وجہ سے اہل عرب کو ان سے نفرت بے شمار ہے۔

(الشہاب الثاقب ص ۶۵ تا ۶۶)

اس امر کے باوجود معلوم نہیں دیوبند متعلقین درود شریف کے بارے کیوں اختلاف کرتے ہیں اور اس کے ورد سے محروم کیوں رہتے ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنا وہابی خبیث جائز نہیں رکھتے۔ اہل حرمین الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھا کرتے تھے۔

مولوی حسین احمد ٹانڈوی (مدنی) صاحب کہتے ہیں کہ یارسول اللہ سے منع کرنا یہ وہابیہ خبیثہ کا کام ہے۔

معلوم ہوا جو یارسول اللہ نہ پڑھے اور اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہ سے روکے وہ درحقیقت وہابی خبیث ہے بظاہر سنی حنفی بن کر سنیوں کو دھوکا دیتا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ ؏

حنفی سنی چشتی بن بن کر بہکاتے یہ ہیں۔

مولوی حسین احمد دیوبندی لکھتے ہیں کہ بزرگان دین اولیاء کرام اس درود شریف اور تمام درود شریف کی صورتوں کو اگرچہ بصیغہ خطاب و نداکیوں نہ ہو مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے عقیدت مندوں کو اس کے پڑھنے کا حکم کرتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ یہ بزرگان دین اولیاء کرام کا مقبول وظیفہ ہے مگر وہابی نجدی دیوبندی اس درود شریف سے چڑھتے ہیں۔ جب کوئی یارسول اللہ یا الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑے تو انہیں تھری نٹ تھری کی گولی لگتی ہے۔ اور بدعت و شرک کے فتوے لگاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان نئے نئے فتنوں سے بچائے اور صحابہ کرام و بزرگان دین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ؎

خدا محفوظ رکھے ہر وبا سے

خصوصاً نجدیت وہابیت دیوبندیت کی ہوا سے

دیوبندی بھی چھپے ہوئے وہابی ہیں اس لئے یہ بھی اپنی مساجد میں درود و سلام نہ پڑھتے ہیں اور نہ پڑھنے دیتے ہیں اور اپنے آپ کو سنی حنفی ظاہر کرکے لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں اور یہ بہت بڑے جھوٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے مکر و فریب سے بچائے۔

بندی مکتبۂ فکر کے تبلیغی جماعت کے محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث

ظاہر علوم سہارنپور کے نزدیک اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود و سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو
وہ بہتر ہے یعنی بجائے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وغیرہ کے
اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ
اسی طرح آخیر تک اَلسَّلَامُ کے ساتھ اَلصَّلوٰۃُ کا لفظ بھی بڑھا
ے تو زیادہ اچھا ہے۔

(فضائل درود شریف ص۲۵ از مولوی زکریا دیوبندی تبلیغیہ مطبوعہ تاج کمپنی)

مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا مسئلہ ندائے غیر اللہ کے بارے میں فتویٰ

فرماتے ہیں ایسی ندا صحابہ سے بکثرت روایات میں منقول
ہے کما لا یخفی علی المتحجر المتبع النظر اور اگر مخاطب
سماع یعنی سنانا مقصود ہے تو اگر تصفیہ باطن سے منادی
کا مشاہدہ نہیں کرتا لیکن سمجھتا ہے کہ فلاں ذریعہ سے اس کو یہ خبر
پہنچ جاوے گی اور وہ ذریعہ ثابت بالدلیل ہو تب بھی جائز ہے
مثلاً ملائکہ کا درود شریف حضور اقدس میں پہنچانا احادیث سے
ثابت ہے اس اعتقاد سے کوئی شخص

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

کہے کچھ مضائقہ نہیں۔

فرماتے ہیں کہ کوئی کسی ولی کو دور سے ندا کرے کہ اس کو سنا منظور ہے اور روبرو نہیں اور یہ دلیل قائم کرے کہ اللہ تعالےٰ اس بزرگ کو خبر پہنچا دے ممکن ہے اور اس ممکن کا اعتقاد شرک نہیں یہاں سے معلوم ہو گیا حکم وظیفہ

یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ

کا اگر اسے وسیلہ یا ذریعہ جانے یا ان الفاظ کو بابرکت سمجھ کر پڑھے کچھ حرج نہیں۔

ہفت مسئلہ کلیات امدادیہ صـ ۸۳ ـ ۸۴

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی نے لکھا ہے

اگر اس کلمہ (یا رسول اللہ) کو درود شریف کے ضمن میں کہے یعنی اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

یا۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اور یہ عقیدہ کرے کہ ملائکہ اس درود شریف کو آپ کے پیش عرض کرتے ہیں، تو درست ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ صـ ۱۷۶)

صلوٰۃ وسلام بصیغہ (یا) محبت وشوق کی صورت میں جائز ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ صـ)

مفتی جمیل احمد تھانوی مفتی جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور

ملائکہ کا درود شریف حضور اقدس میں پہنچانا احادیث سے ثابت ہے اس اعتقاد سے کوئی شخص

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

کہے کچھ مضائقہ نہیں

فیصلہ ہفت مسئلہ کی اس عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ صرف اس عقیدہ سے کہ حدیثوں میں ہے فرشتے حضور کو درود وسلام پہنچا دیتے ہیں جہاں لوگ ہر جگہ سننے دیکھنے کے عقیدہ سے کہتے ہوں وہاں آواز سے یہ کہنا ان کی مشابہت در سند جواز بن کر گناہ ہوگا۔ وہاں یا نہ کہے۔

یا آہستہ کہے۔ یا ذہن میں تصور لے کر آہستہ کہا کرے۔

(شرح فیصلہ ہفت مسئلہ ص۵۹)

حضرات گرامی: حاجی امداد اللہ صاحب نے بلند آواز سے یا آہستہ پڑھنے کی کوئی قید نہیں لگائی۔

مگر مفتی جمیل تھانوی نے حضور ہر جگہ خود سنتے ہیں کی مخالفت کی ہے۔ حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور پر جو فرشتہ حاضر ہے وہ تمام مخلوق کی آواز جو ہر جگہ درود وسلام پڑھنے والے ہیں سن سکتا ہے اور پڑھنے والے کے باپ کو بھی پہچانتا ہے

(فضائل درود شریف ص۱۹ از مولوی زکریا تبلیغی دیوبندی)

حضرات: اگر روضہ انور کے قریب فرشتہ کھڑے ہو کر ہر جگہ

سے درود و سلام کی آواز سن سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام انبیاء کے امام ہیں اور فرشتوں کے بھی سردار ہیں وہ کیوں نہیں اپنے امتی کا درود و سلام سن سکتے اور پہچان سکتے۔ حالانکہ فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم اور غلام ہیں۔ جب خادم اور غلام کی یہ شان ہے، ع

یہ شان ہے خدمت گاروں کی
سردار کا عالم کیا ہو گا

تو پیارے آقا محبوب حضور پر نور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔

حضرات: اگر قاری غلام رسول صاحب ٹیلی ویژن اسٹیشن پر تلاوت کرتا ہے تو ہر گھر ہر بیٹھک اور بیڈ روم یا کمرہ میں حاضر ہو سکتا ہے۔ اور ہر گھر والے کے نزدیک حاضر ہے، جب غلام کی یہ شان ہے تو اس پیارے آقا رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ بہر حال مفتی جمیل احمد تھانوی نے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

کو درود و سلام تسلیم کیا ہے اور لکھا ہے کہ آہستہ کہہ لیں یا ذہن میں تصور لے کر آہستہ کہا کرے۔ کیونکہ اونچا کہتے ہیں سنی حضرات سنے گئے تو دیوبندیوں کو شرم محسوس ہو گی۔

برادران اسلام: ہمارے نزدیک دونوں طرح پڑھنا جائز ہے اور ان کے نزدیک آہستہ پڑھنا جائز ہے۔ جب ہم

بلند آواز سے پڑھتے ہیں تو شرک و بدعت کے فتوے لگانا شروع کر دیتے ہیں۔ جو لوگ اس درود و سلام کا انکار کرتے ہیں۔ یا پڑھنے والے پر شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ یہ فتویٰ مفتی دیوبند کے کام بھی آنا چاہیئے یہ کس آیت یا حدیث پاک میں لکھا ہے کہ بلند آواز سے پڑھوں گے تو مشرک ہو جاؤں گے۔ آہستہ پڑھیں تو پھر شرک نہ ہوگا۔

ع خدا جب دین لیتا ہے حماقت آ ہی جاتی ہے۔

مولوی نور الحسن بخاری دیوبندی لکھتے ہیں

اگر قبر کے پاس کوئی مسلمان درود شریف جہراً سلام ڈالے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں اور سلام کا جواب بھی دیتے ہیں۔

(حیات الاموات خصوصاً حیات النبی سید الکائنات صـ ۱۳۱)

معلوم ہوا کہ دیوبندی نور الحسن بخاری کے نزدیک بلند آواز سے درود شریف پڑھا جائے تو بھی جائز ہے۔

مولوی مطیع الحق دیوبندی نے عقائد علماء دیوبند میں لکھا ہے

کہ اگر درود شریف میں یا رسول اللہ پڑھا جائے تو جائز ہے اگر درود شریف میں معنی کا لحاظ رکھتے ہوئے یا رسول اللہ کہا جائے تو جائز ہے۔ (عقائد علماء دیوبند صـ مطبوعہ دیوبند) (از مطیع الحق)

معلوم ہوا اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ
پڑھا جائے تو علماء دیوبند کے عقیدہ کے مطابق بھی جائز ہے۔
مگر آج کل کے بدنصیب وہابی دیوبندی نہیں پڑھتے۔ اور
اس سعادت عظمیٰ سے محروم ہیں۔

مولوی زکریا سہارنپوری دیوبندی تبلیغی نے لکھا ہے کہ
فرض نماز کے بعد درود شریف صلی اللہ علیک یا محمد پڑھنا
اولیاء کرام کا طریقہ ہے۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ ابوبکر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل
کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس
تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے۔ ان
کی تعظیم کے لئے ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہو گئے اور
ان سے معانقہ کیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان پیشانی کو بوسہ
دیا۔ میں نے ان سے یہ عرض کیا کہ میرے سردار آپ شبلی کے ساتھ
یہ معاملہ کرتے ہیں۔ حالانکہ آپ اور سارے بغداد والے یہ خیال
کرتے ہیں کہ یہ پاگل ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا
کہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا، پھر انہوں نے
اپنا خواب بتایا کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی
کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں شبلی حاضر ہوئے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ شبلی سے ایسا کرتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِیْمٌ۔ پڑھتا ہے، اور اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ ایک اور روایت میں کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت شریفہ لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ آخر تک پڑھتا ہے۔ اور اس کے بعد تین مرتبہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّد

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّد

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّد

پڑھتا ہے، ابوبکر فرماتے ہیں کہ اس خواب کے بعد جب شبلی آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نماز کے بعد کیا درود پڑھتے ہو تو انہوں نے یہی بتایا جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے

ایک اور صاحب سے اسی نوع کا ایک قصہ نقل کیا گیا ہے ابوالقاسم خفاف کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں گئے، ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے، ابوبکر کے شاگردوں میں اس کا چرچا ہوا۔ انہوں نے استاد سے عرض کیا کہ آپ کی خدمت میں وزیر اعظم آئے ان کے لئے تو آپ کھڑے ہوئے نہیں شبلی کے لئے آپ کھڑے ہو گئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں

ایسے شخص کے لئے کیوں نہ کھڑا ہوں۔ جس کی تعظیم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خود کرتے ہو۔

اس کے بعد استاذ نے اپنا ایک خواب بیان کیا اور یہ کہا کہ رات میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ کل کو تیرے پاس ایک جنتی شخص آئے گا۔ جب وہ آئے تو اس کا اکرام کرنا۔ ابوبکر کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے دو ایک دن کے بعد پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر اللہ تعالیٰ تمہارا بھی ایسا اکرام فرمائے جیسا کہ تم نے ایک جنتی آدمی کا اکرام کیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ، شبلی کا یہ اعزاز آپ کے یہاں کس وجہ سے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ پانچوں نمازوں کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ الایہ الخ اور اسّی (۸۰) برس سے اس کا یہ معمول ہے۔

تبلیغی نصاب فضائل درود شریف ص ۱۱۶ از مولوی زکریا تبلیغی دیوبندی

جلاء الافہام ابن قیم ص ۳۰۶ مطبوعہ امرتسر از ابن قیم جو ابن تیمیہ کے شاگرد ہیں جنہیں دیوبندی وہابی لوگ اپنا مقتدا اور امام مانتے ہیں۔

الصلوٰۃ والسلام اردو ص ۲۵۸ - ۲۵۹ (از قاضی سلیمان منصور پوری)

القول البدیع ص ۱۷۳ از امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ

معلوم ہوا۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ۔ اولیاءِ کرام بھی پڑھتے ہیں اور ان کا مبارک وظیفہ ہے۔

سراج الامّت سیّدنا امام اعظم امام المسلمین ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بارگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کرتے ہیں ؎

صَلَّی عَلَیْکَ اللّٰہُ یَا عَلَمَ الْھُدٰی
مَا حَنَّ مُشْتَاقٌ اِلٰی مَثْوَا کَا

اے ہدایت کے نشان اللہ تعالیٰ قیامت تک آپ پر بقدر شوق دل مشاقانِ زیارت بابرکت درود نازل فرمائے۔

وَعَلٰی صِحَابِکَ الْکِرَامِ جَمِیْعِھِمْ
وَالتَّابِعِیْنَ وَکُلِّ مَنْ وَّالَا کَا

اور آپ کے اصحاب پر بھی جو اہل کرامت ہیں بالتمام اور اصحاب کے دیکھنے والوں پر پھر ان پر جو آپ کی محبت رکھیں

(قصیدہ امام اعظم ص۱۱۱-۱۱۲ از امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرات گرامی! امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں کَ بھی فرمایا اور یا بھی فرمایا۔ جو امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقلد ہوگا، وہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ اور
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

ضرور پڑھے گا۔ ورنہ سمجھیئے جو دعویٰ کرتا ہے میں سنی حنفی ہوں اور

صلوٰۃ وسلام نہیں پڑھتا وہ سنی حنفی نہیں وہ جھوٹا ہے اور نقلی حنفی ہو گا۔

علامہ بدرالدین مغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ اللّٰہ یَا خَیْرَ الْوَرٰی
مَا لَاحَ بَرْقٌ فِی السَّمَاءِ وَمَا خَفٰی

ترجمہ: اے بہترین خلائق آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو۔ جب تک آسمان پر بجلی کا چمکنا اور مخفی ہونا جاری ہے۔

(از ندائے یارسول اللہ صـ ۶۳)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی رحمت برسانے کے لئے ہر مقام پر حاضر ہیں اور ناظر ہیں۔ بعد از وفات بھی امت کی فریادیں سنتے ہیں۔ آپ کی روح بخشش کے لئے توجہ فرماتی ہے۔ اس زمانے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

کہہ کے خطاب کرنا جائز ہے، تشہد میں ایسا خطاب ہی مروج ہے۔

شفاء القلوب صـ ۲۱۰ خرزثمین صـ از ملا علی قاری علیہ الرحمۃ

قضائے حاجات کیلئے مجرب درود وسلام

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَکْرَمَکَ عَلَی اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَاخَابَ مَنْ تَوَسَّلَ بِکَ اِلَی اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِلَّا مَلَاذِکَ تشفعت بِکَ عِنْدَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ من اتی لبابک متوسلا قبلہ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ دَخَلَ حَرَمَکَ خَائِفًا اٰمِنَہُ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ من لاذ بجنابک وَعَلَقَ باذیا
لہ جاھک اعزہ اللّٰہ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَمَّلَکَ وَ اَمَّلَکَ لَمْ
یخب مِنْ فَضْلِکَ لَہٗ وَاللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ املنا بِشَفَاعَتِکَ وَ جَوَارِکَ
عِنْدَ اللّٰہِ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ بِکَ نَرْجُوا بلوغَ الْاَمَلِ وَلَا
نَخَافُ الْعَطَشَ حَاشَا وَاللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَسِیْلَتِنَا اِلَی اللّٰہِ قَصَدْنَاکَ وَ قَدْ
فَارَقْنَاکَ سِوَاکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ العرب یحمون النزیل
وَیُجِیْرُوْنَ الدَّخِیْلَ وَ اَنْتَ سَیِّدُ الْعُرْبِ وَالْعَجَمِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ نَزَلْنَا یُحَیِّیْکَ وَ اسْتَجَرْنَا
بِجَنَابِکَ وَ اقسمنا بِحَیَاتِکَ عَلَی اللّٰہِ اَنْتَ الْغِیَاثُ وَ اَنْتَ الْمَلَاذُ
فَاغِثْنَا بِجَاھِکَ الْوَجِیْہِ الَّذِیْ لَا یَرُدُّہُ اللّٰہُ۔

یہ درود شریف بھی قضائے حاجات کے لئے مجرب ہے

ایک سو بار روزانہ پڑھنا چاہیئے۔

(شواہد الحق ص۲۷۶)

شدائد و مصائب کے لئے تریاق و مجرب درود و سلام

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَلَّتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ۔

ترجمہ: اے میرے سردار اے رسول خدا آپ پر صلوٰۃ وسلام میری تدبیریں ختم ہوگئیں اب آپ ہی میری مدد کیجئے مصیبتوں اور پریشانیوں سے۔

فائدہ: دن میں روزانہ تین سو بار اور شدائد و مصائب کے وقت ایک ہزار بار پڑھیئے۔

حضرت علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ فَاِنَّھَا التِّرْیَاقُ الْمُجَرَّب یہ درود شریف کل مشکلات کے لئے تریاق ہے مجرب ہے۔

(افضل الصلوات ص۴۵۵ حجۃ اللہ علی العالمین ص۷۴۲)

محبوب سبحانی حضرت غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عمل کشائش

ابوالفرح ابن جبار رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میرے شیخ محمد بزار قطیعی نے بیان کیا ہے کہ جب شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پر کوئی صدمہ یا حادثہ پیش آتا تو آپ حق تعالٰے کی جانب متوجہ ہوتے اور اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھتے تھے۔

اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیْکَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

پھر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت کی طرف متوجہ ہو کر دل ہی دل میں آہستہ سے دو شعر پڑھتے تھے ؎

اَیُدْرِکُنِیْ ضَیْمٌ وَاَنْتَ ذَخِیْرَتِیْ

وَاُظْلَمُ فِی الدُّنْیَا وَاَنْتَ نَصِیْرَتِیْ

وَعَارٌ عَلٰی رَاعِی الْحِمٰی وَھُوَ فِی طُمٰی

اِذَا ضَاعَ فِی الْبَیْدَاءِ بَعِیْرِیْ

یعنی کیا مجھے بھی کوئی آفت پہنچ سکتی ہے جبکہ آپ کا تعلق میرے لئے ذخیرہ آخرت ہے اور کیا میں بھی دنیا میں ظلم و ستم کیا جاؤں گا۔ جب کہ آپ میرے معین و مددگار ہیں۔ یہ امر تو گلہ بان کے لئے باعث عار ہے کہ اس کے گلہ میں ہوتے ہوئے اس جنگل میں میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے۔

ان ابیات کے پڑھنے کے بعد آپ درود شریف کی کثرت کرتے تھے اس عمل کی برکت سے آپ پر سے اللہ تعالیٰ اس صدمہ اور آفت کو دور فرما دیتا تھا اور آپ اپنے مریدین کو مصیبت اور آفت کے وقت اس عمل کی تلقین فرماتے تھے مناوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ یہ ابیات شیخ عبد القادر جیلانی کے ایک قصیدہ کے ہیں۔

(غوث اعظم کی زندگی کے مختصر حالات ص۳۳)

(از مولوی احتشام الحسن کاندھلوی دیوبندی)

برادران اسلام اس سے معلوم ہوا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول پڑھتے تھے اور بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں استغاثہ فریاد بھی پیش کرتے تھے۔ اور اپنے مریدین کو بھی مصیبت اور آفت کے وقت الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔

دیوبندی وہابی اس مبارک عمل کو شرک و بدعت کہتے ہیں معلوم ہوا کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ دیوبندی وہابی نہیں تھے بلکہ ان کے نزدیک تو وہ (نعوذ باللہ) مشرک ہوئے، کیونکہ وہ تو صلوٰۃ و سلام بھی پڑھ رہے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فریادرس، مشکلکشا، حاجت روا سمجھتے ہیں۔

ہر مقصد میں کامیابی ہر مراد پوری

امام ابن حجر مکیّ علیہ الرحمۃ نے کہا جو شخص ستّر مرتبہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا فرشتہ اسے پکار کر کہتا ہے، تجھ پر اللہ کا درود ہو، آج تیری ہر مراد پوری ہوگی۔

(حجۃ اللہ صفحہ ۲۴ انوار المحمدیہ صفحہ ۶۰۱)

الشیخ عبد القادر بغدادی الصدیقی علیہ الرحمۃ کا ارشاد

فرماتے ہیں کہ مصیبت کے وقت درج ذیل درود شریف ہزار بار پڑھنے سے مصیبت ٹل جاتی ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

(افضل الصلوات صفحہ ۱۵۵)

درود مشکلات کو آسان کرنے والا

کوئی مشکل آپڑے اور اس سے نکلنے کی کوئی راہ نہ دکھائی دیتی ہو تو

یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ نظر کرم گھر والوں کی صحت وخیریت کے لئے ایک ایک کا نام لے کر

"یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ نظر کرم فلاں پر"

ایک ایک تسبیح روزانہ یا تین بار روزانہ پڑھیں۔

حضور محبوب خالق ومخلوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ کرم میں رہنے کے لئے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔ یا

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

پڑھیں۔ لیکن یہ درود خاص اہتمام کے ساتھ حاضری کے احساس کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔

آپ چاہیں کہ آپ کا کوئی کام بہت معمولی وقت میں ہو جائے یا کسی دشمن کا سامنا ہو تو ایک ایک تسبیح

اَنَا مُسْتَجِیْرٌ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ

کی پڑھ لیں۔ جونہی دینی یا دنیوی لحاظ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم لطف وکرم محسوس کریں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

پڑھنا شروع کریں، زیادہ سے زیادہ ۔۔۔ الطاف وکرم بہت زیادہ ہو جائیں گے ؎

درود نبی کی یہ تاثیر دیکھو
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھو

(درود وسلام صہ۱۲۳ (از راجہ رشید محمود) ناشر ہمدرد کتب خانہ اردو بازار لاہور)

صَلوٰۃُ مُنَاجَاۃِ الْحَضْرَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ

عارف جلیل ولی کامل حضرت مولانا سید عبدالمقصود محمد سالم رحمہ اللہ تعالےٰ الازہری المصری نے کتاب درود شریف کے سلسلے میں انوار الحق فی الصلوۃ علی سید الخلق سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ترتیب دی ہے جو مصر اور سوڈان اور دیگر ممالک میں بھی پڑھی جاتی ہے۔ اس میں یہ درود شریف بھی شامل ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ الْحَقِّ الَّذِیْ بَرَزَ مِنْ عَالَمِ الْخَفَاءِ اِلٰی عَالَمِ الظُّہُوْرِ وَالْاِرْتِقَاءِ فَکَانَ آدَمُ قَبَسًا مِّنْ ھٰذَا الضِّیَاءِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا کَوْثَرَ الْبَرَکَاتِ یَا غَیْثَ الْخَیْرَاتِ یَا مَطْلَعَ التَّجَلِّیَاتِ یَا مَشْرِقَ السَّعَادَاتِ ۵ آخر تک

(انوار الحق فی الصلوۃ علی سید الخلق سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم صہ۱۶۸)
(ناشر الحاج پیر بہاؤالدین ہاشمی سہروردی مرید کے شیخوپورہ)

بارگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں درختوں اور پتھروں کا سلام عرض کرنا

بسا اوقات پہاڑ کی آمد و رفت میں آپ کو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ کی آواز درختوں اور پتھروں سے سنائی دیتی تھی۔

(تاریخ مشائخ چشت صہ۸ از مولوی محمد زکریا دیوبندی)

اُمّتی کا سلام عرض کرنا اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا

جواب عنایت فرمایا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب میرا امّتی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو میں اس کا جواب دیتا ہوں، سلام سے مراد ہے اس کا کہنا؛

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ہے۔

(نسیم الریاض شرح شفاء صفحہ ۴۵۴ ج ۳)

زیارت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

پیر طریقت حضرت مہر محمد خاں صاحب ہمدم رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں اگر کوئی مسلمان

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

ربیع الاوّل شریف میں سوا لاکھ بار پڑھے تو اسے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔

(از شان غوث اعظم صفحہ ۱۳۳ ج ۲)

حضرت علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

فرمایا کہ درود پاک اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ قَلَّتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ۔

روزانہ دن رات پڑھے مصیبتوں اور پریشانیوں کے وقت ایک ہزار بار پڑھے، یہ کل مشکلات کے لئے تریاق مجرب ہے۔

(از حجۃ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۷۴۲)

آفتاب ہدایت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضور کے روزمرہ معمولات میں درود مستغاث شریف بھی شامل تھا اس میں بار بار یہ درود پاک آتا ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

دلائل الخیرات درود شریف کی مشہور کتاب اس کی بھی آپ کو خصوصی اجازت حضرت شیخ عبدالحق مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے مدینہ شریف کی حاضری کے دوران ملی تھی، اس میں کتنے ہی درود شریف اسی ندا کے ساتھ ہیں۔ مثلاً ایک جگہ یوں ہے

اِنَّا نَتَوَسَّلُ بِكَ اِلٰی رَبِّكَ فَاشْفَعْ لَنَا یَا نِعْمَ الرَّسُوْلُ الطَّاھِرُ

ترجمہ: ہم آپ کے رب کی طرف آپ کا وسیلہ پیش کرتے ہیں، لہٰذا ہماری شفاعت فرمایئے اے کیا ہی اچھے رسول پاک

(از سوانح حیات انوار لاثانی ص ۱۳۷)

تنگ دستی کا علاج

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے تنگ دستی کی

شکایت کی آپ نے اس کو وظیفہ بتایا کہ جب تو گھر جائے تو سلام بدیں الفاظ کہہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

پھر سورہ اخلاص پڑھ اس نے ایسا ہی کیا۔ چند دن میں تنگدستی دور ہو گئی۔

(جلاء الافہام صہ ۲۵۵)

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری فرماتے ہیں

لِاَنَّ رُوْحَهٗ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حَاضِرَةٌ فِیْ بُیُوْتِ اَهْلِ السَّلَامِ۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک مسلمانوں کے گھروں میں ہر وقت موجود رہتی ہے۔

(شرح شفا صہ ۴۶۴)

تاجدار گولڑہ حضرت قبلہ پیر سید مہر علی شاہ جیلانی قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

درود مستغاث شریف کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ اس کلام میں عجیب اثر ہے اور بہت مفید ہے اور اس کے روزانہ ورد کے لئے تاکید فرماتے تھے۔ اور آپ کے وظائف اور اوراد میں بھی شامل ہے۔

(مہر منیر صہ ۴۸۳ - ۴۸۵)

درود مستغاث شریف میں بار بار یہ درود پاک آتا ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

جہاز میں ایک صاحب درودِ مستغاث پڑھ رہے تھے جس میں ایک فقرہ

اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔

بار بار آتا ہے۔ یہ درود شریف اکثر بزرگان دین اور خصوصاً ٥ حضرت قبلہ عالم پیر سیّد مہر علی شاہ قدس سرہٗ اور ان کے متوسلین کے معمولات سے ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اس کا ہرگز ناغہ نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس میں عجیب و غریب تاثیرات ہیں۔

(مہر منیر ص۱۱۷ سوانح حیات حضرت پیر مہر علی شاہ)

حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ہمارے ملک میں بعض ایسے مولوی ہیں کہ جہاں کسی سنّی نے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

کہا، وہ فوراً اسے کافر و مشرک قرار دیتے ہیں، حضرت ساریہ کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ندا بھی، ندائے غیب تھی مگر حضرت ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ندائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ، سے مطلع ہوجانا ثابت کرتا ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ غیب کو ظاہر کر سکتا ہے اور اپنے بندوں پر فی الواقع ایسا کرتا ہے۔

(ملفوظات مہریہ۔ حصہ دوئم ص۸۹)

آپ مزید فرماتے ہیں۔ مدینہ طیبّہ میں درود و سلام

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ (صلی اللہ علیہ وسلم)
کثرت سے پڑھا جاتا ہے کہ ہر طرف سے یہی آواز کان میں سنائی دیتی ہے۔

ہمارے ملک میں بعض لوگ اس قسم کے نداء و استغاثہ استشفاع کو شرک کہتے ہیں۔ وہ اگرچہ نماز بظاہراً اچھی طرح سے ادا کرتے ہیں لیکن حلۂ ادب میں کم نگاہ رکھنے کے باعث بے برکت رہتے ہیں کمالات محمدیہ ایسے نہیں کہ نطق و بیان میں آسکیں مگر یہ لوگ جن کے اعتقاد میں خلل ہے۔

کہتے ہیں کہ جب ایک شخص مر گیا، خواہ وہ نبی ہو یا ولی، معدوم ہو گیا۔ افسوس کہ انہوں نے آثار و فیوض حق تعالیٰ کو بہت ہی کم سمجھا ہے۔

(ملفوظات مہریہ جلد دوئم ص۷۹)

درود حل مشکلات

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا
بگڑے کو بھی لیتا ہے بنا نام محمد

یوں تو حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام نامی وسیلہ گرامی اور ہر درود شریف باعث فیوض و برکات وحلِّ مشکلات ہے۔ مگر درود شریف کے بعض الفاظ مبارکہ بزرگان دین کے ارشادات و تجربات کے مطابق خاص طور پہ قضاء حاجات وحلِّ مشکلات کا وسیلہ ہیں۔ چنانچہ

شیخ اظہر قریشی (الازہری) مسعود آباد کراچی رقمطراز ہیں۔ کہ گزشتہ دنوں ایک دوست کے توسط سے "رضائے مصطفےٰ"، کی فائل پڑھنے کو ملی۔ تو اس میں ایک وظیفہ میری نظر سے گزرا۔ کہ بعض متقدمین نے فرمایا ہے۔ کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ جو شخص، آیہ مبارکہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا مع بسم اللّٰه پڑھ کر ۷۰ مرتبہ یہ درود شریف پڑھے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدًا۔

ایک فرشتہ اسے ندا کرے گا۔ کہ اے شخص، جو بھی تیری حاجت ہے۔ وہ پوری ہوگی،،

(بحوالہ افضل الصلوات علی السادات از علامہ محمد اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

میں (شیخ اظہر) ان دنوں سخت مالی مشکلات کا شکار تھا۔ اور دل میں عجیب اضطرابی کیفیت تھی۔ لہٰذا میں نے مندرجہ بالا وظیفہ آزمانے کا فیصلہ کیا۔ یقین کیجئے کہ جب میں نے مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے اور بارگاہ مصطفےٰ کی طرف متوجہ ہو کر مذکورہ وظیفہ مبارکہ پڑھا۔ تو صرف ۲۴ گھنٹے کے بعد مجھے مختلف جگہوں سے ٹیوشن فیس بھی مل گئی اور والد صاحب نے مجھے مہینہ بھر کا جیب خرچ بھی دے دیا اور اس کے علاوہ جہاں مجھے وہم و گمان بھی نہ تھا وہاں سے بھی ایسے اسباب میسر آئے کہ مجھے کوئی کمی نہ رہی۔

اس وقت میری خوشی کا عالم نہ پوچھیے۔ دل چاہتا تھا کہ کاش اپنے رحیم و کریم آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے روضہ اقدس پر حاضر

ہو کر خوب آنسوؤں کا نذرانہ پیش کروں۔ کہ کیسے ہمہ وقت ہم عاصیوں کی دستگیری فرماتے ہیں۔ اب میرا ایمان مزید مضبوط ہو گیا ہے اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے درج ذیل اشعار کا مطلب بخوبی سمجھ میں آگیا ہے کہ

؎ واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی فریاد کرے دل سے

اور ؎ کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

(رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ صـ۲ ۱۴۱۸ھ)

بزرگانِ دین اولیاء کرام کا مبارک وظیفہ درود اکبر

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ   اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ   اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْلَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَفِیَّ اللّٰہ   اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہ
آخر تک

(درود اکبر صـ۱ تا ۵   از مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے کراچی)

اکثر اولیاء کرام اس درود شریف کا وظیفہ کرتے ہیں اگر یہ درود شریف پڑھنا شرک ہوتا تو کبھی نہ پڑھتے۔

معلوم ہوا یہ درود شریف اولیاء کرام کے معمولات میں سے ہے اس کا پڑھنا بہت بڑی سعادت ہے۔

حج کا ثواب، دنیا و آخرت کی بلاؤں سے امن اور عقبیٰ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائیگی

قطب عالم حضرت مخدوم جہانیاں سید جلال بخاری قدس اللہ سرہٗ العزیز نے اپنے اوراد میں لکھا ہے فرماتے ہیں کہ جو مومن اس درود و سلام کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھے گا تو حج کا ثواب اس بندہ کے نامہ اعمال میں لکھا جائیگا اور جو اپنے پاس رکھے گا تمام دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے امن میں رہے گا اور عقبیٰ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائیگی اسے نصیب ہوگی درود معظم و مکرم یہ ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مُحَمَّدُ مِنَ الْعَرَبِیِّ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مُحَمَّدُ نِ الْقُرَیْشِیِّ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مُحَمَّدُ نِ الْمَکِّیِّ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مُحَمَّدُ رَّسُوْلُ اللّٰہِ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مُحَمَّدُ حَبِیْبُ اللّٰہِ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا جَدَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَبَا الْفَاطِمَۃِ الزَّھْرَآءِ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا صَاحِبَ الْمِنْبَرِ وَالْمِعْرَاجِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(جواہر خمسہ کامل ص۱۰۱ دوسرا جوہر)

(از حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ)

امام نووی کے درود شریف

میں یہ صیغے ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ۔

(افضل الصلوٰۃ علیٰ سید السادات ص۱۸۲ از للنبہانی)

قطب مدینہ عاشق رسول مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قادری رحمۃ اللہ علیہ کا

صلوٰۃ و سلام پڑھنا اور اپنے مریدین کو بھی یہ درود و سلام پڑھنے کی تاکید فرمانا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اور فرماتے تھے کہ درود و سلام دین و دنیا کی کامیابی اور دنیا و آخرت میں سرخروئی کا بہترین عمل ہے۔

(از محمد جعفر ضیاء القادری مدینہ منورہ ۱۹۷۵ء)

عاشق رسول کریم بحر العلوم حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل النبھانی رحمۃ اللہ علیہ کا سلطان کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں صلوٰۃ و سلام پڑھنا عاشقان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھنے اور استغاثہ عرض کرنے کیلئے فرمانا

قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ بعض شرپسندوں اور منافقین نے سلطان عبد المجید "سلطان ترکی" کے کان بھرے کہ علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ اپنے قصائد کے ذریعے تمہاری رعایا میں انتشار پھیلا رہے ہیں۔ چنانچہ ۱۳۳۰ھ ۱۹۱۲ء میں جب علامہ مدینہ طیبہ پہنچے تو انہیں شاہی حکم کے تحت نظر بند کر دیا گیا۔
علامہ فرماتے ہیں

حُبِسْتُ فِي الْمَدِيْنَةِ مُدَّةَ أُسْبُوْعٍ لٰكِنْ بِالْإِكْرَامِ وَالْاِحْتِرَامِ

مجھے مدینہ طیبہ میں ایک ہفتے کے لئے نظر بند کر دیا گیا۔ لیکن عزت واحترام کے ساتھ، قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قادری رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کے شاہد ہیں گرفتاری کی تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ سلطان عبد الحمید نے مدینہ منورہ کے گورنر بصری پاشا کو علامہ کی گرفتاری کا حکم دیا۔ گورنر بصری پاشا علامہ کا انتہائی معتقد تھا، وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور سلطانی حکم نامہ پیش کیا، علامہ یوسف نبہانی ملاحظہ فرماتے ہی گویا ہوئے

سَمِعْتُ وَقَرَأْتُ وَاَطَعْتُ

میں نے سنا، پڑھا اور اطاعت کی۔ گورنر بصری پاشا عرض کرنے لگا، حضرت گرفتاری تو ایک بہانہ گورنر ہاؤس تشریف لائیے آپ میرے ہاں بحیثیت مہمان ہوں گے۔ اس بہانے مجھے میزبانی کا شرف حاصل ہو جائے گا۔ اور جو علماء و مشائخ آپ سے ملاقات کے لئے آئیں گے وہ بھی میرے ہی مہمان ہوں گے، آپ کے عقیدت مندوں پر گورنر ہاؤس کے دروازے ہر وقت کھلے رہیں گے آپ کا گورنر ہاؤس میں قیام قید نہیں محض سلطان کے حکم کی تعمیل کے لئے ایک حیلہ ہے۔

حضرت علامہ یوسف نبہانی عالم اسلام کی ممتاز شخصیت تھے ہم عصر علماء و مشائخ کے ان کے ساتھ گہرے مراسم تھے۔ ان کی گرفتاری کی خبر جنگل کی آگ کی طرح بڑی تیزی سے عالم اسلام میں پھیل گئی۔

خاص و عام سراپا احتجاج بن گئے، مگر علامہ یوسف بالکل مطمئن، گھبراہٹ اور پریشانی کا نام تک نہیں تھا، پھر بھی علماء، و زعماء ملت نے ملاقات کے دوران علامہ سے کہا کہ اگر اجازت ہو تو ہم آپ کی رہائی کے لئے سلطان سے اپیل کرتے ہیں، علامہ نے فرمایا اگر آپ کو اپیل کرنا منظور ہے تو سلطان وقت کی بجائے سلطان کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں صلوٰۃ و سلام کے ساتھ یوں استغاثہ عرض کریں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

قَلَّتْ حِيْلَتِيْ وَاَنْتَ وَسِيْلَتِيْ اَدْرِكْنِيْ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، چنانچہ ہم نے (مذکورہ) درود و سلام اور استغاثہ شروع کیا ابھی تین دن تک ہی اس درود شریف کو استغاثہ کے ساتھ پیش کیا تھا کہ سلطان عبدالحمید کا گورنر بصری پاشا کو پیغام ملا، حضرت شیخ یوسف نبہانی کو باعزت بری کر دیا جائے چنانچہ آپ کو بری کر دیا گیا۔ اسے علامہ نے الدلالات الواضحات ص ۳۹ میں از خود یوں تحریر فرمایا ہے

جب حکومت پر واضح ہو گیا کہ میں پورے خلوص کے ساتھ دین اسلام کی خدمت کر رہا ہوں اور دین متین اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دفاع کر رہا ہوں تو میری رہائی کا حکم صادر کیا گیا اور حکومت کے ذمہ دار افراد نے گرفتاری پر معذرت کا اظہار کیا۔

(کتاب اغثنی یارسول اللہ ص ۱۴ از علامہ محمد منشا تابش قصوری)

عاشقانِ رسُول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ایک تحفہ

معمولات و افادات

اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ مولٰینا الشاہ احمد رضا خان بریلوی قدس اللہ سرہ العزیز

سُنّی مُسلمانوں کے دین و دُنیا کا بھلا

لازوال دولت اور بہت آسان

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط

بعد نمازِ جمعہ مجمع کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے دست بستہ کھڑے ہو کر سَو بار پڑھیں۔ جہاں جمُعہ نہ ہوتا ہو، جمُعہ کے دِن نمازِ صُبح خواہ ظہر یا عصر کے بعد پڑھیں۔ جو کہیں اکیلا ہو تنہا پڑھے۔ یونہی عورتیں اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں۔

اِس کے چالیس ۴۰ فائدے ہیں جو صحیح اور معتبر حدیثوں سے ثابت ہیں۔ یہاں مشتے نمونہ چند ذکر کیے جاتے ہیں۔ جو شخص رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ وسلّم سے محبت رکھّے گا جو اُن کی عظمت تمام جہان سے زیادہ دل میں رکھے گا، جو اُن کی شان گھٹانے والوں سے اُن کے ذکرِ پاک مٹانے والوں سے دُور رہے گا، دل سے بیزار ہو گا۔ ایسا جو کوئی مُسلمان اسے پڑھے گا اس کے لیے بے شمار فائدے ہیں جن میں سے بعض درج کیے جاتے ہیں۔

(۱) اس کے پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ تین ہزار رحمتیں اتارے گا

(۲) اس پر دو ہزار بار اپنا سلام بھیجے گا۔

(۳) پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا۔

(۴) اُس کے پانچ ہزار گناہ معاف فرمائے گا۔

(۵) اُس کے پانچ ہزار درجے بلند کرے گا۔

(۶) اُس کے ماتھے پر لکھدے گا کہ یہ منافق نہیں۔

(۷) اُس کے ماتھے پر تحریر فرمائے گا کہ یہ دوزخ سے آزاد ہے۔

(۸) اللہ اُسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔

(۹) اُس کے مال میں ترقی دے گا (۱۰) اُس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں برکت رکھے گا (۱۱) دشمنوں پر غلبہ دے گا۔

(۱۲) دلوں میں اُس کی محبت رکھے گا۔ (۱۳) کسی دن خواب میں برکتِ زیارتِ اقدس سے مشرف ہو گا۔ (۱۴) ایمان پر خاتمہ ہو گا۔

(۱۵) قیامت میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اس سے مصافحہ کریں گے (۱۶) رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی شفاعت اس کے لیے واجب ہو گی۔

(۱۷) اللہ عزوجل اس سے ایسا راضی ہو گا کہ کبھی ناراض نہ ہو گا۔ اور بڑی خوبی کی بات یہ ہے کہ اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس درود شریف کی تمام سُنیوں کے لیے اجازت فرمائی ہے بشرطیکہ بدمذہبوں سے بچیں۔ فقط

درود حبیب یہ درود عاشقان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی وظیفہ ہے اور اس کے بے پناہ فیوض و برکات ہیں اسے پڑھنے سے بے پناہ اللہ کی رحمت ہوتی ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں بھولی ہوئی چیزیں یاد آجاتی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت نصیب ہوتی ہے۔ دنیا کے غموں سے نجات ملتی ہے، اعمال نامہ میں کثرت سے نیکیاں لکھی جاتی ہیں یہ درود پڑھنے والوں پر اللہ راضی ہو جاتا ہے درود قبر کی روشنی ہے۔ یہ درود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا سب سے بہترین ذریعہ ہے، لہٰذا ہر دعا کے آغاز اور اختتام پر یہ درود پڑھنا چاہیئے۔ ہر مجلس کے شروع میں یہ درود پڑھنا چاہیئے۔ صبح و شام بلکہ ہر نماز کے بعد یہ درود پڑھنا بہت مفید ہے وعظ و تقریر کے شروع میں حج کے مناسک ادا کرتے وقت مساجد میں فارغ وقت میں گویا جس وقت موقع پائیں اس درود پاک کو کثرت سے پڑھیں انشاء اللہ دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل ہوگی۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ ط۔

ترجمہ: اے اللہ کے رسول تجھ پر درود اور سلام ہو اور اے اللہ کے حبیب تمہاری آل اور صحابہ پر بھی درود اور سلام ہو۔

(خزینہ درود شریف ص۲۲۱)

کی کتاب سے بہ سیّد محمد عابدین نے اپنی کتاب میں شیخ عبد الکریم الشرابانی حلبی درود شریف نقل کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ۔

حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کا ایک مرتبہ پڑھنا گیارہ ہزار کے برابر ہے ۔

(افضل الصلوٰۃ علیٰ سید السادات صـ۱۸۱ از علامہ نبہانی)

القول البدیع از حافظ سخاوی اپنے شیخ الجلال ابی طاہر احمد الجندی الحنفی المدنی)

امام طبرانی کا بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کرنا

حافظ سخاوی فرماتے ہیں کہ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور عرض کیا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ (سعادت دارین صـ۶۶۳)

شیخ امام عارف ابو الحسن علی بن عبد الجبار شاذلی حسنی رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے ساتھیوں کے ساتھ حجرہ مقدس اور روضہ رسول کے سامنے سلام عرض کرنا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ تین مرتبہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَفْضَلَ وَاَزْکٰی وَاَنْمٰی وَاَعْلٰی صلٰوۃ صَلَّاھَا عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ اَنْبِیَائِہٖ وَاَصْفِیَائِہٖ اَشْھَدُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ مَا اُرْسِلْتَ بِہٖ الخ (سعادت دارین صـ۶۹۷)

سیدی ابو الحسن البکری رحمۃ اللہ علیہ کا سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ۔ تین مرتبہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ　　اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خِیْرَۃَ اللّٰہ　　اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ　　اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ۔ الخ

سولہ مرتبہ ندائے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں عرض کیا ہے۔　(سعادت دارین ص۱۰۷)

شیخ برہان الدین سیدی ابراہیم الموہبی الشاذلی رحمۃ اللہ علیہ کا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام پیش کرنا۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ　　اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفْوَۃَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ الْاِلٰہِ الْمَعْبُوْدِ۔ نو مرتبہ سرکار کی بارگاہ میں پیش کیا ہے اس کا نام انہوں نے مناجات الحبیب من البعید و القریب رکھا ہے، یہ درود شریف بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے وقت پڑھتے ہیں اور اگر کوئی آدمی آگے پیچھے پڑھتا ہے تو بھی یہ تصور باندھ کر پڑھے کہ سرکار کے سامنے پڑھ رہا ہوں۔　(سعادت دارین ص۱۰۷)

مولوی سید حسن صاحب نے درود شریف کے عظیم فائدے علامہ ابن قیم کی نظر میں لکھتے ہوئے لکھا ہے کہ درود شریف پڑھنے سے اللہ کا ذکر اور شکر بھی ہوتا ہے کیونکہ حق تعالیٰ کی اس نعمت کی قدردانی کا اظہار ہوتا ہے کہ جو مسلمانوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجنے سے ظاہر ہوئی ہے۔

(فضائل درود وسلام ص۶۷ از استاد دارالعلوم دیوبند سید حسن صاحب)

محدّث اعظم شیخ الحدیث ابوالفضل مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

فرمایا کرتے تھے کہ دیوبندیوں وہابیوں سے پوچھوں کہ تم حدیث پاک پڑھتے وقت قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم پڑھتے ہو۔ اس میں صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مبارک پڑھنے کا حکم کتب صحاح ستہ میں کہا دیا گیا ہے کہ یہ درود شریف پڑھو۔ لہٰذا اگر یہ درود شریف پڑھنا جائز ہے تو "

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

پڑھنا بھی جائز ہے۔ (از ماہنامہ طیبہ سیالکوٹ جنوری ۱۹۹۴ء)

(از قلم صاحبزادہ محمد داؤد رضوی گوجرانوالہ)

مولوی احمد سعید دہلوی کا درود شریف اور یک کے ساتھ پڑھنا لکھتے ہیں کہ

جب حضرت حوا پیدا ہوئیں اور حضرت آدم علیہ السلام نے ان کی جانب رغبت ظاہر کی تو ارشاد ہوا کہ اے آدم اس کا مہر ادا کر دو عرض کی الہ العالمین مہر کی مقدار اور جنس کیا ہے حکم ہوا جن کا نام تم نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا تھا ان پر ستو بار درود بھیجو بعض روایتوں میں بیس بار اور بعض میں تین بار بھی آیا ہے حضرت آدم علیہ السلام حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے حضرت حوّا کو اپنے تصرف میں لائے۔

اس کے بعد مولوی احمد سعید دہلوی دیوبندی جنہے دیوبندی سبحان الہند کہتے ہیں وہ لکھتے ہیں ؎ اَنْتَ الَّذِیْ صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہ یَا خَیْرَ الْوَرٰی فِیْ ذِکْرِہٖ وَقُوٰی

صَلیَّ عَلَیْكَ وَکَانَ ذالك مھرھا
والبوك آدم اذرامی جواد قد
زینت بانواع الحلی والجوھر
انت الذی حقا علیہ سلمت
وحش الفلاۃ فی کل برّ مقضر
صَلیَّ عَلَیْكَ اللّٰہُ یَاخَیرَ الوریٰ
ما ناح قمری بغض اخضر

والعصور بین مطلل ومکیۃ

(فضائل صلوٰۃ وسلام ص — از مولوی احمد سعید دہلوی)

برادران اسلام ان اشعار میں غور کریں اور بار بار پڑھیں کہ مولوی سعید دیوبندی نے

صَلیَّ عَلَیْكَ اللّٰہُ یَاخَیرَالوَریٰ

پڑھ رہے ہیں اور لکھ بھی رہے ہیں۔ اس میں كَ بھی ہے اور یَا بھی ہے اگر

صَلیَ اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

ناجائز اور شرک ہوتا تو مولوی سعید نہ پڑھتے۔ معلوم ہوا یہ جائز ہے اور پڑھنا باعث خیر و برکت اور سعادت دارین ہے۔
اگر منکرین یارسول اللہ تیر ماریں گے تو پہلے ان کے اکابر ہی زد میں آئیں گے۔

مولوی نواب صدیق حسن خانصاحب بھوپالی وہابی غیر مقلد کا درود و سلام پڑھنا

صَلیَّ عَلَیْكَ اِلٰہُ الْخَلْقِ مُکَرِّمَۃً — وَسَلَّمَ الرُّوْحُ غُرًّا فَوْقَ اَفْلَاكَ
نَوَّابُ عَبْدُكَ مَوْلَانَا وَسَیِّدَنَا — لَازَالَ یَنْشُدُ مَدْحًا عِنْدَ اَمْلَاكَ

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق کا الٰہ درود پاک ازروئے تحفے کے آپ پر بھیجے عَلَیْكَ وَسَلَّمَ

اور پروردگار جو آسمانوں کے اوپر قیام پذیر ہے، آپ پر بہترین سلام بھیجے یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم، نواب آپ کا بندہ ہے۔ اے ہمارے مددگار اور ہمارے سردار دعا فرمایئے کہ نواب آپ کی تعریف کے اشعار تمام ملکوں میں پڑھتا ہی رہے۔

نفح الطیب صہ ۶۶ (از نواب صدیق حسن خاں)

حضرات: وہابیوں کے مسلمہ بڑے وہابی نواب صدیق حسن خاں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر خطاب کر کے صلوٰۃ وسلام پڑھا نواب صاحب نے یہ بھی تسلیم کر لیا کہ عبدرسول کہتے میں شرک نہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیّد و مولا کہنا ثابت کر دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے اشعار پڑھنے ثابت کر دیئے۔ ان تمام وہابیہ کے اختلافی مسائل کو نواب صدیق حسن خاں وہابیوں کے سر نے تسلیم کر لیا اور اقرار کیا کہ ان کے خلاف عقیدہ رکھنے والے باطل ہیں۔ ورنہ نواب صدیق حسن خاں صاحب پر بھی فتویٰ لگا دو۔

اہلحدیث وہابیوں کے پیشوا علامہ صدیق حسن خاں صاحب نواب بھوپال نے

لکھا ہے کہ درود شریف کی وجہ سے بیداری میں حضور علیہ السلام کی زیارت ہو جاتی ہے

نزل الابرار عربی عبارت کا ترجمہ | درود شریف کی وجہ سے بیداری میں حضور علیہ السلام کی زیارت ہو جاتی ہے جیسا کہ بہت سے سعادت مند لوگوں کو نصیب ہوئی

ہے اور اس زیارت کا سبب درود شریف کی کثرت ہے
جیسا کہ عارف شعرانی نے تفصیل سے اپنی کتاب عہود محمدیہ
میں بیان کیا، عارف شعرانی نے وہاں یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ
جس کو اب تک حضور علیہ السلام کی زیارت نہیں ہوئی۔ اس
نے درود شریف کثرت سے نہیں پڑھا ہوگا، عارف شعرانی فرماتے
ہیں مجھے شیخ احمد زوادی نے بتایا کہ مجھے بیداری میں حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کی زیارت نہیں ہوئی تھی، یہاں تک کہ میں پورے ایک
سال تک ہر دن رات میں، پچاس ہزار مرتبہ درود پڑھتا رہا۔
یہاں تک کہ زیارت نصیب ہوگئی۔

(نزل الابرار شرح کتاب الاذکار مطبوعہ قسطنطنیہ استنبول صن۱۹۰-۱۹۱)

مولوی عبد الغفور اثری وہابی کی گستاخی

آپ صلی اللہ علیہ وسلّم قبر مبارک میں قیامت تک کیلئے آرام فرما ہیں اور باہر تشریف لانے کا کوئی پروگرام نہیں (کتاب ندائے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم) یہ عبد الغفور وہابی کی بکواس ہے حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبر انور سے باہر تشریف لاکر اپنے غلاموں کو زیارت سے مشرف فرماتے ہیں جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

مولوی حسن دیوبندی کا سلام عرض کرنا

مدینہ منورہ کے قیام میں ایک روز احقر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
سلام عرض کرتا تھا کہ وقت اور جوش کی کیفیت طاری ہوئی اسی حالت میں عرض کیا یا رسول
اللہ جن حضرات نے احقر کو دعا کے لئے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ ان کو صحیح اسلامی زندگی عطا فرمائے
ایمان پر خاتمہ عطا فرمائے جہنم سے آزاد فرما کر جنت نصیب فرمائے اعمال صالحہ کی توفیق
عطا ہو۔ آپ کی اور اللہ پاک کی محبت نصیب ہو۔ اتنا عرض کیا تھا
کہ اس روسیاہ حقیر اور ذلیل کو یوں معلوم ہوا جیسے حضور صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے ہونٹ ہل رہے ہیں آمین آمین۔ ادب کی وجہ سے دعا کا تکرار نہ کیا ورنہ اس طرح ہو رہا تھا جیسے حضور اور بھی کئی دفعہ آمین فرماتے۔

اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر فوراً احقر حضرت مفتی صاحب کا سلام عرض کیا تو اس پر ایسا معلوم ہوا جیسے حضور نے فرمایا وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ یا یوں فرمایا وَعَلَيْهِ السَّلَامُ اس واقعہ کے بعد دو تین روز بعد احقر رقت کی حالت میں بار بار سلام عرض کر رہا تھا۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہ

ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے حضور نے دو مرتبہ فرمایا وَعَلَيْكَ السَّلَام ادب کی وجہ سے کہ حضور کو تکلیف نہ ہو احقر نے تکرار بند کر دیا۔

(تذکرہ حسن۔ جامعہ اشرفیہ لاہور ص ۱۷۵ از وکیل احمد)

کسی مرض یا پریشانی کی وجہ سے نیند نہ آتی ہو تو اس کا مجرب علاج

فائدہ: آیت کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ؀ کے متعلق عبد قدوس رازی سے حافظ ابن بشکوال نے نقل فرمایا ہے کہ جس شخص کو کسی مرض یا پریشانی کی وجہ سے نیند نہ آتی ہو وہ اس آیت کی تلاوت کرے۔ تو ان شاء اللہ اس کو نیند آجائے گی۔ راقم الحروف نے بھی اس کا تجربہ چند بار کیا ہے) اور ابن ابی الدنیا نے ابن فدیک سے نقل فرمایا کہ جو کوئی اس آیت کریمہ کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مقدس کے قریب پڑھے۔

صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ یَا مُحَمَّدُ

ستر مرتبہ کہے تو اس کو فرشتہ پکار کر کہتا ہے

صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا فلان لَمْ یَسْقُطْ لَكَ حَاجَۃٌ

(فضائل درود و سلام صد ۲۴ - ۲۵ از مولوی سید حسن صاحب استاذ دارالعلوم دیوبند)

؎ اللہ نے یہ شان بڑھائی تیرے در کی
بخشی ہے ملائک کو گدائی تیرے در کی

دیوبندی علماء کے نزدیک دلائل الخیرات اور درود شریف کے کوئی سے الفاظ بھی ہوں ان کا پڑھنا موجب ثواب ہے۔

دیوبندیوں کے عقائد کا مجموعہ کتاب المہند شائع کردہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند پر عربی عبارت ہے، جس کا ترجمہ ساتھ ہی اسی کتاب میں علمائے دیوبند کا لکھا ہوا ہے۔

کہ ہمارے نزدیک (دیوبندی علماء کے نزدیک) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب اجر و ثواب و اطاعت ہے خواہ ہے دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل مؤلفہ کی تلاوت سے ہو لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جس کے لفظ بھی حضرت سے منقول ہیں، گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں اور اس بشارت کا مستحق ہو ہی جائے گا۔ (کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا) کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا۔ حق تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا۔

خود ہمارے شیخ حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ اور دیگر مشائخ دلائل الخیرات (کتاب کا نام ہے) پڑھا کرتے تھے اور مولانا حضرت حاجی امداد اللہ شاہ مہاجر مکی قدس سرہ نے اپنے ارشادات میں تحریر فرما کر مریدین کو امر بھی کیا ہے کہ دلائل الخیرات کا ورد بھی رکھیں اور ہمارے مشائخ ہمیشہ دلائل الخیرات کو روایت کرتے رہے۔ اور مولانا گنگوہی بھی اپنے مریدین کو اجازت دیتے رہے۔

(المہند صـ۱۵ - ۱۶)

قاضی محمد زاہد الحسینی کہتے ہیں کہ ہمارے اکابر دیوبند کے ہاں الحزب الاعظم اور دلائل الخیرات مناجات مقبول باقاعدہ با اجازت ہے۔ الغرض زیارت امام الانبیاء والمرسلین سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے درود شریف زیادہ سے زیادہ پڑھنا ایک قوی ذریعہ ہو سکتا ہے۔

(رحمت کائنات صـ۳۶۹)

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ صبح و شام کے مختلف اعمال کا بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر ہو سکے ایک منزل دلائل الخیرات پڑھے۔ (از ضیاء القلوب صـ۵۳)

مولانا مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی تصنیف امداد المشتاق جو اپنے پیر و مرشد امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات و مکتوبات کے متعلق لکھی ہے اس کتاب کے صـ۳۶ مقالات حصہ اول میں لکھا کہ امداد اللہ مہاجر مکی نے فرمایا کہ فقیر نے اپنی عادت کر لی ہے کہ سفر و

حضر میں کلام اللہ شریف، دلائل الخیرات و مثنوی حضرت مولانا روم کو ضرور پاس رکھتا ہوں۔

شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی نے اپنی مشہور کتاب انتباہ میں دلائل الخیرات شریف کی سند و اجازت کا تذکرہ فرمایا ہے جس سے اس کتاب کی اہمیت و بلالت شان ظاہر و باہر ہے۔ آپ نے دلائل الخیرات کی سند حضرت شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم کردی سے حاصل کی۔

مولوی حسین احمد مدنی نے لکھا ہے کہ "ہمارے مقدس بزرگان دیوبند اپنے متعلقین کو دلائل الخیرات وغیرہ کی سند دیتے رہے اور ان کو کثرت درود و سلام و تحزیب و قرأت دلائل وغیرہ کا امر فرماتے رہے ہیں۔ ہزاروں کو مولانا گنگوہی و مولانا نانوتوی نے اجازت عطا فرمائی اور مدتوں خود بھی پڑھتے رہے ہیں۔

(الشہاب الثاقب ص ۶۶)

علماء امت و اولیائے ملّت میں درود شریف کی مشہور و مقبول اور مسلم و معتبر کتاب ہے اس کے مؤلف کی محبوبیت و شان کا یہ عالم ہے کہ

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نقل کرتے ہیں

کہ حضرت محمد بن سلیمان جزولی سلالی سید حسنی شاذلی "دلائل الخیرات،، والے ہیں۔ آپ عبادت کے واسطے حجرہ میں چودہ سال

تک پھر لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے باہر نکلے۔
اور شیخ زروق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مؤلف دلائل الخیرات کی قبر سے خوشبو مشک و عنبر کی آتی ہے اور یہ سب برکت درود شریف کی ہے۔

(زاد السعید فی الصلوٰۃ علی النبی الوحید صلی اللہ علیہ وسلم صد ۱۶)
مطبوعہ تاج کمپنی

دیوبندی بیماروں کے حکیم اشرف علی تھانوی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں (دلائل الخیرات کا پڑھنا پڑھانا بغیر اجازت لئے) جائز تو ہے مگر وہ فائدہ نہ ہوگا جو اجازت سے ہوتا ہے۔ اگر بلا اجازت کوئی شخص پڑھتا پڑھاتا ہو۔ وہ بھی نفع سے محروم نہ ہوگا۔

(فقط واللہ اعلم بندہ رشید احمد گنگوہی)

تشریح جواب بالا۔ فائدہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اجر و ثواب دوسرا کیفیت باطنی۔ پس بلا اجازت پڑھنے سے اجر و ثواب میں ذرا برابر کمی نہیں ہوتی۔ البتہ کیفیت باطنی میں تفاوت (فرق) ہوتا ہے یہ تفصیل ہے (مولانا رشید احمد گنگوہی) کے جواب کی۔ واللہ اعلم
کتبہ محمد اشرف علی عفی عنہ

(دو محرم ۱۳۲۳ھ فتاویٰ اشرفیہ امدادیہ مطبوعہ مجتبائی دہلی صد ۱۴۰ ج ۳)

مولوی حسین علی دیوبندی کا فتویٰ سلام کے متعلق

وہابیہ خبیثہ کثرۃ صلوٰۃ وسلام و درود بر خیر الانام علیہ السلام اور قرائت دلائل الخیرات و قصیدہ ہمزیہ اور اس کے پڑھنے اور اس

کے استعمال کرنے ورد بنانے کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار کو قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں مثلاً ؎

یَا اَشْرَفَ الْخَلْقِ مَا لِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِہٖ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

ترجمہ: اے افضل مخلوقات میرا کوئی نہیں جس کی پناہ پکڑوں بجز تیرے ہر وقت نزول حوادث کے۔

حالانکہ ہمارے مقدس بزرگان دین اپنے متعلقین کو دلائل الخیرات وغیرہ کی سند دیتے رہے اور ان کو کثرۃ درود و سلام و تحزیب (حزب اور ورد بنانا) و قرأت دلائل وغیرہ کا امر فرماتے رہے ہیں، ہزاروں کو مولانا گنگوہی و مولانا نانوتوی نے اجازت عطا فرمائی

(الشہاب الثاقب مؤلفہ مولوی حسین علی ص ۷)

مولوی ظفر احمد قادری کے نزدیک درود شریف اور دلائل الخیرات کا پڑھنا

س: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود شریف پڑھنے اور دلائل الخیرات پڑھنے کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں۔

ج: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود پڑھنا نہایت پر امید نیکی ہے چاہیے دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا کسی اور طرح اور افضل درود شریف وہ جو خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمایا ہے۔

دلائل الخیرات مولانا رشید احمد گنگوہی خود بھی پڑھا کرتے تھے

اور اس کے پڑھنے کی ان سے کوئی اجازت چاہتا تھا تو اجازت بھی دیا کرتے تھے۔

(برکات درود شریف صہ ۵۴ - ۵۵ از ظفر احمد قادری)

برادران اسلام اس تحریر سے معلوم ہوا کہ تمام علمائے دیوبند کا متفقہ فیصلہ ہے کہ دلائل الخیرات کا پڑھنا موجب اجر و ثواب ہے علماء دیوبند کا اس کو پڑھنا پڑھانا معمول ہے اور دلائل الخیرات اتنی مستند کتاب ہے کہ مشائخ عظام بطور وظیفہ اپنے پاس رکھتے ہیں۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دلائل الخیرات شریف میں جو مضامین ہیں وہ علمائے دیوبند کے نزدیک بھی یقیناً حق ہیں اور اس دلائل الخیرات شریف میں امام جزولی رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث لاتے ہیں کہ

وَقِيلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ أَرَءَيْتَ صَلٰوةَ الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْكَ عَنْ غَابَ عَنْكَ وَمَنْ يَاتِي بَعْدَكَ مَاحَالُهُمَا عِنْدَكَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلٰوةَ اَهْلَ مُحَبَّتِيْ وَاَعْرِفُهُمْ وَتُعْرَضُ عَلَيَّ صَلٰوةً غَيْرُ عَرْضًا۔

ترجمہ: کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا کہ جو حضرات آپ کی خدمت اقدس میں حاضر نہیں ہیں اور جو بعد آئیں گے وہ آپ کی بارگاہ میں درود شریف پیش کریں گے تو آپ کے ہاں ان کا کیا حال ہوگا۔ فرمایا کہ میں اہل محبت کا درود شریف خود سنتا ہوں اور ان کو پہچانتا بھی ہوں۔ اور دوسروں کا درود شریف ہم پر پیش کیا جاتا ہے۔

(دلائل الخیرات شریف صہ ۳۲)

اللہ اللہ۔ کیا خوش قسمتی ہے۔ ان محبین کی جن کا درود وسلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس سماعت فرماتے ہیں اگر وہ اس مقصد کے لئے اپنا سب کچھ بھی لٹادیں تو ہیچ ہے۔ حافظ شیرازی فرماتے ہیں ؎

جاں می دہم در آرزوائے قاصد آفر باز گو
در مجلس آں نازنیں حرفے کہ از مامی رسد

ترجمہ: میں اس آرزو میں جان دیتا ہوں، اے قاصد! ہمیں اتنا تو بتا دے کہ اس بارگاہ ناز میں ہماری کون سی بات پہنچتی ہے ؎

یہاں بیٹھ کے دے رہا ہوں ندا ہے یقین سن رہے ہیں میرے مصطفٰے
یہ سلامت رہے عشق کا رابطہ! میں نے مانا مدینہ بہت دور ہے

حضرات: مذکورہ حدیث پاک میں چونکہ صراحتا دور و نزدیک سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلا واسطہ درود پاک سننا ثابت ہوتا ہے۔ پھر بعض دیو بندیوں وہابیوں کا یہ کہنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود بنفس نفیس درود پاک نہیں سنتے بلکہ فرشتے پہنچاتے ہیں۔ اکابر علما دیوبند کے اپنے فیصلہ کے مطابق غلط نکلا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا بلا واسطہ درود پاک سننا یہ خداداد شان پاک دیوبندی وہابی مکتبہ فکر کو کسی طرح گوارا نہیں اس لئے وہ نہایت بیباکی و دریدہ دہنی کے ساتھ اس کا انکار کر دیتے ہیں۔

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِحَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی عِنْدَکَ

يَاحَبِيْبَنَا يَا سَيِّدَنَا مُحَمَّدُ اِنَّا نَتَوَسَّلُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ الْمَوْلٰى الْعَظِيْمِ يَا نِعْمَ الرَّسُوْلُ الطَّاهِرُ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيْنَا بِجَاهِهِ عِنْدَكَ۔

(دلائل الخیرات شریف ص۷۶-۳۷۷ مطبوعہ تاج کمپنی)

سہ يَا رَحْمَةَ اللّٰهِ اِنِّیْ خَائِفٌ وَجِلٌ

اے رحمت خداوندی میں ڈر رہا ہوں اور میرے جسم پر کپکپی طاری ہے

يَا نِعْمَةَ اللّٰهِ اِنِّیْ مُفْلِسٌ عَانٍ

اے نعمت خداوندی بلاشبہ میں نہایت مفلس اور عاجز ہوں۔

وَلَيْسَ لِیْ عَمَلٌ اَلْقَى الْعَلِيْمَ بِهٖ

میرے پاس کوئی عمل بھی تو ایسا نہیں جس سے میری خدا تعالیٰ تک رسائی ہو سکے

سِوٰى مَحَبَّتِكَ الْعُظْمٰى وَاِيْمَانِیْ

ہاں تیری عظیم محبت اور ایمان ہی میرا واحد سہارا ہے

عَلَيْكَ يَا عُرْوَتِی الْوُثْقٰى وَيَا سَنَدِیْ

اے میرے مضبوط اور بڑے وسیلہ اور سند آپ پر نازل ہوتا رہے۔

اَدْنٰى وَمِنْ مَّدْحِهٖ رَوْحِیْ وَرَيْحَانِیْ

آپ کی کامل اور مبارک تعریف میرے پھولوں ایسی تازگی پیدا کرتی ہے

(دلائل الخیرات شریف ص۹۷۴)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِیْ مَلَاَ اَرْكَانَ عَرْشِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَقَامَتْ بِهٖ عَوَالِمُ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَنْ يُّصَلِّیَ عَلٰى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ذِی الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ وَعَلٰى اٰلِ نَبِیِّ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ بِقَدْرِ عَظَمَةِ ذَاتِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

فِی کُلِّ لَمْحَۃٍ وَ نَفَسٍ عَدَدَ مَا فِی عِلْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ تَعْظِیْمًا لِحَقِّکَ یَا مَوْلٰنَا یَا مُحَمَّدُ یَاذَ الْخُلُقِ الْعَظِیْمِ وَ سَلِّمْ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ۔

(دلائل الخیرات شریف ص۱۰)

صاحب دلائل الخیرات نے دلائل الخیرات شریف میں اور علامہ یوسف بنہانی نے سعادت الدارین میں نقل کیا اور اس درود کو اولیاء کرام وصلحاء عظام ہمیشہ پڑھتے چلتے آئے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صلٰوۃً تکرم بھا مثواہ وَتشرب بھا عقباہ وتبلغ بھا یوم القیامۃ مناہ ورضاہ ھذہ الصلٰوۃُ تَعْظِیْمًا تَعْظِیْمًا لحقک یا مُحَمَّدُ (ثلاثا)

(دلائل الخیرات مع المطالع ص۲۸۶ طبع مصر و سعادۃ الدارین ص۱۵)

حضرات: دیوبندی علماء نے اقرار کیا ہے کہ دلائل الخیرات شریف یہ ہمارے اکابر اور بزرگوں کے معمولات اور وظائف میں شامل ہے تو اس میں یَا حَبِیْبَنَا یَا سَیِّدَنَا مُحَمَّدُ۔ یَا رَحْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکَ۔ یَا عُرْوَتِی الْوُثْقٰی۔ یا بھی آگیا کَ بھی آگیا

جب اہلسنّت اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھتے ہیں تو دیوبندی کہتے ہیں کہ اس میں کَ اور یَا آگیا جو حاضر کے لئے آتا ہے۔ لہٰذا یہ پڑھنا جائز نہیں شرک ہے بدعت ہے۔ انہیں چاہیئے کہ اپنے اکابر پر بھی شرک وبدعت کا فتویٰ لگائیں، یہ کہاں لکھا ہے کہ دلائل الخیرات میں یَا اور کَ کے ساتھ تو خطاب جائز ہے، اس کے علاوہ شرک و بدعت ہوگا۔

منکرین صلوٰۃ وسلام یہ بھی کہتے ہیں کہ درود ابراہیمی کے سوا اور کوئی درود شریف نہیں حالانکہ دلائل الخیرات شریف میں درود ابراہیمی کے علاوہ بھی سینکڑوں درود ہیں۔ جو اولیاء کرام کے وظائف میں شامل ہے۔ جو علماء دیوبند کا پڑھنا پڑھانا بھی معمول ہے۔

ثابت ہوا کہ ان کے فتویٰ کے مطابق درود شریف کے کوئی سے الفاظ بھی ہوں ان کا پڑھنا موجب ثواب ہے تو

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

پڑھنا بھی موجب ثواب ہوا۔

مولوی محمد قاسم نانوتوی نے لکھا ہے کہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

بہت **مختصر (درود شریف)** ہے۔

(فیوض قاسمیہ ص۴۸-۴۹ ماہنامہ دار العلوم ص۳۲ جمادی الاوّل ۱۳۷۳ھ)

قاضی محمد زاہد الحسینی خلیفہ مجاز مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی نے لکھا ہے کہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

دور سے کہنے میں کوئی حرج نہیں، علماء دیوبند کے ہاں بھی شوق و محبت سے صلوٰۃ وسلام کی صورت میں اس کا پڑھنا درست ہے"

(الشہاب) رحمت کائنات ص۳۰۷ (مصدقہ مولوی احمد علی لاہوری، مولوی محمد زکریا سہارنپوری، مولوی شمس الحق افغانی، قاضی احسان احمد شجاع آبادی وغیرہ)

دیوبندیوں کے ان بزرگوں نے تو ان پر سخت مصیبت قائم کر دی

یہ عبارتیں ان کے حق میں ایسی ہیں جیسے "سانپ کے منہ میں چھچھوندر" جو نہ اگلتے بنے نہ نگلتے بنے۔ اب اگر منکرین اس درود شریف

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

کو شرک و بدعت کہیں تو ان کے اپنے بھی اس کی زد میں آکر مشرک و بدعتی قرار پاتے ہیں اور نہ کہیں تو ان کے مسلک و مزاج کے خلاف ہے۔ نہایت پریشانی کے عالم میں ہیں۔ بقول شاعر ؎

آگ دی صیاد نے جب آشیانے کو مرے
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

کاش، آج کل کے دیوبندی اپنے اکابر کے ان ارشادات پر عمل کرتے ہوئے خود

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

پڑھتے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی تلقین کرتے مگر انہوں نے اس درود و سلام کے پڑھنے کو شرک بدعت کہہ کر اپنے بڑوں کو مشرک و بدعتی بنا ڈالا اور دوسری طرف دنیا کے کروڑوں سچے مسلمانوں کو مشرک و بدعتی قرار دے دیا اور آپس میں لڑایا۔

مسجد حرام کے مدرس علامہ عبدالحمید شیخ الحرام و سابق رکن مجلس شوریٰ حکومت سعودیہ

کہتے ہیں کہ جب میں مسجد حرام میں مدرس تھا، تو مجھ سے شام کے حاجی نے آکر شکایت کی میں بیت اللہ شریف کے مطاف میں

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

کہہ رہا تھا۔ ایک عالم نے جو اپنے آپ کو نجدی ظاہر کرتا ہے

روک دیا۔ میں نے جناب شیخ ابن مانع اور شیخ عبدالظاہر امام مسجد حرام سے پوچھا، توان دونوں نے فرمایا کہ اس کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں مگر جس نے روکا ہے وہ ان کے خلاف برا بھلا کہہ رہا ہے لہٰذا یہ بات اور اس قسم کی دوسری باتیں لوگوں کی نظر میں وہابیہ نجدیہ کی حقارت کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ کیا واقعی علماء نجدیہ وہابیہ کا عقیدہ ہے کہ ان کے نزدیک اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کہنا حرام ہے تو میں نے اس کو جواب دیا کہ تمام اسلاف وہابیہ اس صلوٰۃ وسلام کو جائز قرار دیتے ہیں، بعض لوگ خواہ مخواہ اپنے غلط عقائد کو وہابیہ کے ساتھ غلط ملط کر کے وہابیہ کو بدنام کر رہے ہیں،،

رحلۃ الصدیق دیباچہ صہ۴-۶ از نواب صدیق حسن خاں بھوپالی

بحوالہ رحمت کائنات صہ ۳۰۵

مولوی حسین علی صاحب دیوبندی کا حیرت انگیز خواب اور اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنا

مولوی حسین علی صاحب مبشرات کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ رَأَیْتُ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ لِیْ غَفَرْتُ لَکَ وَلِمَنْ تَبِعَکَ، رَأَیْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَانَقَنِیْ وَذَھَبَ بِیْ فِیْ مُعَانَقَتِہٖ عَلَی الصِّرَاطِ (اے پل صراط)

رَأَیْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ کَتَبَ لِیْ صَفْحَۃً خَتَمَ عَلَیْہِ بِیَدِہِ الْمُبَارَکِ وَکَانَ مَعَہٗ اَکْثَرُ الْاَکَابِرِ۔ دَعَوْتُ عِنْدَ بَیْتِ اللّٰہِ الْحَرَامِ، ثُمَّ جِئْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه

فَعَانَقَنِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَّمَنِیْ اللَّطَائِفَ وَالْاَذْکَارَ، وَرَأَیْتُ اَنَّہٗ یَسْقُطُ فَاَمْسَکْتُہٗ، وَاَعْصَمْتُہٗ عَنِ السُّقُوْطِ فَعَبَّرْتُ فِیْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ اِنَّ الْمُرَادَ اِقَامَۃُ دِیْنِہٖ وَمَحْوُ الشِّرْكِ۔ قِیْلَ لِیْ مَنْ یُّخَالِفُكَ فِی التَّوْحِیْدِ ھُمْ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ

ترجمہ: میں نے خواب میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے فرماتے ہیں کہ میں نے تجھے اور تیرے پیرووں کو بخش دیا، پھر دیکھا کہ حضور علیہ السلام نے مجھے گلے لگایا اور اسی حالت میں آپ مجھے پل صراط پر ساتھ لے گئے یہ بھی دیکھا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے ایک صفحہ تحریر فرما کر اپنے دست مبارک سے اس پر مہر ثبت فرمائی۔ اس حالت میں آپ کے ساتھ اکابر موجود تھے۔ میں نے بیت اللہ شریف کے پاس دعائیں کیں، پھر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کے الفاظ عرض کئے پس آپ نے مجھ سے معانقہ فرمایا اور مجھے اذکار و لطائف سکھائے اور یہ بھی دیکھا کہ آپ گر رہے ہیں۔ پس میں نے آپ کو گرنے سے روک اور بچالیا، پس اس خواب کی یہ تعبیر ذہن میں آئی کہ آپ کو گرنے سے بچانے سے مراد آپ کے دین کی اقامت واستواری اور شرک کو مٹانا ہے اور مجھے کہا گیا کہ جو شخص بھی توحید کے مسئلے میں تیری مخالفت کرتا ہے، وہ دجال اور کاذب ہے۔ (انتہیٰ)

(بلغۃ الحیران فی ربط آیات الفرقان، از مولوی حسین علی ص۸ مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور)

پیر طریقت حضرت صاحبزادہ سید نصیر الدین نصیر صاحب گیلانی گولڑوی فرماتے ہیں کہ

مولوی حسین علی صاحب کے اس طویل خواب سے جو امور سمجھ میں آتے ہیں وہ یہ ہیں

۱ : اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں ان کے مریدوں سمیت سند مغفرت و بخشش مل گئی۔ مگر یہ صفت غالباً مولوی حسین علی صاحب سے مخصوص ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ یہی بشارت داتا صاحب غوث پاک یا خواجہ اجمیری رضی اللہ عنہم کو دے دیتے تو فوراً شرک کا فتویٰ داغ دیا جاتا اور طرح طرح کے اعتراضات بھی کئے جاتے۔

۲ : حضور علیہ السلام نے مولوی صاحب کے لئے خاص طور پر ایک صفحہ تحریر فرمایا اور پھر اس پر اپنی مہر بھی ثبت فرمائی۔ بلاشبہ یہ بڑی سعادت کی بات ہے، مگر کاش مولوی صاحب اتنا دیکھ لیتے کہ وہ عبارت کیا تھی جس پر سرکار مدینہ علیہ السلام نے بطور خاص مہر ثبت فرمائی۔ یا تو مولانا صفحہ پہ تحریر کردہ عبارت کو نہ پڑھ سکے یا پھر اس کے اظہار سے دامن بچا گئے۔

۳ : بیت اللہ شریف کے پاس حاضری اور دعاؤں کے بعد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

کہنا عجیب سا لگتا ہے۔ کیونکہ موصوف تو اس کے قائل ہی نہیں تھے بلکہ جو مسلمان یہ جملہ کہتا تھا اس پہ کفر و شرک کا فتویٰ لگا دیتے تھے۔ چلئے کچھ بھی، اگر مولانا کو اپنی حیات ظاہری میں یارسول اللہ کہنے کی توفیق میسر نہ آئی، تو کم از کم خواب میں تو کہہ گئے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس

لمحہ انہیں شرک کا خیال نہ آیا۔ ورنہ وہ خواب میں بھی ایسا کہنے سے گریز فرماتے۔

اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ کا اس امر پر اتفاق ہے کہ حضور علیہ السلام کو جو خوش نصیب خواب میں دیکھے، وہ یہ ایمان رکھے کہ اس نے آپ ہی کو دیکھا ہے۔ کیونکہ آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ شیطان میری شکل میں ہر گز نہیں آسکتا۔ جس نے خواب میں مجھے دیکھا، اس نے مجھے ہی دیکھا۔ مولوی صاحب اب تو مر چکے ہیں۔ اگر زندہ ہوتے تو ہم ان سے یہ سوال ضرور کرتے کہ جب یا رسول اللہ کہنا شرک ہے تو حضور علیہ السلام نے آپ کو ایسا کرنے سے یہ کہہ کہ کیوں نہ روک دیا کہ ایسا کہنا شرک ہے اس طرح مت کہا کرو۔ اگر مولانا یہ کہتے کہ چونکہ بحالت خواب حضور علیہ السلام میرے سامنے جلوہ فرما تھے اس لئے میں نے یا رسول اللہ کہا۔ تو ہم مؤدبانہ گزارش کرتے ہیں کہ آپ نے تو زندگی میں صرف ایک بار آپ کو موجود پایا، ہم تو قرآن پاک کی آیت وَ اَنْتَ فِيْهِمْ پ۹ آیت ۳۳ کے مطابق ہر وقت حضور علیہ السلام کو زندہ اور اپنے درمیان موجود سمجھتے ہیں اس لئے یا رسول اللہ کہہ لیتے ہیں لطف کی بات یہ ہے کہ جب مولانا نے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

کے الفاظ عرض کئے تو آپ نے انہیں گلے سے لگا لیا، مطلب یہ کہ حضور علیہ السلام نے اس پہ اظہار خوشنودی فرمایا، اگر یہ الفاظ سن کر آپ انہیں جھڑک دیتے تو یہ سمجھا جا سکتا تھا کہ آپ نے یا رسول اللہ کہنے کو ناپسند فرمایا اور ایسا کہنا درست نہیں۔

اس عجیب خواب کی ایمان سوز تعبیر

۴ : مولانا کے مذکورہ خواب کا آخری جملہ بڑا عجیب ہے کہ (العیاذ باللہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلّم گرنے والے تھے کہ مولوی صاحب نے آپ کو بچالیا۔

چونکہ محولہ عبارت میں پل صراط کا ذکر ہے، ظاہر ہے کہ یہ سقوط پل صراط ہی سے ہو سکتا ہے۔

قارئین! مقام غور وانصاف ہے کہ جو ذات مقدس امت کو پل صراط سے پار لگائے گی۔ اگر خود اس کے لئے پل صراط سے گرنے کے الفاظ استعمال کئے جائیں تو کیا یہ توہین رسالت نہیں ؟ اور پھر تعبیر خواب میں انبیاء علیہم السلام کے سوا کسی سے بھی غلطی ہو سکتی ہے۔ آخر یہ بھی تو ممکن ہے کہ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہوا کہ جو مولوی صاحب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنے والے کروڑوں کلمہ گو مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج اور مشرک قرار دیتے ہیں وہ خود صراط مستقیم سے ہٹ گئے ہوں اور گمراہی وغلطی کے گڑھے میں جا گرے ہوں۔

مگر ایسی تعبیر وہ کہاں کر سکتے ہیں، جب کہ ان کی مذکورہ خواب میں انہیں یہ سرٹیفکیٹ بھی مل گیا کہ جو لوگ توحید کے سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ سب کے سب دجال اور کاذب ہیں۔

حضور علیہ السلام ایک آئینہ نورانی ہیں، جس میں دیکھنے والا اپنی کیفیت و شکل دیکھتا ہے یا آپ کا آئینہ ذات تو ہر نقص و عیب سے پاک اور مبرّا ہے اگر آئینہ دیکھتے وقت کسی کو اپنے چہرہ کا کوئی

نقص یا عیب نظر آئے تو یہ کہنا کہ یہ بدصورتی آئینے کی ہے۔ کتنی بڑی جہالت ہوگی، ایسی تعبیر تو وہی کر سکتا ہے، جس نے آئینے میں کبھی اپنی صورت ہی نہ دیکھی ہو۔ یا پھر آداب آئینہ بینی سے کورا ہو۔

حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ

اس سلسلے میں ایک روایت نقل فرماتے ہوئے مثنوی میں لکھتے ہیں کہ ابو جہل نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر بدصورت میں نے نہیں دیکھا (نعوذ باللہ) جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم روئے زمین پر آپ سے بڑھ کر کوئی خوبصورت چہرہ ہی نہیں۔ جب یہ دونوں باتیں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش حق نیوش تک پہنچیں تو آپ نے فرمایا دونوں نے سچ کہا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھے حسین ترین انسان قرار دیا۔ یہ الفاظ عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ سے

دید صدیقش بگفت اے آفتاب
نے ز شرقی نے غربی خوش بتاب

اور اگر ابو جہل نے مجھے بدصورت کہا تو بھی درست ہے، یہ سن کر صحابہ کرام علیہم الرضوان حیران ہو گئے تو آپ نے فرمایا کہ سے

گفت من آئینہ ام معقول دوست
ترک و ہندو در من آں بیند کہ اوست

یعنی میں تو دوست کا صیقل کردہ آئینہ ہوں، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ چونکہ خود خوبصورت، خوب سیرت اور پاک باز ہے، اس لئے اس نے میرے آئینے میں اپنی ذات کا مشاہدہ کیا اور ابو جہل خود بدصورت و

بدبہرت تھا اس لئے اس نے میرے آئینے میں اپنی ذات وصفات کو دیکھا ؎

چوں نہ بد بوجہل از اصحاب درد
دید صد شق القمر باور نہ کرد

ثابت ہوا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات جلیلہ ہر عیب ونقص سے پاک ہے بقول مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ؎

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے، یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

اگر اسی قسم کا کوئی خواب بزرگان دین سے منسوب ہوتا تو آج آپ دیکھتے کہ شرک کا فتویٰ داغنے والے یہی موحدین حضرات منبروں پر کیسے اچھل کود کر اور گلے پھاڑ پھاڑ کر تمسخر کرتے۔ مگر جب اپنی باری آئی تو ساری وہابیت پر سکتہ طاری ہو گیا۔ یوں لگتا ہے کہ ؏

تمام بزم پہ طاری ہے مرگ بے ہوشی

از راہ ورسم منزل ہا صد ۱۹۴ تا ۱۹۸
(از صاحبزادہ سید نصیر الدین گیلانی گولڑوی)

مولوی سرفراز خاں صفدر گکھڑوی دیوبندی لکھتا ہے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

وغیرہ کے الفاظ سے درود شریف بزرگوں سے ثابت ہے
سیرت جلیلہ صد ۲۱۳ نسیم الریاض صد ۴۹۲ ۔ انتباہ فی سلاسل اولیاء صد ۱۲۴

اور حضرت شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ چودہ سو ولیوں نے ان کلمات سے فیض پایا۔

جلاء الافہام، روح البیان، مولوی حسین مدنی کی کتاب الشہاب الثاقب صد ۶۵ کا حوالہ دیا کہ ان الفاظ کے ساتھ درود شریف اگرچہ بصیغہ خطاب و ندا کیوں نہ ہو مستحب ہے (محصلہ) ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے۔

الجواب: ہم اور ہمارے تمام اکابر

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

کو بطور درود پڑھنے کے جواز کے قائل ہیں۔ کیونکہ یہ بھی فی الجملہ اور مختصر طریقہ سے درود شریف کے الفاظ ہیں۔ ہاں البتہ حرف خطاب اور حرف یا سے حاضر و ناظر مراد لینا (دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک) کفر ہے۔

چنانچہ مولوی قاسم نانوتوی نے تصریح کی ہے کہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

پڑھا جا سکتا ہے مگر آپ کو حاضر و ناظر نہ سمجھ ورنہ اسلام کیا دیوبندیوں کے نزدیک کفر ہو گا۔

اصل الفاظ یوں ہیں اور

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

بہت مختصر ہے۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر نہ سمجھنا چاہیئے۔ ورنہ اسلام کیا ہو گا (دیوبندیوں کے نزدیک)

کفر ہوگا بلکہ یوں سمجھے کہ یہ پیغام فرشتے پہنچاتے ہیں بلفظہ
فیوض قاسمیہ صـ۴۸ درود شریف پڑھنے کا شرعی طریقہ صـ۷۵
برکات درود شریف صـ۹۲ از مولوی ظفر احمد دیوبندی)

برادران اسلام اس سے معلوم ہوا کہ دیوبندی اکابر مولوی قاسم نانوتوی اور مولوی سرفراز خاں صفدر گکھڑوی کے نزدیک بطور درود شریف
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
پڑھا جائے تو جائز ہے۔

صدقِ دل سے درود وسلام پڑھنا اپنے نفس کی طرف سے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کے پڑھنے کا ثبوت

عن ابی بردہ بن نیار قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا وَحُطَّ عَنْہُ عَشَرَ سَیِّاٰتٍ وَرُفِعَ لَہٗ عَشَرَ دَرَجَاتٍ رواہ البراز وَرِجَالُہٗ ثقات

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر اپنے نفس کی طرف سے ایک دفعہ درود شریف پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس پر اس کے بدلے دس دفعہ رحمت نازل فرماتا ہے اور دس برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور دس درجے بلند کئے جاتے ہیں۔
(مجمع الزوائد صـ۱۶۲ ج ۱۰)

مَا مِنْ عَبْدٍ مِنْ اُمَّتِیْ یُصَلِّیْ عَلَیَّ صَلٰوۃً صَادِقًا بِھَا مِنْ قِبَلِ

نَفْسِہٖ اِلَّا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِہَا عَشْرَ صَلٰوۃٍ وَّکُتِبَ لَہٗ بِہَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَ مُحِیَ بِہَا عَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ حَلٌ
عَنْ سعید بن عُمَرِ الانصاری ۔

سعید بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امّت سے کوئی ایسا بندہ نہیں جو مجھ پر صدق دل سے درود و سلام پڑھتا ہے اپنے نفس کی طرف سے مگر اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتا ہے اور اس ایک کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس سے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں

(کنز العمال ص۱۲۳ جلد اول)

مذکورہ بالا احادیث میں مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِیْ اور مِنْ قَبْلِ نَفْسِہٖ نے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

کا ثبوت دے دیا اور پڑھنا جائز ثابت کر دیا۔

حضرات محترم! ان عبارات اور دلائل سے معلوم ہوا کہ دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک درود و سلام

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

پڑھنا جائز ہے

مولوی ابوالبرکات احمد وہابی غیر مقلد سے سوال | کیا ایسے امام کے پیچھے نماز ہو جاتی

ہے جو ہر نماز کے بعد

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

کا ورد کرتا۔ (احقر محمد اسلم)

جواب:۔ اگر

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

کہنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر جانتا ہو تو اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔

(تصدیق حافظ محمد گوندلوی، فتاوی برکاتیہ ص ۱۷۲-۱۷۳)

معلوم ہوا کہ وہابیوں غیر مقلدوں کے مفتی ابوالبرکات احمد کے نزدیک اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر نہ جانا جائے تو

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

پڑھنا بھی جائز ہے اور ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنی بھی جائز ہے۔ حاضر و ناظر کا مسئلہ اسی کتاب کے ص ۲ج پر دیکھیں

قاضی محمد سلیمان منصور پوری کا اقرار

درود ابراہیمی کے علاوہ درود و سلام کے صیغے استعمال ہو سکتے ہیں نام نہاد اہلحدیث غیر مقلدین وہابیوں کے امام ابن قیم کی درود و سلام کے موضوع پر مشہور کتاب ہے جس کا ترجمہ پیشوائے "اہلحدیث" مشہور مؤرخ قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے بنام

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْاَنَام (صلی اللہ علیہ وسلم)

کیا ہے، ترجمہ کتاب کا نام ہی بغیر بحث و تنازعہ کے بہترین مسئلہ کا حل ہے۔ جس نے وہابیوں کے اس زعم کو باطل کر دیا ہے کہ نماز والے

درود ابراہیمی کے علاوہ نہ کوئی اور درود ہے اور نہ کوئی اور درود پڑھنا چاہیئے، قاضی صاحب نے

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ خَیرِ الانام (صلی اللہ علیہ وسلم)

نام رکھ کر ثابت کر دیا ہے کہ درود ابراہیمی کے علاوہ بھی درود وسلام کے صیغے استعمال ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ "بلفظ" احادیث میں ان کا حکم و ذکر نہ ہو۔ جیسے ایک درود "صلی اللہ علیہ وسلم" اور دوسرا "اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ خیرالانام" ہے، جن کی احادیث میں اس طرح صراحت نہیں ہے۔ لہٰذا جب اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ علیٰ خیرالانام" لکھنا اور پڑھنا جائز و ثواب ہے۔ تو اس طرح عَلَیکَ کے ساتھ۔

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَارَسُولَ اللہ یَانَبِیَّ اللہ

بھی جائز ہوا۔ اور اسے بدعت وغیرہ قرار دینا ناجائز قرار پایا۔ کیونکہ اگر قاضی صاحب کے دونوں درود لکھنا بدعت و ناجائز نہیں، تو

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَارَسُولَ اللہ یَانَبِیَ اللہ

بھی بدعت و ناجائز نہیں ہو سکتا۔ ورنہ ان دونوں میں بحوالہ حدیث وجہ فرق بیان کرنا چاہیئے۔ باقی رہا عَلَیکَ ضمیر خطاب کا صیغہ تو چونکہ عَلَیکَ بلفظہٖ نماز میں استعمال ہوتا ہے۔ لہٰذا جس طرح نماز جیسی مہتم بالشان عبادت میں اس کا استعمال ممنوع نہیں اسی طرح بیرون نماز اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ میں بھی اس کا استعمال ممنوع نہیں ہو سکتا ورنہ وجہ فرق بتانا چاہیئے۔ نیز جس طرح نماز میں اَیُّھَا النَّبِیُّ ندا کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ اسی طرح بیرون نماز بھی ندا کے ساتھ یَارَسُولَ اللہ

یَا نَبِیَّ اللہ پڑھنا شرک وممنوع نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو معنیٰ ومفہوم اَیُّھَا النَّبِیُّ کا ہے وہی یا نبی اللہ یا رسول اللہ کا معنی ومفہوم ہے۔

والحمد للہ علیٰ ذالک

لطیفہ:۔ فقہ وعقل سے محروم نجدی وہابی اس بات پر تو بہت زور دیتے ہیں کہ نماز والا درود ہی پڑھنا چاہیئے مگر یہ انہوں نے کبھی نہیں کہا کہ نماز والا سلام بھی پڑھنا چاہیئے۔

السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کیونکہ اس میں علیک اور ایھا النبی کی ندا کو وہابی شرک وممنوع جانتے ہیں اور اس ندا وخطاب کے باعث "حیات النبی" بھی ماننا پڑتا ہے۔

مگر نماز میں نامعلوم دل پر پتھر رکھ کر السلام علیک ایھا النبی کس طرح پڑھ جاتے ہیں یا چھوڑ جاتے ہیں، یہ منکرین

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

کی منافقت و بددیانتی ہیرا پھیری و دورخی نہیں تو اور کیا ہے۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

؎ الٹی عقل کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پر یہ بدادا نہ دے

علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں | الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے مستحب ہونے کی دلیل اللہ کا ارشاد ہے۔

وَافْعَلُوا الْخَیْرَ اور نیک کام کرو (ملخصاً)

(القول البدیع صـ ۱۹۲)

۲۱۔ شیخ احمد مغربی کا خواب

نیز حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ میں نے درود پاک کے فضائل جو دیکھے ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ دو آدمی آپس میں جھگڑتے ہیں ایک نے کہا "آ میرے ساتھ چل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فیصلہ کرا لیں۔
چنانچہ وہ دونوں چلے تو میں بھی ان کے پیچھے ہو لیا دیکھا تو سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ایک بلند جگہ پر جلوہ افروز ہیں جب حاضر ہوئے تو ایک نے عرض کی "یا رسول اللہ! اس شخص نے مجھ پر گھر جلا دینے کا الزام لگایا ہے۔
یہ سن کر شاہ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "اس نے تجھ پر افترا کیا ہے اسے آگ کھا جائے گی" پھر میں بیدار ہو گیا اور میں دربار رسالت میں کوئی عرض نہ کر سکا، پھر میں نے دربار الٰہی میں دعا کی یا اللہ! مجھے پھر زیارت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف فرما!" دعا کے بعد میں سو گیا دیکھتا ہوں کہ منادی ندا کر رہا ہے کہ جو شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے اور میں نے دیکھا کہ کافی لوگ اس ندا کرنے والے کے پیچھے جا رہے ہیں جن کے لباس سفید ہیں تو میں نے ایک سے پوچھا کہ خدا کے لیے اور رسول اکرم کے لئے مجھے بتاؤ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہاں تشریف فرما ہیں"؟
اس نے کہا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فلاں مکان میں جلوہ گر ہیں یہ سن کر میں نے دعا کی "یا اللہ! درود پاک کی برکت سے مجھے اپنے حبیب پاک تک ان لوگوں سے پہلے پہنچا دے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تاکہ میں تنہائی میں زیارت کر سکوں اور اپنی مراد حاصل کر سکوں تو مجھے کسی چیز نے بجلی کی طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار میں حاضر کر دیا جب حاضر ہوا تو دیکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تنہا قبلہ رو تشریف فرما ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور سے نور چمک رہا ہے میں نے عرض کی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے "مرحبا"، فرمایا تو میں اپنے چہرے کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گود مبارک میں لوٹ پوٹ ہو گیا پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے" فرمایا "درود پاک کی کثرت کرو" پھر میں نے عرض کی "حضور! آپ اس بات کے ضامن ہو جائیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ولی بن جائیں، تو فرمایا "میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا ایمان پر خاتمہ ہوگا" پھر میں نے وہی عرض کی تو فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ولی سارے کے سارے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں کہ خاتمہ ایمان پر ہو جائے لہٰذا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

میں نے عرض کی "ہاں! یا رسول اللہ مجھے منظور ہے"، پھر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجھے حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کرائے میں یہ دربار رسالت میں عرض کرنے ہی والا تھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "مجھ پر درود پاک کی کثرت کو لازم پکڑو اور اس مقام کی زیارت اور ہر وہ بات جو تجھے درجات تک پہنچانے والی ہے، ہم اس کو پورا کریں گے

پھر میرے دل میں اس بات کی حشمت ورعب پیدا ہوا کہ جب میں کون ومکان، زمین و آسمان کے آقا کی زیارت سے نوازا گیا ہوں تو مجھے اور کیا چاہیئے؟ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہر نبی ورسول ہر ولی اور حضرت خضر علیہ السلام نے حضور کے نور سے ہی اقتباس کیا ہے اور حضور کے بحر ذخار سے سب نے چلو بھرا ہے تو جب مجھے حضور کی زیارت ہو گئی تو گویا میں نے سب کی زیارت کر لی، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

ازاں بعد باقی لوگ جن کو میں پیچھے چھوڑ آیا تھا وہ حاضر ہو گئے اور وہ بلند آواز سے پڑھتے آ رہے تھے، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔ جب وہ حاضر ہوئے تو آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور ایک جانب بیٹھا تھا۔

رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو بشارتیں دیں لیکن ان کے ساتھ ایک شخص اور بھی آیا تھا اس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے دھتکار

دیا اور فرمایا" اے مردود! اے آگ کے چہرے والے! تو پیچھے ہٹ جا، میں نے اس کی صورت دیکھی تو وہ ان آنے والوں جیسی نہ تھی کیونکہ وہ شیطان تھا اور پھر سید دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان حاضرین کے ساتھ گفتگو سے فارغ ہوئے تو فرمایا" اب تم جاؤ! اللہ تعالیٰ تمہیں برکتیں عطا کرے اور مجھے میرے پوتے کے ساتھ (میری طرف اشارہ کر کے) رہنے دو۔

تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں سید ہوں" فرمایا ہاں! تو سید ہے" میں نے عرض کی کیا میں حضور کی اولاد پاک سے ہوں فرمایا ہاں! تو میری نسل پاک سے ہے"، تو میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا پھر میں نے عرض کیا، حضور مجھے نصیحت فرمایئے جس کے ساتھ اللہ مجھے نفع دے، تو فرمایا" تجھ پر لازم ہے کہ درود پاک کی کثرت کرے اور کھیل تماشے سے پرہیز کرے"

میں بیدار ہوا تو میں نے سوچا وہ کون سا کھیل تماشا ہے کہ میں اُسے ترک کر دوں میں نے بہتیرا غور کیا مگر مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا ہے؟ پھر میں نے خیال کیا شاید کوئی آئندہ رونما ہونے والی کوئی بات ہو" لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ" فعل بد سے وہی بچ سکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ (سعادۃ الدارین)

۴۳۔ حضور کی زیارت کا واقعہ

صاحب تنبیہ الانام قدس سرہٗ نے فرمایا: "مذکورہ بالا زیارت کے کچھ عرصہ بعد پھر مجھے خواب میں دیدار نصیب ہوا یوں کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے ہیں اور میرا گھر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ انور کے نور سے جگمگا رہا ہے اور میں نے تین مرتبہ کہا" اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ"، حضور! میں آپ کے جوار میں ہوں اور حضور کی شفاعت کا امیدوار ہوں۔

جب یہ عرض کیا تو رحمت دو عالم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مسکراتے

ہوئے بوسہ دیا اور فرمایا "ای واللہ ای واللہ ای واللہ"، نیز میں نے دیکھا کہ ہمارا ہمسایہ جو کہ فوت ہو چکا تھا مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام سے ہے جو کہ سرکار کی مدح سرائی کرنے والے ہیں میں نے اس سے کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ تو اس نے کہا ہاں! اللہ کی قسم! تیرا ذکر تو آسمانوں میں ہو رہا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا رہے تھے۔ میں بیدار ہو گیا اور میں نہایت ہی ہشاش بشاش تھا۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۳۶)

۲۵۔ درود کی برکت سے شفا مل گئی

حضرت ابو سعید شعبان قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں ۱۱۸ھ میں بیمار ہو گیا ایسا بیمار ہوا کہ موت کے قریب پہنچ گیا تو میں نے وہ قصیدہ جس میں میں دو جہاں کے سردار رفیع الشان شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح لکھی تھی پڑھ کر جناب الٰہی میں فریاد کی اور شفاء طلب کی اور میری زبان درود پاک کے ورد سے تر تھی۔

جب صبح ہوئی تو مکہ مکرمہ کا ایک باشندہ شہاب الدین احمد آیا اور کہا، آج رات میں نے بڑا اچھا خواب دیکھا ہے کہ میں اپنے گھر سویا ہوا تھا اور اذان کا وقت تھا میں نے دیکھا کہ حرم شریف میں باب عمرہ کے پاس کھڑا ہوں اور کعبہ مکرمہ کی زیارت کر رہا ہوں، اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چل رہے ہیں اور خلق خدا محو نظارہ ہے۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم باب مدرسہ منصوریہ سے گزر کر باب ابراہیم کی طرف تشریف لا کر رباط حوری کے دروازے کے پاس ضیا خموی کے چبوترے پر تشریف لائے اور تو اس چبوترے پر بیٹھا تھا، تیرے نیچے سبز رنگ کا جائے نماز تھا، اور رکن یمانی کی طرف منہ کر کے بیت اللہ کی زیارت کر رہا تھا۔ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تیرے سامنے تشریف لائے تو اپنے

داہنے دست مبارک کی شہادت کی انگشت مبارک سے اشارہ فرمایا اور دو مرتبہ فرمایا "وعلیك السلام یا شعبان" یہ میں اپنے کانوں سے سن رہا تھا اور اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے پوچھا کہ میں اس وقت کس حال میں تھا؟ تو فرمایا تو اپنے قدموں پر کھڑا عرض کر رہا تھا۔

یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باب صفا سے اُوپر چڑھ گئے اور تو اپنے مکان کی طرف لوٹ گیا، یہ سن کر میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے کہا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ پر احسان کرے۔ اگر میری جان میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں آپ کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کر دیتا۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۴۰)

برائے تسخیر خلق و زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و حالات اولیاء کرام برائے حصول جلوہ نوری

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّد۔ بروز پنج شنبہ عروج ماہ شروع کرے۔ روزانہ پانچ سو ۵۰۰ بار بعد نماز پڑھے سات روز کے بعد زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہوگی۔ اگر ۲۱ روز پڑھے تو حالات اولیاء کرام وحالات زمین ظاہر ہوں گے مگر ۴۰ روز پڑھے تو جلوہ نوری کو دیکھے گا جو مراد دلی ہوگی وہ پوری ہوگی اور جو چیزیں زمین کی ہوں گی وہ مطیع رہے گی مجرب ہے۔

(عمل عطا کردہ پیر جی صاحب علی شاہ ملازم سرکار جے پور)

(گنجینہ عملیات طلسمی ص ۶۴ از سید فضل حسین ریاست پٹیالہ بھارت)

سوال: کیا درود ابراہیمی کے علاوہ اور درود شریف بھی ہیں جو پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت شان کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔ اے ایمان والو! ان پر خوب صلوٰۃ وسلام بھیجو۔"

یہاں اس آیت کریمہ میں "صَلُّوْا" صیغہ امر ہونے کے علاوہ اپنے اطلاق پر ہے یعنی اس کے ساتھ کسی طرح کی کوئی قید نہیں، جس کا صاف مفہوم یہ بنتا ہے کہ اے ایمان والو! تم جس طرح جن الفاظ سے بھی ہمارے رسول پر درود بھیجنا چاہو تو بھیج سکتے ہو اس میں تمہارے لئے مکان و زمان اور الفاظ کی کوئی قید نہیں اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام پر ہدیہ صلوٰۃ وسلام بھیجنے میں کسی طرح کی کوئی قید نہیں بلکہ ہر قسم کا درود خواہ بغیر حرف ندا ہو یا مقرون بحرف ندا ہو پڑھنا جائز ہے، لہٰذا مسلمانوں کا صدیوں سے "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ" پڑھنا بلاشبہ درست ہے اس کے پڑھنے سے کوئی شرعی قباحت نہیں پس بعض لوگوں کا اس قسم کے درود شریف سے عوام کو روکنا قطعاً درست نہیں، کیونکہ کتاب اللہ میں درود شریف کے پڑھنے میں خواہ اس کے کوئی الفاظ ہوں کسی طرح کی کوئی قید نہیں، پس اپنی طرف سے کسی قید کا اضافہ کرنا کتاب اللہ کا نسخ ہے، جو شرعاً جائز نہیں، یہی وجہ ہے کہ آئمہ اسلام نے لوگوں کو ہر قسم کے درود شریف پڑھنے کی عام اجازت دی ہے۔ اور ہمیشہ سے مسلمان ہر طرح کا درود شریف پڑھتے رہے ہیں اور آج تک

اس پر عامل ہیں۔ مخالفین کے گھر کا حوالہ

مولوی ابوالمظفر ظفر احمد دیوبندی

نے کتاب برکات درود شریف جو اپنے پیر ابو سعید جمیل احمد دہلوی کے حکم پر لکھی ہے اس میں لکھا ہے کہ تشہد میں سلام کرنے کا طریقہ صحابہ کرام پہلے سیکھ چکے تھے اور درود کے متعلق سرکار ابد قرار نے فرمایا درود ابراہیمی پڑھو۔

دوسری روایات میں اس میں کچھ کلمات اور بھی منقول ہیں، آگے لکھا ہے کہ سلام کرنے کا طریقہ تشہد میں (یعنی التحیات میں پہلے سکھایا جا چکا تھا کہ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُه، کہا جائے اس لئے لفظ صلوٰۃ میں انہوں نے اپنی طرف سے الفاظ مقرر کرنا پسند نہیں کیا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر کے الفاظ صلوٰۃ متعین کرائے اس لئے نماز میں عام طور پر انہی الفاظ کے ساتھ صلوٰۃ کو اختیار کیا گیا ہے۔ مگر یہ کوئی تعیین نہیں۔ جس میں تبدیلی ممنوع ہو، کیونکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلوٰۃ یعنی درود شریف کے بہت سے مختلف صیغے منقول و ماثور ہیں۔

صلوٰۃ وسلام کے حکم کی تعمیل پھر اس صیغے سے ہو سکتی ہے۔ جس میں صلوٰۃ وسلام کے الفاظ ہوں اور یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بعینہٖ منقول بھی ہو۔ بلکہ جس عبارت سے بھی صلوٰۃ وسلام کے الفاظ ادا کئے جائیں اس حکم کی تعمیل اور درود شریف کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔ (برکات درود شریف صفحہ ۱۲ ناشر مکتبہ قادریہ واہگہ لاہور)

اسی طرح مولوی محمد قاسم قاسمی دیوبندی نے یہی عبارت بعینہ اپنی کتاب درود و سلام علی خیر الانام صد۲۱ پر درج کی ہے۔

حضرت علامہ مولانا مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ

صیغے درود کے احادیث میں بھی وارد ہیں اور بزرگوں سے بھی بہت منقول ہیں (فضائل درود و سلام صد۳۲)

حضرات گرامی! اس سے معلوم ہوا کہ درود ابراہیمی کے علاوہ اور بھی درود شریف ہیں، جو احادیث مبارکہ میں وارد ہیں اور بزرگان دین اولیاء کرام سے منقول ہیں اور ان کے وظائف میں شامل ہیں، ہم اہلسنت جب
یَا نَبِیُّ سَلَامٌ عَلَیْكَ یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْكَ یا
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔ پڑھتے ہیں تو دیوبندیوں وہابیوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور کہتے درود ابراہیمی کے علاوہ اور کوئی درود نہیں۔

وہابیوں کے محدث عبداللہ روپڑی نے لکھا ہے کہ

جو لوگ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ یا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ وغیرہ سلام درود پڑھتے ہیں وہ بُرا کرتے ہیں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر جان کر پڑھتے ہیں تو ظاہر ہے کہ بُرا جانتے ہیں۔ اور اگر حاضر و ناظر جان کر نہیں پڑھتے بلکہ اس نیت سے پڑھتے ہیں کہ فرشتے پہنچا دیتے ہیں تو بھی بُرا ہے۔

(رسالہ سماع موتٰے صد۱۵ از عبداللہ روپڑی)

معلوم ہوا کہ وہابیوں کے نزدیک سلام ودرود پڑھنا برا ہے۔ والعیاذ بالله۔ سلام ودرود ایمان والے ہی پڑھ سکتے ہیں۔ الله تعالٰے نے ان بے ایمانوں کو پڑھنے کا حکم ہی نہیں دیا، یہ اہلسنّت کی پہچان ہے اہلسنّت ہی پڑھتے ہیں۔ نجدی وہابی دیوبندی گستاخ رسول حضور پر سلام ودرود نہیں پڑھ سکتے۔ ان کے نزدیک گاندھی، نہرو، بش کو سلام کہنا بُرا نہیں مگر حضور پر سلام ودرود پڑھنا بُرا ہے (معاذالله)

ع ارے کھائے تجھ کو تپ سقر تیرے دل میں کس سے بخار ہے

یارسول الله صلی الله علیک وسلم اور یا علی مشکلکشا دیا شیخ عبدالقادر شیئاً لله کہنے سے وہابی دیوبندی مشرک بن جاتے ہیں۔

سوال:۔ یارسول الله یا شیخ عبدالقادر، یا علی مدد کے نعرے لگانا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل: شادالحمید حسین جوڑیا بازار کراچی)

جواب:۔ یارسول الله ویا شیخ عبدالقادر شیئاً لله ویا علی مدد مشکلکشا وغیرہ نعرہ لگانا شرک ہے۔

(فتاویٰ ستاریہ ص۹ ج ۳ از مولوی عبدالستار وہابی)

جو کوئی یارسول الله (صلعم) یا، یا ابن عباس یا، یا عبدالقادر جیلانی یا اور کسی بزرگ مخلوق کو پکارے وہ مشرک ہیں، اور ایسے لوگوں کا خون بہانا جائز ہے۔ ۔ ۔ ۔ اور ان کے اموال کا لوٹ لینا مباح ہے۔

(الھدیۃ السنیہ اردو ترجمہ تحفہ وہابیہ ص۵۹ از سلیمان بن سمان نجدی و اسماعیل غزنوی وہابی)

انبیاء علیہم السلام کو علم غیب نہیں لہٰذا یارسول الله کہنا بھی جائز نہ ہوگا اگر یہ عقیدہ کرکے کہے کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم دور سے سنتے

ہیں، تو کفر ہے۔ ان عقائد والوں کو کافر، مرتد، ملعون، جہنمی نہ کہنے والا بھی ویسا ہی کافر ہے پھر اس کو جو ایسا نہ سمجھے وہ بھی ایسا ہی کافر ہے۔
(بلغۃ الحیران صہ ۴ از حسین علی دیوبندی)

معلوم ہوا دیوبندیوں وہابیوں خارجیوں کے نزدیک یارسول اللہ یا علی یا غوث اعظم کہنے والے کافر مشرک مرتد، ملعون اور جہنمی ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

حضرات یارسول اللہ، یا علی، یا غوث اعظم کا نعرہ سنّی ہی لگاتے ہیں اور اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ سنّی ہی پڑھتے ہیں۔ یہ تو ان خارجیوں کے نزدیک مشرک ہوئے اور ان کا خون بہانا اور مال لوٹنا بھی نجدیوں دیوبندیوں کے نزدیک جائز ہوا یہ کذّاب کہتے ہیں کہ ہم تو کسی کو کچھ نہیں کہتے۔ کافر بھی کہی جا رہے ہیں اور شرک کے فتوے بھی اہل سنّت پہ لگائے جا رہے ہے اور ساتھ ساتھ انکار بھی کری جا رہے ہیں کہ ہم تو کسی کو کچھ نہیں کہتے۔ اللہ تعالیٰ ان جھوٹے اور کذاب لوگوں سے بچائے۔

؎ وہابی بے حیا جھوٹے ہیں یارو ! تڑاتڑ جوتیاں تم ان کو مارو

حضرات: خوب یاد رکھئے نجدی وہابی دیوبندی فرقہ کے نزدیک یا گاندھی کا وظیفہ اور اسلام پڑھنا جائز ہے مگر یارسول اللہ کہنا شرک ہے غور سے پڑھیئے۔

؎ سلام النیل یا غاندی وھذا الزھر من عندی

ترجمہ: اے مسٹر گاندھی دریائے نیل کی طرف سے تمہیں سلام ہو یہ تحفہ تمہیں میری طرف سے ہے

اس سے معلوم ہوا کہ وہابی دریا پرست ہیں اور گاندھی ہندو کو مرنے

کے بعد اس کی مڑی سے غائبانہ خطاب کر رہے ہیں۔

ہم دہابی مولویوں سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے پیشوا آقا ہندوؤں کے اوتار مسٹر گاندھی کی نعتیں پڑھتے ہیں اور سلام پہنچا رہے ہیں تمہارے نزدیک غیر اللہ ہے یا نہیں! اگر غیر اللہ ہے تو تمام حجاز میں گاندھی کو غائبانہ پکار کر سلام پڑھنے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ نجدی کتابوں میں شائع کیا جا رہا ہے کیا تمہارا منہ اور قلم ان کے خلاف اٹھی ہا کہ یہ شرک ہے۔ نجدیو کیوں شرک کرتے ہو لیکن وہاں سے راتب ملتا ہے۔

جب تمہارے بڑے مشرک ہیں تم موحد کیسے کہلا سکتے ہو۔ کیا ہم مسلمان سلام پڑھیں اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سید عبد القادر کہہ دیں تو تم بد ترمشرک لعنتی اور حبل من مسد کا پٹہ ہمارے گلے ڈالنے کی کوشش کرو۔ تم اور تمہارے بڑے یا گاندھی کا سلام پڑھیں تو پوتر موحد سبحان اللہ کیا نرالا مذہب ہے۔

سلامٌ کلما صلّیتُ عُریانًا وفی اللّبدِ
وفی زاویہ السّجنِ وفی سِلسلۃِ القیدِ
من المائدۃ الخضراء خذ حذوك یا غاندی

ترجمہ: جب تو ننگا اور ننگا لحاف میں نماز ادا کرتا ہے ہتھکڑیوں اور قید خانوں میں خدا کی سرسبز زمین کے دستر خوان سے اپنے ہتھیارے یا گاندھی۔ (القراءۃ الاعدادیۃ الجزء الثانی للسنۃ الرابعۃ السید احمد العجبان ص ۲۳۵ ۲۳۶) حوالہ مقیاس وہابیت ص ۴۰۰/۴۰۱)

غیر مقلدین وہابیوں سے پوچھتے ہیں کہ یہ تمہارا اسلام ہے اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کا کہنا ہمارا شرک ہے کہ مسٹر گاندھی کی امرت پرستی

اگنی پرستی کو توحید کا خطاب کرتے ہو اور خدائی نماز سمجھتے ہو اور صلوٰۃ وسلام پڑھنے اور یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اور اولیاء اللہ کے نعروں کو کفر و شرک کہتے ہو تو لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ہمارا کہنا غلط نہ ہوگا۔

کیونکہ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ

تمہیں ہمارا اسناد دینا ہی کافی ہے۔

یہ اشعار نجدی حکومت کی چوتھی جماعت کو تعلیم دی جاتی ہے کہ مسٹر گاندھی ہندوؤں کے اوتار کو نجدیوں کا "نبی مہدی" بزرگ یا گاندھی کر کے سلام پڑھو۔

معلوم ہوا کہ وہابی نجدی نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور درود و سلام کو شرک کہا اور کہنے والے کو مشرک کہا اور آپ کے قائم مقام گاندھی جی کو یا گاندھی پکارنا شروع کر دیا۔

وہابیو ثابت ہوا کہ نجدی وہابی فرقہ ہندوؤں کے اوتاروں کے پجاری ہیں اس لئے ہندوں کے گھر کی مٹھائی کو کھانا۔ اور کوّا کھانا جو ہندوؤں کو مرغوب ہے۔ اور کچھوا ایکیکڑا گھونگا او بجو حلال سمجھتے ہیں۔

(فتاویٰ ثنائیہ ، فتاویٰ رشیدیہ)

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے صدقہ کیا جائے۔ میلاد پاک کا تبرک یا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف سے خیرات کی جائے گیارہویں شریف تو حرام کہتے ہیں۔ یہ ہے دیوبندی اور وہابی اہلحدیث مذہب سے

ہاتھ میں ایک کالا کوّا آیا
سب وہابیوں دیوبندیوں نے لڑ جھگڑ کے کھایا

جب ختم ہونے پہ آیا
تو سب نے شور مچایا
یا گاندھی سلام علیک
یا نہرو سلام علیک

وہابی اہلحدیث مذہب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بدعت ہے اور یا رسول اللہ، یا علی مدد، مشکل کشا، یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ کہنے سے وہابی دیوبندی مشرک بن جاتا ہے مگر گاندھی نہرو اور پٹیل کو سلام کہنا ان کے نزدیک عین اسلام اور ثواب ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ

اہلحدیث کا عقیدہ اور درود جو آج کل مختصر عین نے اپنی طرف سے بنائے ہیں مثل درود تاج اور درود لکھی وغیرہ یہ سب خلاف شرع اور حدیث کی رو سے بدعت ہیں ان سے بچنا ضروری ہے (فتاویٰ ستاریہ ص۲۱ ج۲)

لیکن وہابیوں کا نجدی پر سلام پڑھنا یہ سنّت وہابیہ ہے بُرا بھی نہیں اور خلاف شرح اور حدیث کی رو سے بدعت بھی نہیں۔

وہابیوں کا سلام سَلَامٌ عَلٰی نَجْدٍ وَمَن حَلَّ بِالنَّجْدِ

نجد پر سلام ہو اور جو نجد میں آجائے اس پر بھی سلام ہو۔
(تحفہ وہابیہ ص۱ از اسماعیل غزنوی وہابی)

ہم فرقہ وہابیہ سے پوچھتے ہیں کہ مہربانی کر کے ذرا یہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کسی حدیث سے دکھائیں یا فقیر اس کے خلاف دکھاتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ فرقہ وہابیہ نجدیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالف ہی ہے آپ کی موافقت میں کوئی چیز پسند نہیں۔

اہل نجد، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلّم کی دعائے خیر سے محروم

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے امام بخاری نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ ایک دن حضور انور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے شام اور یمن کے لئے دعا فرمائی جس کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِنَا فِی یَمَنِنَا قَالُوْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ نَجْدِنَا قَالَ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَفِیْ نَجْدِنَا فَاظنہ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ ھُنَاکَ الزلازل والفتن وَبِھَا یَطْلَعُ قَرْنُ الشَّیْطٰنِ۔ (بخاری شریف)

یا اللہ! ہمارے لئے شام اور یمن میں برکت نازل فرما (دعا کرتے وقت نجد کے کچھ لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے) انہوں نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں یارسول اللہ۔ اس پر حضور نے ارشاد فرمایا یا اللہ ہمارے لئے شام اور یمن میں برکت نازل فرما پھر دوبارہ نجد کے لوگوں نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں یارسول اللہ! راوی کا بیان کہ تیسری مرتبہ میں حضور نے فرمایا کہ وہ زلزلوں اور فتنوں کی جگہ ہے اور وہاں سے شیطان کے سینگ نکلے گی۔

بخاری شریف کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نجد خیر و برکت کی جگہ نہیں بلکہ فتنہ و شر کی جگہ ہے کیونکہ رحمۃ للعالمین کی دعائے خیر سے محروم ہو جانے کے معنی ہی یہ ہیں کہ ہمیشہ کے لئے اس خطے پر شقاوت و بدبختی کی مہر لگ گئی اب وہاں سے کسی خیر کی توقع رکھنا تقدیر الٰہی سے جنگ کرنا ہے۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ وہاں کی خاک سے کوئی ایسا شخص ضرور اٹھے گا جو شیطان کی رائے کا پابند ہوگا یا جس طرح سورج کے پھیل جانے والی کرن کو "قرن الشمس" کہتے ہیں۔ اسی طرح شیطان کا فتنہ بھی وہاں سے سارے جہاں میں پھیل جائے گا۔

اشارہ محسوس نجد وحجاز کا اطلس (جغرافیائی نقشہ) سامنے رکھئے تو آپ کو واضح طور پر نظر آئے گا کہ نجد کا علاقہ مدینہ منورہ کے بالکل سمت پر واقع ہے مدینہ سے سرکار مدینہ نے جن الفاظ میں اس سمت کی طرف اشارے کئے ہیں وہ ایک وفادار مومن کو چونکا دینے کے لئے کافی ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ نگاہِ رسالت پناہ میں نجد کا فتنہ امت کے لئے کس درجہ ہولناک اور ایمان شکن تھا۔

دوسری حدیث: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی طرف رخ کرکے فرمایا کہ فتنہ یہاں سے اٹھے گا۔ فتنہ یہاں سے اٹھے گا۔ فتنہ یہاں سے اٹھے گا۔ جہاں سے شیطان کی سینگ نکلے گی۔ (مسلم شریف)

تیسری حدیث: پھر حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسلم شریف میں تیسری روایت نقل کی گئی ہے۔

خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیت عائشہ فقال راس الکفر من ھاھنا من حیث یطلع قرن الشیطٰن یعنی المشرق۔

بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حرم سرا سے باہر تشریف لائے اور مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ کفر کا مرکز یہاں ہے جہاں سے شیطان کی سینگ نکلے گی۔

حضرات :۔ ان احادیث مبارکہ سے من حیث یطلع قرن الشیطان سے واضح ہو رہا ہے کہ مشرق کی سمت سے کوئی دوسرا علاقہ نہیں بلکہ خاص نجد مراد ہے۔ کیونکہ بخاری شریف کی حدیث میں نجد کے نام کے ساتھ یہ وصف ذکر کیا گیا ہے۔ اس لئے حدیث کی زبان میں مشرقی سمت کا وہ خطہ جہاں سے شیطان کی سینگ نکلے گی نجد کے سوا اور کوئی دوسرا خطہ نہیں ہو سکتا۔

ایک اور سراغ دیار نجد میں بنو حنیفہ کا قبیلہ وہی بدقسمت قبیلہ ہے جہاں سے شیطان کی سینگ طلوع ہوئی اور جس کی خاک سے زلزلوں اور فتنوں نے جنم لیا، جیسا کہ مولوی مسعود عالم ندوی "محمد ابن عبدالوہاب"، نامی کتاب میں حاشیہ پر لکھا ہے۔

(نجد کا) جنوبی حصہ جو العارض کہلاتا ہے اس کا مشہور شہر ریاض ہے جو آج سعودی حکومت کا پایہ تخت ہے عارض کو جبل عامہ بھی کہتے ہیں اصل میں یہ ایک پہاڑی کا نام ہے اور اس کے گرد ونواح کی زمین وادی حنیفہ اور یمامہ کہلاتی ہے۔ شیخ الاسلام (محمد ابن عبدالوہاب) کی جائے پیدائش عینیہ اور دعوت کا مرکز "درعیہ"، دونوں اسی وادی میں واقع ہیں۔ (حاشیہ کتاب محمد ابن عبدالوہاب ص ۱۶)

مذکورہ احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کفر اور شیطان کے فتنے کا مرکز مدینہ کے مشرقی سمت پر واقع ہونے والا نجد کا خطہ ہے۔

حضرات محترم! نجد وہ علاقہ ہے جو رحمۃ للعالمین کی دعائے خیر سے محروم ہے۔ حضور نے اس کو فتنہ و شر کی جگہ فرمایا ہے اور فرمایا کہ وہاں سے شیطان کا فتنہ سارے جہاں میں پھیلے گا جو محمد ابن عبدالوہاب کی شکل میں پھیلا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجد سے نفرت فرمائی ہے۔ آپ کو معلوم تھا کہ نجد میں محمد ابن عبدالوہاب کے نام والا ایک شخص بد بخت میرا گستاخ پیدا ہوگا۔ حضور تو نجد اور اہل نجد سے نفرت فرمائیں۔ مگر دیوبندی وہابی نجدیوں سے الفت و محبت رکھیں۔

اہلحدیثوں کو نجدیوں سے محبت

البتہ رفتہ رفتہ انہیں اور ہندوستان والوں کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ موحد، بدعت سے نفرت کرنے والے صحیح سنت کے حامی دنیا کے متفرق حصوں میں موجود ہیں۔ جس طرح آج مسلمان باہر کے مسلمانوں کے رنج و راحت کا خیال کرتے ہیں، اہلحدیث بھی نجدیوں سے اب یہ الفت و محبت و محبت رکھتے ہیں۔ ورنہ باقاعدہ کوئی ربط و اتحاد کی صورت اب تک نہیں قائم کی گئی۔

(مقدمہ کتاب التوحید صـ۲۳)

اس سے معلوم ہوا کہ اہلحدیث نجدیوں سے الفت و محبت رکھتے ہیں اور نجد پہ اور اہل نجد پہ سلام بھیجتے ہیں۔ مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا اور آپ سے محبت والفت رکھنا وہابیہ کے نزدیک شرک و بدعت ہے۔ والعیاذ باللہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

کہ تم پہ میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا۔

ایسے گستاخ بے ادب لوگوں کا علاج ابوالکلام آزاد نے اپنے والد ماجد کے نزدیک جو تھا وہ لکھا ہے چنانچہ رقمطراز ہیں کہ:

وہابیت کا علاج

وہ ہمیشہ کہا کرتے تھے ان کا علاج جوتا ہے۔ یہ کہتے ہوئے گو بدبخت حریف سامنے موجود نہ ہو لیکن وہ اپنے جوتے کی طرف ہاتھ اس طرح لے جاتے تھے گو اتار کر ایک اسلحہ جہاد کی طرح استعمال میں لانے کے لئے بالکل تیار ہیں انہوں نے یہ اسلحہ بارہا استعمال بھی کیا تھا ایک مثنوی بھی کبھی کبھی شوق میں آکر پڑھتے تھے جو بڑی فصیح و بلیغ تھی ایک شعر اس کا مجھے اب تک یاد ہے

وہابی بے حیا جھوٹے ہیں یارو!
تڑاتڑ جوتیاں تم ان کو مارو

تڑاتڑ کے لفظ پر بہت زور دیتے تھے۔ گویا اس شعر میں جس عمل کی تلقین کی گئی ہے اس کی ساری سپرٹ اس لفظ میں مضمر ہے'' آزاد کی کہانی صفحہ ۳۶۰ / ۳۶۱۔

گلاں نال نئیں مکدی گل اج ہک دا زور دکھائیے تے گل بن دی
شان نبی دا منکر جے اِٹ چکے اگوں پتھر اٹھائیے تے گل بن دی
ہووے اک اعتراض جواب اگوں پنج ست سنائیے تے گل بن دی
جدوں نجدی نوں مرگی دا پوے دورہ حافظ چھتر سنگھائیے تے گل بن دی

اور اہلحدیث کہلانے کے مدعیو تم وہابیوں نے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نجدیوں کو مقدم سمجھا ہے اور نجد کو گنبد خضرا سے زیادہ شان والا

سمجھا ہے اور ذکر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نجد اور نجدیوں کے سلاطین کا ذکر وہابی کا عین ایمان ہے ذرا یہ بتاؤ کہ نجدی پر سلام سنت واجب اور فرض ہے یا یہ تمہاری ایجاد وہابیہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف ہزاروں طرق سے مذکور ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی سوال کیا گیا تو آپ نے علیحدہ فرمایا جس سے ثابت ہوا کہ درود شریف جس زبان میں جس طریقے سے پڑھا جائے صحیح ہے۔ بشرطیکہ گستاخانہ الفاظ نہ ہوں، مؤدبانہ الفاظ میں ہم ہر طرح درود شریف پڑھ سکتے ہیں، کیونکہ حکم خداوندی صلوا علیہ عام ہے۔

اہلحدیثوں وہابیوں نجدیوں تمہارا نجد پر سلام جائز اور جو نجد میں چلا جائے اس پر بھی سلام، لیکن پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا تمہارے نزدیک شرک، کچھ خدا کا خوف کرو اور پھر اس پر اکتفا نہیں بلکہ جو نجد میں چلا جائے وہ بھی قابل سلام، لیکن نجدیوں کے نزدیک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا شرک یہ تو آپ کے گھر کی بات ہے جس پر چاہا شرک جڑ دیا۔

مسلمان: مولوی صاحب وہابیوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیوں اتنا بغض ہے اور آپ کی امت سے کیوں؟

جواب: جو عورت خاوند کو چھوڑ کر مغویہ بن کر غیر خاوند کے ساتھ چلی جائے تو وہ ہر صالحہ عورت کو مغویہ کر کے پکارتی ہے، پنجابی میں مثال مشہور ہے (کہ اودھل رن نیکاں نوں اودھلے کر پکاردی ہے کیوں جو او خود اودھل ہوندی اے) یہی حال وہابیوں کا ہے چونکہ وہابی فرقہ اسلام سے اغوا ہو کر ہندوؤں کی طرف چلا گیا ہے اور انہوں نے گاندھی کو اپنا

بنی تسلیم کر لیا ہے اس لئے ان کو ہر مسلمان مشرک اشد کافر" بد اور لعنتی ہی نظر آتا ہے۔ حالانکہ یہ خود اسلام سے اغوا شدہ ہیں۔

ان وہابیوں سے تو مرزائی اچھے ہیں کیونکہ ایک اپنے جیسے کو تو نبی مانتے ہیں گو بعد میں مرزا صاحب اوتار جے سنگھ بن گیا وہ اس کا دیوانہ پن تھا لیکن یہ فرقہ تو ایسا ہے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں ہندوؤں کے مسلمہ اوتار مسٹر گاندھی جی کو نبی مان چکے ہیں سنیئے۔

نَبِیٌّ مِثْلُ کُونْفُشِیُوسَ اَوْ هُوَ ذَا اِلَیْکَ اَلْعَهْدُ

مسٹر گاندھی جی کو نفشیوس چین کے نبی طرح نبی ہے یا اس زمانے کا نبی خاص ہے۔

قَرِیْبُ الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ مِنَ الْمُنْتَظَرِ الْمَهْدِیْ

مسٹر گاندھی کا قول وفعل یکساں امام مہدی کا سا معلوم ہوتا تھا

شَبِیْهِ الرُّسُلِ فِی الذَّوْدِ عَنِ الْحَقِّ وَفِی الزُّهْدِ

حق اور زہد اور اعمال میں رسولوں کی مشابہ ہے

(القرءۃ الاعدادیہ الجزء الثانی صـ۲۳ حوالہ مقیاس وہابیت صـ۳۹۹)

یہ اشعار حجاز میں نجدی کی حکومت سکولوں کے بچوں کو تعلیماً پڑھاتی ہے کیا کسی وہابی نے ان پر فتویٰ لگایا کہ تم امرت پرست، بت پرست اور اگنی پرست گاندھی کو نبی ماننے کی تعلیم دیتے ہو اور دلواتے ہو، یہ کفر و شرک ہے لیکن وہابی سے وہابیت کی بنیاد شروع ہوئی اور راتب بھی وہیں سے ملتا ہے ان کو کیسے کہیں یہ ہے محمد ابن عبدالوہاب نجدی کے مذہب کا سرنامہ جو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعرے کو شرک و کفر اور الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے کو برا کہتا ہے۔ لیکن امرت

پرست ، اگنی پرست ، دایئو پرست اور بت پرست کو اپنا نبی سمجھتا ہے اور یا گاندھی کے نعرہ کو سنت وہابیہ سمجھتا ہے اور امام مہدی کا خطاب بھی مسٹر گاندھی کے ہی سر رکھ دیا جس فرقے کا نبی اور امام مہدی مسٹر گاندھی ہو بھلا اس فرقے کا ایمان کیسا ہو گا۔

نجدیہ وہابیہ سعودی کی بت پرست نوازی اور نہرو کو
یارسول السلام نہرو کے ساتھ استقبال کرنا

مئی ۱۹۵۵ء میں شاہ ابن سعود کے ہمراہ ان کے بھائی شاہ امیر فیصل بھی ہندوستان آئے ۔ مؤخر الذکر نے اپنا مذہبی فریضہ یوں ادا کیا۔

امیر فیصل نے بھارت میں قیام کے دوران میں ڈاکٹر راجندر پرشاد ڈاکٹر رادھا کرشن اور پنڈت نہرو سے ملاقاتیں کیں اور راج گھاٹ پر مہاتما گاندھی کی سمادھ پر پھول چڑھانے گئے نیز ایک گاؤں رتن گڑھ میں تشریف لے گئے ، جہاں دیہات سدھار کا کام دیکھ کر اس قدر متاثر ہوئے کہ وہیں دس ہزار روپے کا عطیہ عنایت فرمایا ،

(نوائے وقت لاہور ۱۱ مئی ۱۹۵۵ء)

بہر حال امیر فیصل اس وقت پھر بھی چھوٹے میاں تھے ۔ بڑے میاں کی سنیئے جنہیں محافظ حرم کا خطاب ان کے معتقد حضرات بڑی عقیدت سے دیتے ہیں جو بت شکن کے بجائے قبہ شکن تھے مسلمانوں کو مشرک سمجھ کر ان سے دشمنی رکھنے پر مجبور تھے ، لیکن مشرکوں بت پرستوں سے اتحاد اور دوستی کی یوں بھیک مانگتے پھرتے تھے ۔

شملہ سے آٹھ میل دور آپ (شاہ ابن سعود نجدی) نے ہماچل پردیش کے لوگوں کا پیش کیا ہوا لوک ناچ کا ایک پروگرام دیکھا اور جناب صدر

معزز وزراء خواتین اور راجندر پرشاد کے جواب میں شاہ سعود نے تقریر فرمائی، مدرسہ دیوبند کو پچیس ہزار روپیہ دیا اور یہ بھی فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ ہندوستان اور سعودی عرب کے اتحاد اور دوستی کے رشتے ہمیشہ مضبوط رہیں گے۔

(اخبار سیاست کانپور ۳ر دسمبر ۱۹۵۵ء)

اپنے اس دورے کے موقع پر شاہ ابن سعود غیر مسلم سربراہ پنڈت جواہر لال نہرو کو سرزمین حجاز مقدس کے سرکاری دورے کی دعوت دی۔ جسے اس بت پرست نے قبول کی۔

چنانچہ ۲۴ ستمبر ۱۹۵۶ء کو بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو جب آپ کے دار الخلافہ ریاض پہنچے تو آپ کی حکومت کے اکٹھے کئے ہوئے عوام نے

یَا رَسُوْل اَلسَّلَام نَہْرُوْ

کے شرمناک نعروں سے ان کا استقبال کیا تھا۔ اس استقبال کرنے والوں میں عرب کے وہ قبائلی بدو اور عورتیں بھی شریک کئے گئے تھے جو کسی دشمن اسلام فرد یا قوم کے لئے اپنے دلوں میں جذبات احترام نہیں رکھتے پھر سب سے بڑا اجتہاد جو آپ جیسے قاطع بدعات نے کیا تھا کہ عرب کی خواتین کو غیر محرموں کے انبوہ کثیر میں لاکر ان سے ایک غیر محرم، غیر مسلم شخص کا استقبال سرزمین حجاز پر "رسول" جیسے متبرک مقدس خطاب سے کرایا۔

سعودی عرب میں نہرو کا "مرحبا رسول السلام اور جے ہند کے نعروں سے استقبال، شاہ سعود نہرو کی پنچ شیلا پر ایمان لے آئے۔

سعودی عرب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ نہرو کے استقبال کے لئے عرب عورتیں بھی موجود تھیں۔ ۔ ۔ ریاض پہنچنے پر شاہ سعود نے نہرو کو گلے سے لگالیا۔

سرزمین حجاز پر پہلی مرتبہ بھارتی ترانہ " جانا مانا گانا " بجایا گیا، پنڈت نہرو جب سعودی عرب کے دار الحکومت ریاض پہنچے تو ہزاروں افراد شاہ سعود سعودی شہزادے، وزراء اور سعودی فوج کے اعلیٰ افسر شامل تھے۔ نہرو کا استقبال کیا اور ایک فوجی دستے نے نہرو کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔ اس کے بعد نہرو ایک کھلی کار میں شاہ سعود کے محل روانہ ہوگئے راستے میں سڑک پر دونوں طرف ہزاروں افراد نے نہرو کو دیکھ کر زندہ باد کے نعرے لگائے جو بیس ستمبر کی رات کو شاہی محل " الحمرا " میں شاہ سعود نے نہرو کے اعزاز میں شاہی ضیافت دی۔

اس کمرے کو رنگا رنگ روشنیوں سے سجایا گیا تھا۔ جب نہرو کمرہ میں داخل ہوا تو شاہ سعود نے آگے بڑھ کر ان کی شیروانی کے کاج میں سرخ رنگ کا ایک گلاب ٹانک دیا۔

(روزنامہ کراچی ۲۷ستمبر ۱۹۵۶ء)

حضرات گرامی! مشرک نہرو کا استقبال " یا رسول السلام " کے نعرے سے کرنے پر پورے عالم اسلام سے احتجاج کی صدائیں بلند ہوئی، توحید کے پردے میں یہ مشرک پرستی کا نظارہ عام مسلمانان عالم کے لئے ناقابل برداشت ہو کر رہ گیا اور سب کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی کہ واقعی ان نام نہاد موحدوں کی خارجیت میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے اور یہ لوگ سیاسی مصالح کی خاطر اپنی ظاہری مسلمانی کو بھی داؤ پر لگانے میں نہ کوئی باک

محسوس کرتے آئے ہیں اور نہ آج کل کر رہے ہیں۔

حضرات: ہم حیران ہیں کہ نجدی وہابی سعودی عقائد مذہبی رکھنے والے لوگ ایک ایسے شخص کو تو "یارسول" جیسے عظیم لقب سے خوش آمدید کہہ سکتے ہیں جو بطناً و نسلاً بت پرست اور مسلکاً لا مذہب ہے لیکن کوئی مسلمان حیات النبی، خاتم الرسل، حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو وفور جذبات و عقیدت لوازم احترام اور واجبات استغاثہ میں یارسول، یا محمد، یا مصطفیٰ کہہ کر یاد کرے تو اُسے کافر و مشرک قرار دے دیا جاتا ہے۔

یہ کون سی منطق ہے یہ کون سا عقیدہ ہے، یہ کون سا مذہب ہے استغفر اللہ ربی۔ نجدی سعودی لوگوں نے جنت البقیع کے تمام آثار مقدسہ کو شہید کرا دیا، صدہا اصحاب کبار کے قبوں کو مسمار کرا دیا۔ گنبد خضرا، آرام گاہ رسول، سرچشمۂ نور الٰہی کے معاد سے زمین بوسی کو حرام اور جرم قرار دیا گیا۔ نجدی وہابی مسلک کے مولوی اور ان کے ہم مسلک و عقیدہ لوگوں نے یہ حکم بھی لگا دیا کہ ختم المرسلین، نبی آخر الزمان، حیات النبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر محبت سے جو شخص درود و سلام الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھے یا کھڑے ہو کر یارسول سلام علیک پڑھے مشرک و کافر ہے اور اس عقیدے پر اصرار کرے تو مرتد اور واجب القتل!

حضرات: دیکھا آپ نے احترام رسول کو بدعت و شرک اور کفر کہنے والے مقلدین ابن عبدالوہاب نجدی ایک ایسی قوم کے سربراہ کا استقبال "یارسول السلام" کے نعروں سے کرتے ہیں، جو دشمن رسول و اسلام ہے اور لاکھوں دیوی دیوتاؤں کا پجاری ہے۔ "اللہ اکبر"

اولیاء کرام کے مزارات پر نجدیوں، وہابیوں کے نزدیک پھول چڑھانے شرک و بدعت ہیں، مگر مہاتما گاندھی کی سمادھ پر پھول چڑھانے ان کے نزدیک عین توحید ہے۔ معاذاللہ استغفراللہ

نجدیوں وہابیوں کا انگریزوں کی قبروں کو پوجنا اور پھول چڑھانے

واشنگٹن یکم، آج صبح شاہ سعود پوٹولک دریا کو عبور کر کے ارلنگٹن قبرستان گئے اور گمنام سپاہی کی قبر پر پھول چڑھائے۔ یہ قبر گزشتہ جنگ میں ہلاک ہونے والے تمام امریکی سپاہیوں کی یادگار سمجھی جاتی ہے۔ دوپہر کا کھانا شاہ سعود نے نائب صدر نکسن کے ہمراہ کھایا۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲ فروری ۱۹۵۷ء)

سعودی عرب کے وزیر دفاع امیر فہد بن سعود نے جو شاہ سعود کے ہمراہ امریکہ آئے ہیں، کل امریکہ کے پہلے صدر جارج واشنگٹن کی قیام گاہ کی سیر کی، بارش کے باوجود انہوں نے مکان کی پائیں باغ کی سیر کی اور جارج واشنگٹن کی قبر پر پھول چڑھائے

(روزنامہ کوہستان لاہور بابت ۲ فروری ۱۹۵۷ء)

مولوی ظفر احمد عثمانی دیوبندی کا اپنی بیوی کے مرنے کے بعد غائبانہ سلام عرض کرنا۔

لَا تَبۡعُدِیۡ فَلَا نَنۡتِ بین قلوبنا۔ وصُدُوۡرِنَا وعُیُوۡنِنَا وَرُؤُوۡسِ
حَیَّاكِ رَبُّكِ وَالۡمَلَائِكَةُ الۡكِرَام۔ بِقَوۡلِهِمۡ نَامِی گَنُوۡمِ عَرُوۡسِ
مِنّی السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَارُوۡحَ الۡحَیَاة وعُمۡدَتیۡ فِی کل یوم عبوس

رسالہ ندائے حرم صہ ۳۳ بابت ماہ ربیع الاخر ۱۳۷۰ھ ۱۹۵۱ء جنوری)

(بحوالہ مقیاس صلوٰۃ صہ ۴۰۶)

دیوبندیو! تمہارے مولوی ظفر احمد عثمانی اپنی بیوی کے مرنے کے بعد غائبانہ سلام پڑھے تو جائز ہے اور ہم اہلسنّت اپنے آقا و مولا امام الانبیاءؑ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھیں تو شرک ہے۔ کچھ خدا کا خوف کرو۔

؎ شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

دیوبندی وہابی فرقہ کا اپنے امیر یزید پلید پر درود پڑھنا
صَلَّی اللّٰہُ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ (یزید) وَالْمُحْسِنُ الْجَزَاءُ"
رشید ابن رشید صلے از ابو یزید محمد دین بٹ)
تصدیق شدہ علماء دیو و اہل الحدیث)

عاشقان رسول؛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھیں تو وہابیوں دیوبندیوں کو مرگی پڑتی ہے اور کہتے ہیں کہ خلاف شرع ہے اور بدعت ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ یہ کون سی شرع میں ہے کہ بیوی کے مرنے کے بعد اس پہ سلام پڑھو۔ اور یزید پلید جس ظالم فاسق و فاجر نے (نواسہ رسول جگر گوشہ امام عالی مقام اور اہلبیت کو میدان کربلا میں شہید کرایا) اس پہ درود پڑھو تو دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک عین اسلام ہے۔ العیاذ باللہ تعالےٰ۔

دیوبندیوں کا درود اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلٰنَا اَشْرَفْ عَلِی۔

میں نے رسالہ حسن العزیز کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب رکھ لیا اور سو گیا۔

دیوبندیوں کا کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْرَفْ عَلِی رَسُوْلُ اللّٰہِ
۲۴ رشوال ۱۳۳۵ھ ہجری کو ایک مرید نے پیر مولوی اشرف علی تھانوی کی طرف ایک خط بھیجا اور اس کا جواب مولوی

اشرف علی صاحب نے دیا۔ سوال وجواب دونوں ہدیہ ناظرین ہیں۔

دیوبندیوں کے امام اشرف علی کے ایک مرید کا واقعہ

کچھ عرصے کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتا ہوں، لیکن مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی جگہ حضور کا نام اشرف علی لیتا ہوں۔ اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی۔ کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں۔ دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے، لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھے اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار یہی کلمہ نکلتا تھا۔ دو تین بار جب یہی صورت حال ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے اتنے میں میری یہ حالت ہوگئی کہ کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہوگئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہوگیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی، وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا۔ لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور ہی کا خیال تھا۔ لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن میں پھر بھی یہ کہتا ہوں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلٰنَا اشرف علی

حالانکہ اب میں بیدار ہوں، خواب نہیں۔ لیکن بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان اپنی قابو میں نہیں۔ اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں۔

جواب مولوی اشرف علی تھانوی صاحب اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالےٰ متبع سنّت ہے۔

۲۴ شوال سنہ تیرہ سو پینتیس ہجری ۱۳۳۵ھ

مندرجہ رسالہ الامداد اشرف علی تھانوی بابت ماہ صفر ۱۳۳۶ھ ص ۳۵

نوٹ: بحالت سکر تو تاویل کی جاسکتی ہے مگر عبارت کو اچھی طرح پڑھنے سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ باہوش ایسے کلمات کہتا ہے جو باعث کفر ہے اور مولوی صاحب کا جواب اس سے بھی زیادہ تعجب خیز ہے بجائے تنبیہہ کے تسلی فرما رہے ہیں۔

کلمہ لاالہ الا اللّٰہ اشرف علی رسول اللّٰہ اور درود اللّٰھم صل علیٰ سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی کے جواب میں اشرف علی کا اپنے مرید کو یہ تسلی دینا کہ جس کا تم کلمہ پڑھتے ہو وہ اللہ کے فضل سے سنت کا تابعدار ہے اس سے کلمہ کفر یہ پہ اشرف علی کا راضی ہونا واضح ہے پھر اس کا دن بھر یہی حال رہا یعنی دن بھر یہی کلمہ کفریہ بکتا رہا اور عذر یہ کرتا ہے کہ اس کی زبان اس کے قابو میں نہ تھی وہ تو چاہتا تھا

کہ صحیح کلمہ درود پڑھے مگر زبان اس کا کہنا نہیں مانتی تھی گویا زبان اس
کے منہ میں ایک علیحدہ ہی بے لگام جانور تھی۔ جو دن بھر اس کے قبضہ
میں نہیں آئی۔ اگر کسی مسلمان پیر کے متعلق یہ واقعہ ہوتا تو وہ اس کا جواب
یہی دیتا کہ تجھ پر شیطان مسلط ہے کہ تو دن بھر مجھ کو نبی رسول کہتا رہا
اور زبان کی اختیاری کا عذر جھوٹا ہے زبان کا دن بھر قابو میں نہ آنا دیکھا نہ
سنا۔ تو کافر مرتد ہو گیا توبہ کر کے نئے سرے سے کلمہ طیبہ پڑھ کر مسلمان
بن، بیوی رکھتا ہو تو اس سے دوبارہ نکاح کر۔

بلکہ اگر یہی واقعہ یوں ہوتا کہ کوئی شخص تھانوی جی کو خواب میں کتے
کا پلا اور سوئر کا بچہ کہتا، پھر بیداری میں ہوش کے ساتھ دن بھر اسی طرح
بکتا اور یہی عذر کرتا کہ میں تو چاہتا تھا کہ آپ حکیم الامتہ اور مجدد الملتہ کہوں
مگر کیا کروں کہ میری زبان میرے اختیار میں نہ تھی وہ میرا کہنا نہیں مانتی
تھی وہ حکیم الامتہ مجدد الملتہ کے بدلے کتے کا گلورا اور سور کا بچہ ہی کہتی
رہی تو کبھی تھانوی جی اس کا یہ عذر نہ سنتے۔

میں تو کہتا ہوں کبھی اس زبان سے یہ نکل جاتا کہ ہمارے پیر
۔۔۔۔ شیطان کی طرح ہیں ان کی صورت گدھے کی طرح ہے وہ
تو ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں اور اس کے بعد مرید یہ کہتا کہ میں چاہتا ہوں
کہ تبلہ و کعبہ بولوں۔ حضور حضرت کہوں۔ مگر زبان پر کنٹرول نہیں۔
زبان اختیار سے باہر ہے تو تھانوی صاحب کیا کوئی بھی ذی ہوش
یہ تعبیر ہرگز نہیں لیتا۔ کہ اس خواب سے یہ بات ظاہر ہوتی
ہے کہ تمہارا پیر عجز و انکسار کا پیکر ہے خلق و اخلاص کا مجسمہ ہے۔ بلکہ
مرید سے یہ کہتے کہ گستاخ! زبان بے قابو ہونے کا بہانہ بناتا ہے توبہ

دوبارہ بیعت کر، پیر کی گستاخی کے بعد تیری بیعت برقرار نہ رہی۔
سوال یہ ہے کہ جب یہاں پر زبان کے بے قابو ہونے کا حیلہ بہانہ قابل قبول نہیں ہو سکتا تو الامداد کے مذکورہ خواب میں زبان کے کنٹرول سے باہر ہونے کا بہانہ کیونکر قبول ہے۔

سہ تیری نگاہ نے محفل میں دفعتاً اُٹھ کر
کسی کا حال بگاڑا کسی کا مستقبل

مگر وہاں تو ان کی نبوت بچی جا رہی تھی۔ مدینہ طیبہ کی رسالت منتقل ہو کر تھانہ بھون کو آ رہی تھی لہٰذا یہ جواب لکھا کہ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالےٰ متبع سنت ہے۔ گویا اپنے مرید کی حوصلہ افزائی اور تائید کر دی اور اسے کلمہ و درود اسی طرح پڑھتے رہنے کی تلقین کر دی۔

یہ ہے تھانوی صاحب کا در پردہ دعوئ رسالت کہ اس واقعہ کو چھاپ کر شائع کیا جاتا ہے یعنی میرے جس مرید کو میرے متبع سنّت ہونے کی طرف سے تسلی کرنا ہو وہ اسی طرح میرے نام کا کلمہ درود پڑھا کرے مجھ کو نبی و رسول کہا کرے۔ والعیاذ باللّٰہ تعالےٰ۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا بھی یہی مذہب ہے کہ سنت کی پیروی سے ہر شخص نبی بن سکتا ہے۔

نوٹ: رسالہ الامداد کا اصل نسخہ بندہ ناچیز کے پاس موجود ہے اور یہ رسالہ الامداد خود اشرف علی صاحب کا لکھا ہوا اور طبع کرایا ہوا ہے جو صاحب چاہے دس روپے کا ٹکٹ بھیج کر مکتبہ غوثیہ رضویہ شاہدرہ لاہور کوڈ نمبر ۹۵۰ سے منگوا کر پڑھ سکتا ہے۔

حضرات؛ دیکھا آپ نے اگر ہم
اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ پڑھتے
ہیں تو دیوبندی وہابی شرک و بدعت کے فتوے لگاتے ہیں کہ یہ درود
ناجائز ہے۔ بدعت ہے، مگر دیوبندی اشرف علی پہ درود اور اشرف علی
رسول اللہ پڑھیں تو نہ بدعت نہ شرک نہ کفر کا دورا پڑے گا۔ بلکہ
معذوری ہی معذوری (فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَار)
اگر مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اگر واقعی متبع سنت ہوتے
تو اپنے مرید کو ایمان لیوا کلمہ و درود سے روکتے اور توبہ کراتے دوبارہ کلمہ
پڑھا کر مسلمان کرتے کہ تمام فقہائے کرام کا اجماع ہے کہ غیر نبی ورسول
کا کلمہ پڑھنا کفر ہے، اور غیر نبی ورسول پر بلا واسطہ درود پڑھنا جائز نہیں
مگر آقائے کائنات رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم سری و برابری
کا جو خناس دلوں میں گھسا ہے۔ وہ آخر کہاں چھپ سکتا ہے کسی نہ کسی
طرح وہ اپنی شیطنت کا اظہار تو کرے گا۔ اندازہ لگائیے وہ ذہن کس
قدر آوارہ ہے جو اپنے لئے منصب رسالت حاصل کرنے کو تیار اور
امام الانبیاء سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم کے علم مبارک کو جانوروں
سے مثال دے کر بھی مومن و مسلم ہونے کا دعویدار ہے معاذ اللہ۔
مقام غور و فکر ہے کہ جس خواب میں اپنے مولوی صاحب کی عظمت
نظر آتی ہے کوئی مقام رسالت پر فائز نظر آتا ہے اور قطب دکھائی
دیتا ہے۔ ان ہی خوابوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیوبند میں
اردو پڑھتے نظر آتے ہیں۔ معاذ اللہ

سے پیدا ہوئے دیوبندی وہابی تو ابلیس نے کہا

لوآج ہم بھی صاحب اولاد ہو گیا۔

مجھے عرض کرنے دیجئے یہ تضاد صرف اس لئے کہ ہم اہلسنّت وجماعت نے بفضلہٖ تعالٰی سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانا ہے اور دیوبندی وہابی گروپ نے صرف اپنے "مولا" کو مانا ہے۔ ہم اہلسنّت وجماعت تمام تر عظمتوں رفعتوں کا مالک اپنے آقا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتے اور مانتے ہیں۔ جبکہ دیوبندی گروپ اپنے مولویوں کو سب کچھ مانتا اور جانتا ہے۔

لیکن رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کو ذرہ ناچیز سے کم تر" اپنے جیسا بشر" اور مر کر مٹی میں ملنے والا" سے زیادہ ماننے کو تیار نہیں، معاذ اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ہم تو اب بھی بڑے خلوص کے ساتھ حق کی راہوں کی طرف آواز دے رہے ہیں اور یہ عرض کر رہے ہیں سے

جاگ اٹھو وقفہ تدبیر ملے نہ ملے

خواب پھر خواب ہے تعبیر ملے نہ ملے

اللہ تعالٰی کا خوف رکھو۔ اور تفرقہ بازی کو چھوڑ دو۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام کو شرک نہ کہو اگر خود نہیں پڑھتے تو صلواۃ وسلام پڑھنے والوں کو مشرک نہ کہو بلکہ خود صلواۃ وسلام کے عامل بنو تاکہ نجات پا سکو۔

حضرات محترم! درود ابراہیمی کے علاوہ اور بھی بے شمار درود وسلام ہیں۔ مولوی ظفر احمد دیوبندی نے کتاب برکات درود شریف میں اور

مولوی سید حسن استاذ دارالعلوم دیوبند نے کتاب فضائل درود وسلام میں اور مولوی فردوس شاہ قصوری دیوبندی وہابی نے کتاب الصلوٰۃ والسلام میں اور مولوی احمد سعید دہلوی دیوبندی نے کتاب صلوٰۃ و سلام میں کئی درود و سلام کے صیغے لکھے ہیں

مولوی اشرف علی حکیم دیوبند کا صلوٰۃ وسلام عرض کرنا

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ سَلَامًا مُتَكَاثِرًا

اس کے علاوہ اور بھی تقریباً چوتالیس کے قریب درج کئے ہیں۔

(زاد السعید فی الصلوٰۃ علی النبی الوحید صلی اللہ علیہ وسلم صـ۲)

مولوی محمد قاسم نانوتوی کا صلوٰۃ وسلام پیش کرنا

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ (تحذیر الناس صـ)

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْخَلَائِقِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ (آب حیات صـ۲)

مولوی محمد ذکریا تبلیغی دیوبندی کا صلوٰۃ وسلام عرض کرنا

کہ بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود و سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰہ اسی طرح آخیر تک زیادہ اچھا ہے۔
اس کے علاوہ تقریباً چالیس صیغے درود و سلام کے اور بھی ذکر کئے ہیں۔ (فضائل درود شریف صہ ۲۵)

مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی کا صلوٰۃ وسلام پڑھنا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ (تحفۃ الہند صہ ۱)

حافظ سید عنایت علی شاہ خلیفہ حکیم دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی کا صلوٰۃ وسلام پڑھنا

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَحَبِيْبِهٖ مُحَمَّدِنِ الْمُبَشَّرِ بِهٖ فِي الْاِنْجِيْلِ وَالْمُنَزَّلِ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ ۔ (باغ جنت صہ ۱۱)

مولوی عبد العزیز دیوبندی شجاع آبادی کا صلوٰۃ وسلام عرض کرنا

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ (درود وسلام علیٰ خیر الانام صہ ۶ از محمد قاسم قاسمی دیوبندی)

مولوی محمد ادریس الانصاری دیوبندی کا درود وسلام پڑھنا

حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا وَّمُسَلِّمًا

(درود وسلام علیٰ خیر الانام صہ ۹)

مولوی عبدالعزیز صاحب دیوبندیوں کے مفسر، محدث اور استاد انکل شجاع آبادی نے لکھا ہے کہ

اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر درود و سلام بھیجنا افضل عبادت ہے، اور آپ کے حق کی بہتر ادائیگی ہے قیامت میں آپ کا قرب نصیب ہوگا شفاعت میسر آئے گی، حضور کی محبت کا علمبردار ہوگا خاصان خدا میں اس کا شمار ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ صلوٰۃ و سلام کی طرز ادا شاگردان مصطفےٰ جیسی ہو اس لئے کہ وہ طرز پسندیدہ رسول خدا ہے۔ (درود و سلام علی خیر الانام پر تقریظ ص۶ از مولوی محمد قاسم قاسمی)

مولوی عبداللہ صاحب صدر مدرسہ عربی فاضل احمدپور شرقیہ دیوبندیوں کے نمونہ سلف عالم باللہ نے لکھا ہے کہ

درود شریف کا پڑھنا افضل عبادات قولیہ میں سے ہے، اس کا ورد انسان کے لئے دنیا و آخرت کی سعادتوں کا ضامن ہے۔

(درود و سلام علی خیر الانام پر تقریظ ص۱۱ از مولوی محمد قاسم قاسمی)

مولوی ابوالبرکات احمد غیر مقلد وہابی نے لکھا ہے کہ

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں عبادت سمجھ کر درود و سلام

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ

پڑھا جائے تو جائز ہے۔

(فتاویٰ برکاتیہ ص۸۷ - ۸۸ از مولوی ابوالبرکات احمد وہابی)

مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد وہابی نے لکھا ہے کہ

ذکر ولادت سرور کائنات قیام میں سب کے سب درود بصیغہ مخاطب دست بستہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْل اللہ۔ پڑھنے لگ جاتے ہیں۔ (اہلحدیث کا مذہب ص۳۴ از مولوی ثناء اللہ اہلحدیث وہابی)

حضرات: مولوی ثناء اللہ صاحب نے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ کو درود تسلیم کیا ہے

مولوی محمد قاسم قاسمی دیوبندی کا صلوٰۃ وسلام پڑھنا

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْن۔

قاضی سلیمان منصور پوری وہابی کا صلوٰۃ وسلام عرض کرنا

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَخُلَفَاءِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن۔
(اصحاب بدر صـ ۲۵ از محمد سلیمان منصور پوری)

مولوی اسماعیل غزنوی وہابی غیر مقلد کا صلوٰۃ وسلام پڑھنا

وَالصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدِنِ الْاَمِیْن وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ (تحفہ وہابیہ صـ ۵۶)

امام الوہابیہ نواب صدیق حسن خاں کا صلوٰۃ وسلام عرض کرنا

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْقَائِلِ لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ الَّذِیْنَ ھُمُ الْاَرْضُ الْاِیْمَانُ سَمَاءٌ

اس کے علاوہ دلائل الخیرات شریف کتاب پڑھنے کا ذکر اور دیدار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے درود شریف اور درود تنجینا اور صلواۃ تفریجیہ قرطبیہ کا ذکر کرتے ہوئے دونوں درود شریف لکھے ہیں۔
(کتاب الداء والدواء صـ ۹ صـ ۱۶۳ صـ ۲۱۰)

اہلسنّت وجماعت جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور

سلام عرض کرتے ہیں

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام — شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند — اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

یا اے شہنشاہ مدینہ ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ ۔ زینت عرشِ مُعلّٰی اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ ۔

اس قسم کے اشعار نظم یا نثر میں سلام پڑھیں تو دیو بندیوں وہابیوں نجدیوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور پھر بدعت کے فتوے لگانے شروع کر دیتے ہیں ۔ اس کا جواب ان کی کتب سے حاضر ہے ۔

حکیم اہلحدیث مولوی محمد صادق سیالکوٹی کا سلام عرض کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اللہ نے اتنا بلند کر دیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک منٹ کے لئے کبھی بھلائے نہیں جا سکتے جن سید الکونین ، سید المرسلین ، سید ولد آدم ، خاتم النبیین رسول رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور یاد ہر لمحہ اور ہر گھڑی مسلمان کی زندگی میں موجود ہو ، جن کی رسالت کا آفتاب کبھی غروب نہ ہو ان کے بعد از خدا بزرگ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جنم دن منانا ان کی شان کے منافی نہیں ہے ۔ کوئی دن کوئی گھنٹہ ، کوئی منٹ ، کوئی سیکنڈ ، ایسا نہیں گزرتا جس میں خواجہ بدر و حنین صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی بارش نہ ہو رہی ہو ۔ اور سلام کے پھول نہ برس رہے ہوں ۔

سلام صدق و امانت کی شان عالی پر
سلام خلق و مروت کی بے مثالی پر

حضرت رسالت مآب پر درود شریف کی بارش

گل ہے اگر بدن تو پسینہ گلاب ہے
صلِّ علیٰ وہ جسم رسالت مآب ہے

سلام تجھ پر ہزاروں اے سرزمین عرب
کہ رشک گلشن جنت ہیں کوہسار تیرے

سلام تجھ پر ہزاروں اے بدر کے میدان
دمار میت کی تفسیر ریگ زار تیرے

سلام اس پر بھلا سکتے نہیں جس کا کبھی احساں
سلام اس پر مسلمانوں کو دی تلوار اور قرآں

سلام اس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

یہ جمال مصطفےٰ کے صدا۳ ماہر القادری کا سلام لکھا ہے۔ (ص۴۹۲)

یَا رب صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً ۔ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیرِ الْخَلْقِ کُلِّھِم

و اللّٰہ! اس نیرّ بطحا، انجم طٰہٰ، مہر تدلیٰ، ماہ دنیٰ، زینت کعبہ رونق منبر، گوہر وحدت، آیۂ رحمت، کان فتوحات، بحر نبوّت، جان دوعالم، شافع محشر پر، کروڑوں، نیبوں، پدموں، سنکھوں کی تعداد بھر اپنا درود وسلام نازل فرما اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ابداً۔ ابداً۔ الیٰ یوم القیٰمۃ۔

و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ قَدْرَ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَشَانِہٖ

یہ درود شریف پڑھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

ہو گی۔

• رات کو بعد نماز عشاء پاک جگہ پر بیٹھ کر پاک صاف لباس پہن کر خوشبو لگا کر مندرجہ ذیل درود شریف ۳۱۲۵ بار زیارت کی نیت سے ہر روز پڑھیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَسَلَّمَ۔

پڑھنے کے بعد صاف بستر پہ سو رہیں اور تین بجے شب اٹھ کر نماز تہجد پڑھیں، یہ معمول جاری رکھیں انشاء اللہ ضرور ضرور اس جمال جہاں فروز صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی دولت سے مالا مال ہوں گے ؂

یہ آستان محمد ہے اس طرف آؤ
سکون قلب کی دولت یہاں سے ملتی ہے
وہ آبرو کہ ہے محروم آدمی جس سے
وہ بزم سرور کون و مکاں سے ملتی ہے

ار یوں کھربوں درود و سلام ہوں ان نبی رحمت پر
اے اللہ ہماری طرف سے روح محمد کو (ڈھیروں) تحیت وسلام پہنچا دے"

(جمال مصطفٰے ص ۱۴۲ ص ۵۴۰ ص ۳۵ ص ۶۲)

مولوی ثناء اللہ امرتسری وہابی کا سلام پڑھنا

؂ سلام اس نور رب العالمین پر
سب اس کی آل اور اصحاب پر

(ترک اسلام ص ۱۳ مطبوعہ امرتسر)

ے مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
(مقدس رسول ص ۸۶)

شمع میں فیض آبادی کے شعر کو نقل کیا ہے۔

ے سلام اس پہ جو مصطفٰے ہو کے آیا
وہ بندوں میں بندہ بڑا ہو کے آیا
(شمع توحید ص ۴۰)

مولوی عبدالعزیز کی زبانی مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے

ے اور اصحاب محمد پر سلام ہو میری جانب سے ہر دم صبح و شام
(نور توحید ص ۴۸)

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی کا سلام عرض کرنا اور

درود اور پیغمبر عالی مقام جناب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر جو متلاشیان راہ ہدایت کے لئے ہادی اعظم اور حد فرمان سے گزرنے والوں پر خدائی محبت ہیں۔ اور درود و سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مکرم اور اصحاب محترم رضی اللہ عنہم اجمعین پر جنہوں نے تاقیامت سنّت کو زندہ فرمایا ہے۔

(سیرت الرسول ص ۱۲ از شاہ ولی اللہ)

فیوضات حسینی ص ۱۷ ترجمہ عبد الحمید سواتی سوت العلوم گوجرانوالہ

میں نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے ایک دستاویز لکھی۔ آپ کے ساتھ اکثر اکابر صحابہ کرام تھے۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔ میں نے عرض کیا۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ معانقہ کیا اور مجھ کو لطائف واذکار سکھائے۔

(مبشرات بلغۃ الحیران حسین علی)

مولوی محمد اسحاق دہلوی نے کہا کہ صلوٰۃ وسلام کی نیت سے نبی کو پکارنے

یعنی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنے، کا جواز ظاہر ہے۔

(ہدیۃ المہدی (اردو) ص ۵۰)

قاضی سلیمان منصور پوری وہابی نے لکھا ہے۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ۔ پڑھنا جائز ہے۔

(الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام ص ــــ)

درود ابراہیمی کے علاوہ درود شریف

درود شریف کے متعلق مولوی اشرف علی تھانوی نے فرمایا کہ مجھے جب کبھی توفیق ہوتی ہے تو یہ درود شریف پڑھتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

کیونکہ یہ باوجود اختصار صلوٰۃ وسلام وبرکت سب کو شامل ہے

(حسن العزیز ص۷ مطبوعہ ملتان از مولوی عزیز الحسن دیوبندی)

مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ سوائے پروردگار ہمارے تو اپنے حبیب پر ان کے آل اصحاب پر اور ان کے سب نائبوں پر ہزار ہزار درود اور سلام بھیج۔

(تقویۃ الایمان ص۲۲)

نتیجہ:۔ جو دیوبندی وہابی لوگ یہ رٹ لگاتے ہیں کہ بس درود شریف صرف درود ابراہیمی ہے، ان کو تھانوی صاحب اور دہلوی کے اس فرمان کو بار بار پڑھنا اور ان کو اپنی ضد سے باز آجانا چاہیئے اور اہل سنّت وجماعت پر تنقید اور اعتراضات کرنے کی بجائے ان کی حقانیت کو تسلیم کرنا چاہیئے۔ الحمد للہ اہلسنّت وجماعت کا مسلک اور مؤقف خلوص پر مبنی ہے، ضد اور ہٹ دھرمی سے پاک ہے اللہ کریم اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم کے صدقے لوگوں کو حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دیوبندیوں وہابیوں کے امام مولوی اسمٰعیل دہلوی کا درود و سلام عرض کرنا

درود نامحدود صاحب مقام پر نازل ہو یعنی احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین و علیٰ وراثہ وفی ابہ الی یوم الدین وعلینا معہم و فیہم برحمتک یا ارحم الراحمین۔

(صراط مستقیم صد ۱۲)

مولوی ظہیر الدین سیّد احمد صاحب نبیرہ مولانا شاہ رفیع الدین

محدّث دہلوی شاہ صاحب کے حالات لکھتے ہیں۔ حالات عزیزی کے عنوان سے لکھنے کے بعد لکھتے۔ وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

(کمالات عزیزی صد ناشر اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور)

بعض دیوبندی وہابی کہتے ہیں کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ تو آیا ہے۔ لیکن صلوٰۃ کا لفظ نہیں۔

جب آپ کے علماء اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ دونوں پڑھ رہے ہیں تو دیوبندیوں کو انکار نہیں کرنا چاہیئے یا کیا تمہارے لئے دونوں جائز ہیں اور ہمارے لئے شرک ہے۔

شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلوی کتاب شفاء العلیل کو شروع کرتے ہوئے لکھتے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْن
(شفاء العلیل ترجمہ القول الجمیل صـ۶)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سلام کے ساتھ صلوٰۃ بھی کہہ رہے ہیں کیا ان کے لئے جائز ہے اور ہمارے لئے شرک ہے۔

حکیم اہلحدیث علی محمدؐ صمصام کا درود و سلام لکھنا

پھر لکھّا درود آکھاں جگا ندے پیر نوں ۔ ماحی حاشر تے بشیر نذیر نوں
اُمّتاں دے لاڑے سوہنے بدر منیر نوں ۔ شان جہدا اسگا ہئیں
لکھ درود ہیں تھیں نبی کریم نوں ۔ رحمت عالم سوہنے در یتیم نوں
ماحی حاشر تے رؤف رحیم نوں ۔ شان جہدا رس جائیں
لکھاں درود عبداللہ دے لال نوں ۔ مکّی تے مدنی عربی صاحب جمال نوں
پھر درود لکھّا دُرّ یتیم نوں ۔ ماحی حاشر تے روف رحیم نوں
طٰہٰ یٰسین تے مزمل کریم نوں ۔ احمد محمد عاقب نالے سلطان نوں
سوہنے محمدؐ موہ لیا سارے جہاں نوں

پھر درود لکھاں جگا ندے پیر نوں ۔ رحمت عالم سوہنے بدر منیر نوں
حامی محشر تے بشیر نذیر نوں ۔ ہور نہ ہستی کوئی اس دے شان دی
پھر درود سرور عالم دی ذات نوں ۔ کرن ہدایت آیا کل کائنات
باعث تخلیق عالم نیک صفات نوں ۔ کوئی نہ ثانی میری سوہنی سرکار دا
کہا السلام علیک ایہا النبی میں نے ۔ آوازاں میریاں رب نے نبی دے کنیں پاد تیاں
ہوا کدے لے جائیگی سینہا دردمنداں دا ۔ میں حاضر ہو کے خود اپنے پیغمبر نوں سلام آکھاں

سلام آکھاں جو آدم نالوں پہلاں رحمتاں بنیاں — تے آدم دی نسل ساری توں بہتر نوں سلام آکھاں
سلام آکھاں جو انگلی نال چندنوں کر گیا ٹکڑے — ہیں اس خوش رو تے خوش خو شہ نوں سلام آکھاں
جیہدے نیچے تھیں نہراں پنج مولا نے چلائیاں سن — ہیں اس رحمت تے برکت نوں مہتر نوں سلام آکھاں

گلشن صمصام صہ ۱۲۰ کلیات صمصام صہ ۲ گلدستہ صمصام صہ ۵۰

مولوی احتشام الحسن کاندھلوی کا صلوٰۃ وسلام لکھنا

والصلوٰۃ والسّلام علیٰ من ھو سید الانبیاء والمرسلین وشفیع المذنبین ورحمۃ اللعالمین وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہ واتباعہ اجمعین۔

اس کے اور درود بھی ذکر کئے ہیں کتاب دلائل الخیرات اور حزب اعظم ہیں صلوٰۃ وسلام کے صیغے ہیں ان کا ذکر بھی کیا ہے اور دس افضل صلوٰۃ وسلام اور پانچ ایسے درود لکھے ہیں جن کے پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوگی۔ اور آخر میں لکھا ہے۔

صلوٰۃ وسلام اردو

ازجناب ماہر القادری

کبھی کبھی ذوق وشوق پیدا کرنے کے لئے اس کو پڑھ لیا کریں۔

سلام اس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی
سلام اس پہ کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اس پر کہ دشمن کو حیات جاوداں دیدی
سلام اس پہ ابوسفیان کو جس نے اماں دیدی

اسی طرح چھتیس ۳۶ اشعار نقل کئے ہیں۔

(تجلیات مدینہ صد ۲۵۱)

سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مدنی رح لکھتے ہیں

ہے درود و نعت ختم الانبیاء کے واسطے
اور سب اصحاب و آل مصطفٰے کے واسطے

(کلیات امدادیہ صد ۱۰۰)

حضرات محترم: مذکورہ حوالوں سے معلوم ہوا کہ جس عبارت سے بھی صلوٰۃ وسلام کے الفاظ ادا کئے جائیں اور درود وسلام نثر میں ہو یا نظم کی طرز میں عربی میں یا اردو میں ہر طرح پڑھنا جائز ہے، اگر مخالفین اہلسنت کا درود ابراہیمی کے علاوہ مذکورہ درود وسلام پڑھنے جائز ہیں تو اہلسنت وجماعت کا سے

مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

اور یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْکَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔ اور

درود تاج، درود ہزارہ، درود لکھی، درود ماہی، درود تنجینا درود اکبر، درود مستغاث، درود خضری وغیرہ کا پڑھنا بھی جائز ہے۔ یہ دیوبندی وہابی درود شریف کتابوں میں تو لکھ گئے مگر پڑھتے نہیں اگر بعض دفعہ پڑھتے ہیں تو سنیوں کو دھوکہ دینے کے لئے جیسے نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں منافق لوگ کلمہ پڑھتے تھے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ قَالُوْا اِنَّا مَعَکُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۔ (پ۱ ع ۲ سورہ البقرہ)

ترجمہ:۔ اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو یوں ہی ہنسی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ المنافقون میں ارشاد فرمایا۔

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝

ترجمہ: جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بیشک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔ (پ۲۸ ع ۱۳ سورہ المنافقون)

حضرات محترم: تجربہ کر کے دیکھیں وہابیوں نجدیوں کی مساجد میں نہ کلمہ طیبہ کا ذکر اور نہ نعت خوانی اور صلوٰۃ وسلام پڑھا جائے گا۔ جہاں وہابی، وہاں خرابی، اس خرابی کو دور کرنا ہو تو کلمہ طیبہ کا ذکر۔ نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور درود وسلام پڑھنا پڑے گا انشاء اللہ العزیز سب خرابیاں دور ہو جائیں گی۔ سکون ہی سکون رحمت ہی رحمت، برکت ہی برکت، موسلا دھار بارش کی طرح برسے گی۔
دیوبندیوں کی مساجد میں بھی کلمہ طیبہ کا ذکر نعت رسول مقبول صلی اللہ

علیہ وسلم اور الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ بند ہوتا ہے، کیونکہ جہاں دیو بند وہاں گند، جہاں دیو بند نذر و نیاز بند، فاتحہ بند، درود بند سلام بند گیارہویں بند، بارھویں بند، پتہ نہیں کہاں سے آگیا دیو بند دیو اگر بندہ ہے تو اچھا ہے ورنہ گند ہی پھیلائے گا۔ ؎

دیو کے بندوں سے ہم نے کچھ چھینا نہیں
ہم ہیں عبد مصطفٰے پھر تجھ کو کیا

دیو بندیوں کا اس صدی میں سب سے بڑا جھوٹ اور فریب

دیو بندی مولویوں کو جب کوئی امامت و خطابت کے لئے مسجد نہیں ملتی تو اپنے اکابرین کے طریقہ پر چلتے ہوئے مکر عظیم اور تقیہ سے کام لیتے ہیں جیسے مولوی اشرف علی تھانوی نے کیا۔ آج کل کے دیو بندی وہابی کہتے ہیں کہ ہم سنّی ہیں انکے اکابرین کہتے ہیں کہ ہم وہابی ہیں اگر ان کے اکابر سچے تھے تو یہ جھوٹے ہیں، اگر وہ سچے تھے تو یہ جھوٹے ہیں۔ بہرحال ان کے اکابر بھی جھوٹے اور منافق تھے، یہ بھی منافق اور جھوٹے ہیں۔

مکرِ عظیم فرمایا (جناب اشرف علی تھانوی نے) کہ میرا سن ولادت ۱۲۸۰ھ ہجری ہے پانچویں ربیع الثانی بوقت صبح صادق مادۂ تاریخ کرم عظیم ہے یا "مکر عظیم" کیسے میرا مادہ تاریخ مکر عظیم ٹھیک ہے یا نہیں میں آخر شیخ زادہ ہوں۔ شیخ زادے بڑے فطرتی ہوتے ہیں مجھے بھی فطرتیں بہت آتی ہیں۔

(حسن العزیز ملفوظات تھانوی صاحب صد ۱۲ طبع دہلی)

معلوم ہیں اے مردِ ہنر تیرے کمالات
صنعت تجھے آتی پرانی بھی نئی بھی

تھانوی صاحب کا ایک عرصہ تک سنیّت کا لبادہ اوڑھے رہنا

۱۳۱۴ھ میں جناب تھانوی صاحب کان پور میں ایک سنی مدرسہ میں عرصہ تک سنیّت کا لبادہ اوڑھے اور اندر اندر سے اپنے وہابیانہ عقائد کی تبلیغ کرتے رہے اور ادھر سے محافل و مجالس میلاد شریف میں شریک ہوتے اور صلوٰۃ و سلام میں قیام کرتے اور فاتحہ درود پڑھتے اور تناول کرتے لیکن اندر اندر ان چیزوں کو ناجائز جانتے چنانچہ مولوی رشید احمد گنگوہی کو تھانوی صاحب کی اس دوہری پالیسی کا علم ہوا تو انہوں نے خط لکھ کر سرزنش کی، وہ خط اور اس کا جواب جو تھانوی صاحب نے انہیں عذر و معذرت کا لکھا،

تذکرۃ الرشید میں موجود ہے، تھانوی کے اس جوابی خط کی مفید مطلب عبارات ہدیہ قارئین ہیں، ملاحظہ فرمائیں اور دیوبندی وہابی مولویوں کو سنیّت کا لبادہ اوڑھ کر مطلب براری کی مہارت پر داد دیجئے پہلا خط عربی میں لکھا اس کی مندرجہ ذیل عبارت مع ترجمہ پیش ہے۔

فیا سیّدی للّٰہ ان تقبلوا عذری بخلقکم العظیم۔ ولا تخرجونی من الجماعۃ فانی ارجوا ان اکون معکم یوم الساعۃ لکن لا تطیق ھمتی ان انابذ بالمخالفۃ مع الاعلان وان من مصلحتی ان یکتم ھذا السر لئلا یلقنی الضرر والشر ولعل اللّٰہ یحدث بعد ذالک امرا ویکون لھذا السر جھرا۔

ترجمہ: اے میرے سردار خدا کے لئے میری معذرت قبول کیجئے اپنے خلق عظیم کے باعث مجھے اپنی (دیوبندی وہابی) جماعت سے

نکالیے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ روزِ قیامت تمہارے ساتھ ہوں گا۔ (کیونکہ میں اندر سے تمہارا مسلک رکھتا ہوں) لیکن میں یہاں اپنے عقیدے کا اعلانیہ اظہار کر کے عوام کی مخالفت برداشت کرنے کی ہمت نہیں رکھتا۔ میں مصلحت اسی میں سمجھتا ہوں کہ اپنا عقیدہ چھپائے رکھوں تاکہ عوام کی طرف سے نقصان و تکلیف نہ پہنچے انشاء اللہ ایک وقت آئے گا کہ میں اپنے آپ کو ظاہر کر دوں گا۔

(تذکرۃ الرشید صـــ۱۱۵ ج ۱ طبع میرٹھ)

تھانوی صاحب نے اپنے مولوی صاحب کو یا سیّدی کہہ کر پکارا ہے یہ دیوبندیوں کو جائز ہے مگر یا سیدی یا رسول اللہ دیو کے بندوں کے نزدیک شرک ہے۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اور خلق عظیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی صفت ہے یہ بھی تھانوی صاحب نے اپنے مولوی گنگوہی پر چسپاں کر دی۔ اَسْتَغْفِرُ اللہ، وَلَاحول ولا قوہ الا باللہ۔ یہی وہابیوں دیوبندیوں کی نشانی ہے کہ یہ بد بخت یا رسول اللہ کے منکر ہیں۔

جناب تھانوی صاحب دوسرے مکتوب میں اپنے عقیدے کو چھپانے کی وجہ یوں بیان کی ہے:

"وہاں (کانپور میں) بدوں (بغیر) شرکت ان مجالس (میلاد) کے کسی طرح قیام (رہنا) ممکن نہیں۔ ذرا انکار سے وہابی کہہ دیا۔ درپے تذلیل و توہین زبانی و جسمانی کے ہو گئے اور حیلہ بہانہ ہر وقت ممکن نہیں تو بعض اوقات ممکن ہے لہٰذا کرتا ہوں کہ نوے فیصد موقع پر عذر کر لیا اور دس جگہ شرکت کر لی"

(تذکرۃ الرشید صـــ۱۱۸ ج ۱)

اس مکتوب میں صاف اعتراف کیا ہے کہ وہ مختلف حیلوں سے نوے فیصد محافل میلاد میں شرکت کرنے سے گریز کرتے تھے۔ اور دس فیصد محافل میں شرکت کرنے پر مجبور ہوتے کہ لوگوں کو ان کے اندرونی عقائد وہابیہ کا علم نہ ہو۔ اگر علم ہو گیا تو لوگ مرمت کئے بغیر نہیں رہیں گے، پھر یہاں تک بس نہیں بلکہ نوکری سے بھی چھٹی مل جائے گی۔ چنانچہ آگے چل کر خود کہا ہے؛

"بہر حال وہاں بدوں (بغیر) شرکت (محافل میلاد) کے قیام کرنا (رہنا) قریب بہ محال دیکھا اور منظور تھا وہاں رہنا کیونکہ دنیاوی منفعت (فائدہ) بھی ہے کہ (سنّیوں کے) مدرسہ سے تنخواہ ملتی ہے۔

(تذکرۃ الرشید ص۱۱۸ ج۱)

اور یہ بات بھی واضح رہے کہ جناب گنگوہی صاحب کے پاس تھانوی صاحب کے یہ خطوط پہنچے تو وہ بھی اس قدر احتیاط فرماتے کہ ان کے خطوط ان لوگوں کے سوا کسی کو پڑھنے نہیں دیتے تھے، جو تھانوی صاحب کی اس دوہری چال سے واقف ہوتے کہ کہیں ایسا نہ ہو یہاں کا کوئی باشندہ اس صورت حال سے مطلع ہو کر وہاں جا کر کانپور کے سنّیوں کو تھانوی صاحب کے اندرونی عقائد کی خبر کر دے، چنانچہ گنگوہی صاحب نے اپنے مکتوب میں لکھا ہے۔

آپ کا عنایت نامہ پہنچا اس وقت میرے پاس کوئی سنانے والا نہ تھا اور ہر کسی کو اس کا دکھانا مناسب نہ جانا۔ بعد مدت کے مولوی محمد صدیق گنگوہی گڑھی سے یہاں آئے اس خط کے سرنامہ کو دیکھ کر انہوں نے اسے دیکھنے کی خواہش کی چونکہ وہ بھی محرم راز تھے ان سے بندہ نے

پڑھوا کر سنا"۔ (تذکرۃ الرشید صـ ۱۲۰ ج ۱)

ع کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

نہ صرف تھانوی صاحب دوہری پالیسی پر عمل پیرا تھے بلکہ اس مسلک کے سارے بزرگان دین ہی اسی کے عامل نظر آتے ہیں لیکن یہ مکر و فریب آخر ایک نہ ایک دن کھل ہی جاتا ہے تھانوی صاحب کے وہابیانہ عقائد بھی ان کے بصد کوشش چھپانے کے باوجود علماء اہل سنت کے ذریعے سنیوں کے علم میں آ ہی گئے جس کا ذکر تھانوی صاحب اپنے ایک مکتوب میں اس طرح کیا ہے۔

"اب یہاں کے بعض علماء مجھ کو وہابی کہتے ہیں اور بعض بیرونی علماء یہاں آکر لوگوں کو سمجھا گئے ہیں کہ یہ شخص وہابی ہے اس کے دھوکہ میں مت آنا"

(تذکرۃ الرشید صـ ۱۳۵ ج ۱)

اس موقع پر اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ نے خوب فرمایا ہے ؎

وہابی گرچہ اخفا میکند بغض نبی لیکن
نہاں کے ماند آں رازے کہ وسازند محفلہا

سب سے مضر تر ہیں یہ وہابی سنّی بن کے رجھاتے یہ ہیں
سنی و حنفی و چشتی بن بن کے بہکاتے یہ ہیں

اسی طرح دیوبندی مولوی سنی بن کر آتا ہے جب وہابیت بے نقاب ہوتی ہے اور منہ سے گستاخی ٹپکتی ہے تو پھر وہابی ہونے میں کسی کو شک نہیں رہتا۔

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کا اپنی زبانی اقرار وہابیت

چند عورتیں نیاز دلانے کے لئے جامع مسجد میں جلیبیاں لائیں تو طالب علم نیاز دیئے بغیر کھا گئے ہنگامہ شروع ہو گیا حضرت والا (اشرفعلی) کو اطلاع کی گئی آپ تشریف لائے اور ایک دو طالب علموں کو تھپڑ لگائے محلہ والے مطمئن ہو گئے۔ پھر چندہ جمع کر کے ان کی قیمت جمع کر دی، حضرت والا نے ان محلہ والوں کو سمجھا دیا کہ "بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں، نیاز فاتحہ کے لئے مت لایا کرو۔

(اشرف السوانح ص ۴۵) کچھ سمجھیئے

مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی وہابی کا اقرار کہ بعض علماء مجھ کو وہابی کہتے ہیں

گو اب بھی یہاں بعض علماء مجھ کو وہابی کہتے ہیں اور بعض بیرونی علماء یہاں آکر لوگوں کو سمجھا گئے ہیں، کہ یہ شخص (مولوی اشرف علی) وہابی ہے۔ اس کے دھوکے میں مت آنا۔

(اگر میں یہاں کا بنور ہیں مولود۔ سلام وقیام نہ کروں) تو تین صورتیں ہیں ایک یہ کہ ایسے مواقع پر کوئی میلہ کر دیا کروں مگر اس کا ہمیشہ چلنا محال ہے دوسرے یہ کہ صاف مخالفت کی جائے۔ مگر اس میں نہایت شور و فتنہ ہے جس کی حد نہیں۔ دنیوی مضرت یہ ہے کہ اس میں جہلا عوام سے ایذا رسانی کا اندیشہ ہے دینی مضرت یہ کہ اب تک جو ان لوگوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کی گئی ہے سب بے اثر و بے وقعت ہو جائے گی، اس بدگمانی میں کہ یہ شخص وہابی

ہے اب تک پوشیدہ رہا۔

(تذکرہ الرشید صہ ۱۳۵ ج ۱)

یہ الفاظ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنے پیر و مرشد مولوی رشید احمد گنگوہی کو اس خط کے جواب میں لکھے جس میں پیر صاحب نے اسے لکھا کہ میں نے سنا ہے کہ مجلس مولود وغیرہ میں جاتے ہو۔ قیام کرتے ہو، صلواتیں پڑھتے ہو (کہو ایکسا رہا ان کے وہابی ہونے میں اب بھی کوئی شک رہا۔ اور تقیہ بھی دیکھا)

سنو! تجھ کو کہتی ہے خلق خدا غائبانہ کیا

میں (مولوی احمد علی شیرانوالہ) پکا حنفی ہوں۔ لاہور میں کئی رسمیں نکل آئی ہیں، قبروں پر سجدے ہوتے ہیں قوالیاں ہوتی ہیں وغیرہ میں ان سب رسموں کی مخالفت کرتا ہوں تو یہ لوگ وہابی کہتے ہیں۔

(خدام الدین ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)

دیوبندیوں کا سنی بن کر دھوکہ دینا اور اقرار وہابیت

ساری دنیا کو وہابی بنانے کا پروگرام، مولوی اشرف علی تھانوی نے کہا کہ اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو سب کی تنخواہ کر دوں پھر خود ہی سب وہابی بن جائیں۔

(افاضات الیومیہ صہ ۶۷ ج ۳)

وہابی بے ادب کو کہتے ہیں

تھانوی صاحب نے کہا کہ بدعتی کے معنیٰ ہیں با ادب بے ایمان اور وہابی کے معنیٰ ہیں بے ادب با ایمان۔

(افاضات الیومیہ صہ ۸۱ ج ۳ صہ ۱۶۶ ج ۳)

حضرات گرامی: غور فرمائیں کہ مولانا تھانوی صاحب بے ادب کو وہابی کہتے ہیں۔ اب اس ذوق کو داد دیجئے کہ مولوی تھانوی کو بے ادبی اس حد تک محبوب و پسندیدہ ہے کہ تنخواہ دے کر ساری دنیا کو وہابی بنانا چاہتے تھے۔ ان کی زندگی میں یہ آرزو پوری نہ ہو سکی مگر مولوی الیاس کاندھلوی بانی تبلیغی جماعت نے اس سے فائدہ اٹھایا، تبلیغی جماعت کے جو امیر ہیں ان کی تنخواہیں متعین کر کے پورے ملک میں اس کا جال بچھا دیا۔ ریاکاری کا عالم یہ ہے کہ چنا سنتو ساتھ ہیں مگر سب کے سب تنخواہ دار ملازم ہیں گویا بے ادب بنانے کی ایک مکمل سازش کا دوسرا نام تبلیغی جماعت ہے۔

مولوی محمد ذکریا اور مولوی منظور نعمانی دیوبندی کا اقرار کہ ہم سخت وہابی ہیں

اس کے ساتھ ہم نے یہ بھی عرض کیا کہ اور اگر ایسا نہ ہوا تو تھوڑے دنوں بعد یہ سارا مجمع منتشر ہو جائے گا اور خود ہم اپنے بارے میں صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم سخت وہابی ہیں ہمارے لئے اس بات میں کوئی خاص کشش نہیں ہوگی کہ یہاں حضرت کی قبر مبارک ہے یہ مسجد ہے جس میں حضرت نماز پڑھا کرتے تھے اور یہ حجرہ ہے جس میں حضرت رہا کرتے تھے۔

(سوانح مولوی محمد یوسف دہلوی ص ۱۹۱، ص ۱۹۲)

مولوی الیاس کاندھلوی کے مرض الموت میں مولوی منظور نعمانی کی جو گفتگو مولوی ذکریا سے ہوئی تھی اس میں نعمانی صاحب نے یہ کہا تھا۔ اب مولوی ذکریا صاحب کا جواب سنیئے۔

مولوی محمد ذکریا کا اقرار میں بڑا وہابی ہوں

مولوی صاحب میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں

تمہیں مشورہ دوں گا کہ حضرت چچا جان کی قبر اور حضرت کے حجرہ کے درو دیوار کی وجہ سے یہاں آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

(سوانح مولوی محمد یوسف صد ۱۹۳)

مولوی ذکریا اور مولوی منظور نعمانی دیوبندی تبلیغیوں کے سرخیل جماعت اور مقتدا، پیشوا ہیں۔ لہٰذا جہاں کہیں بھی بستر بند تبلیغی جماعت مل جائے تو ان حوالوں کی روشنی میں آپ ان سے دریافت فرمائیں کہ آپ کے پیشوا تو وہابی ہیں فرمایئے آپ لوگ اپنے کو کیا کہتے ہیں، نماز، روزہ کی بات تو بعد میں ہوگی۔ پہلے یہ فیصلہ ہو جانا چاہیئے کہ آپ لوگ بھی وہابی ہیں یا نہیں اور مولوی تھانوی صاحب کے حوالے سے یہ ثابت ہو چکا کہ وہابی بے ادب کو کہتے ہیں۔

لہٰذا کھلے لفظوں سے کہہ دیجئے کہ بفضلہ تعالیٰ ہم لوگ اہلسنّت وجماعت بارگاہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے آدب آشنا ہیں۔ اور ہمارا سینہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا گنجینہ ہے۔

آپ لوگ اپنی بے ادبی کا ٹوکرا سہارنپور، دیوبند، تھانہ بھون، گنگوہ نانوتہ وغیرہ لے کر چلے جایئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ ایسا سنجیدہ اور مسکت جواب ہوگا کہ سنتے ہی تبلیغیوں کے کلیجے کا خون پانی ہو جائے گا۔

دیوبندی وہابیوں کی زبانی محمد بن عبدالوہاب اور وہابی کی تعریف

(۱) محمد بن عبدالوہاب نہایت سچا اور پکا مسلمان اور متبع سنّت ہے

(ارواح ثلاثہ صد ۵۶)

(۲) محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا، سنا ہے وہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا بدعت و شرک سے روکتا تھا۔ مگر اس کے مزاج میں تشدد تھی

(فتاویٰ رشیدیہ ص۵۵۱ از مولوی رشید احمد گنگوہی)

دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک محمد بن عبدالوہاب اچھا آدمی تھا اور اہلسنّت و جماعت کے نزدیک اچھا آدمی نہیں تھا بلکہ گستاخ اور بے ادب تھا جیسے آگے تفصیل سے آئے گا۔

(۳) نجدی عقائد کے معاملے میں تو اچھے ہیں۔

(افاضات یومیہ ص۴۰۲ ج ۶ از مولوی اشرف علی تھانوی)

(۴) وہابی کے معنیٰ ہیں کہ جو شخص مسلک میں ابن عبدالوہاب کا تابع اور موافق ہو۔ (افاضات یومیہ)

(۵) وہابی اللہ والے کو کہتے ہیں کیونکہ وہاب اللہ کی صفت ہے

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ص۲۳۲ ج ۵)

(۶) سو اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے بلکہ یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے، سنّت پر عمل کرتا ہے بدعت سے بچتا ہے اور معصیت کے ارتکاب سے ڈرتا ہے۔ (المہند ص۱۱)

اس سے بھی معلوم ہوا کہ دیوبندی حقیقت میں وہابی ہیں، سنّی حنفی بن کر اہلسنّت کو دھوکہ دیتے ہیں۔

(۷) اس وقت اور ان اطراف میں وہابی متبع سنّت اور دیندار کو کہتے ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۴۰۵)

مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی کے نزدیک اہلحدیث حق پر ہیں

مولوی احمد علی لاہوری نے کہا "میں قادری اور حنفی ہوں اہلحدیث نہ قادری اور نہ حنفی مگر وہ ہماری مسجد میں ۴۰ سال سے نماز پڑھ رہے ہیں، میں ان کو حق پر سمجھتا ہوں"۔ (ملفوظات طیبات ص ۱۵۰)

مولوی مفتی محمد کفایت اللہ دیوبندی دہلوی کا وہابیوں کے متعلق فتویٰ

امام کا غیر مقلد ہونا جماعت میں شریک نہ ہونے کے لئے عذر صحیح نہیں ہے غیر مقلدوں کے پیچھے (دیوبندی جو اپنے آپ کو حنفی کہلاتا) ہے نماز جائز ہے

سوال:۔ موجودہ وہابیوں یا غیر مقلدوں کو کافر، اسلام سے خارج اور جہنمی اور گمراہ کہنا جائز ہے یا نہیں، کیا جو شخص یہ الفاظ استعمال کرتا ہے اس پر کوئی حرف منجانب قرآن و حدیث اور فقہ سے آتا ہے یا نہیں۔ ؟

جواب: غیر مقلدوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینا صحیح نہیں ایسا کہنے والا سخت گنہگار ہوگا کیونکہ ترک تقلید فی حد ذاتہ کفر نہیں ہے۔ علماء دیوبند کے نزدیک)

۵ غیر مقلدوں کے ساتھ مصافحہ کرنا جائز ہے۔

۶ وہابیوں کے ساتھ رشتہ کرنا جائز ہے۔ (کفایت المفتی ص ۳۲۷ ج ۱)

سوال: اہلحدیث جن کو ہم لوگ غیر مقلد بھی کہتے ہیں یا نہیں اور وہ اہلسنت والجماعت میں داخل ہیں یا نہیں؟ اور ان سے شادی کا معاملہ کرنا درست ہے یا نہیں؟ (المستفتی نمبر ۱۱۷۴ اسماعیل محمود ولی صاحب (سورت) ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ مطابق ۸ ستمبر ۱۹۳۶ء (۱۰۷،۳)

جواب :۔ ہاں اہلحدیث مسلمان ہیں اور اہلسنت والجماعت میں داخل ہیں۔ ان سے شادی بیاہ کا معاملہ کرنا درست ہے۔ محض ترک تقلید سے اسلام میں فرق نہیں پڑتا اور نہ اہلسنت والجماعت سے تارک تقلید باہر ہوتا ہے (فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(کفایت المفتی ص ۳۲۵ ج ۱)

اہلحدیث اور دیوبند کا مخرج ایک ہی تھا | مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے

"آگے چل کر شاہ ولی اللہ کا سلسلہ دو شاخوں میں منقسم ہوا ایک شاخ مولانا نذیر حسین مرحوم کی بنی اور دوسری شاخ مولانا احمد علی سہارنپوری کی۔ مولانا نذیر حسین صاحب کے شاگردوں کی شاخ تو اہل حدیث کہلائی اور مولانا احمد علی کی شاخ میں مولانا رشید احمد گنگوہی مولانا محمد قاسم نانوتوی بانیان مدرسہ دیوبند ہوئے ان دونوں شاخوں کا مخرج ایک ہی تھا۔ یعنی چشمۂ شاہ ولی اللہ"۔ (فتاوی ثنائیہ ص ۱۴۱ ج ۱)

اب ذرا دیوبندیوں اور اہل حدیث کی باہمی توصیف و تعریف سنیئے۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے۔

"دیوبند میں مولانا محمود الحسن میرے شیخ الحدیث تھے" (فتاوی ثنائیہ ص ۲۴ ج ۱)

مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی نے مولوی امرتسری کی تعریف میں لکھا ہے کہ محترم المقام رئیس المناظرین الفاضل الاجل جامع المنقولات الملقب بہ شیر پنجاب۔

(فتاوی ثنائیہ ص ۳۵ ج ۱)

اس باہمی تعلق اور تعریف سے ثابت ہو گیا کہ دو فرقے ایک ہی مرکز سے وابستہ ہیں معلوم ہوا عقیدہ دیوبندی وہابی ایک ہی ہیں اس لئے ایکدوسرے کی تعریف کرتے ہیں۔

(۸) عقائد میں سب مقلد اور غیر مقلد متحد ہیں البتہ اعمال میں مختلف ہیں
(فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۱۱)

دیوبندیوں کے فخر المحدثین غوث اعظم رشید احمد گنگوہی کے نزدیک عقائد میں مقلد دیوبندی اور غیر مقلد وہابی اہلحدیث متحد ہیں۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ دیوبندی لوگ حقیقتاً وہابی ہیں اور یہ لوگ تقیہ کئے ہوئے ہیں اور اپنے آپ کو سنی حنفی ظاہر کرتے ہیں۔

اہلسنّت وجماعت کے نزدیک محمدؐ بن عبدالوہاب

کم علم اور کم فہم انسان تھا اور اس لئے کفر کا حکم لگانے میں اُسے کوئی باک نہ تھا۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی تیرھویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا یہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا۔ اس نے اہل سنّت وجماعت سے قتل وقتال کیا۔ ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھتا اور اہلسنّت کے قتل کرنے کو باعث ثواب ورحمت خیال کرتا اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً تکلیف شاقہ پہنچاتا۔ سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کرتا بہت سے لوگوں کو اس کی تکلیف شدیدہ کی وجہ سے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ الحاصل وہ ایک ظالم وباغی خونخوار فاسق شخص تھا۔ جیسا کہ مولوی انور شاہ کشمیری مقدمہ فیض الباری میں اور مولوی حسین احمد صدر مدرس مدرسہ دیوبند نے بھی الشہاب الثاقب میں اس کا اقرار کیا ہے۔

محمد بن عبدالوہاب جس کو وہابی دیوبندی اپنا امام مانتے ہیں اس
کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور
ان کا قتل کرنا، ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ
واجب ہے۔

اہل سنّت و جماعت کے نزدیک وہابیوں کا حکم

ہمارے نزدیک ان وہابیوں کا وہی حکم ہے جو صاحب ردالمختار نے
فرمایا، یہ خارجیوں کی ایک جماعت ہے ان کا عقیدہ یہ ہے کہ بس یہی
مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو مشرک ہے اسی بنا پر محمد
بن عبدالوہاب نجدی اہل سنّت اور علماء اہلسنّت کا قتل مباح سمجھتا تھا۔
ہمارے نزدیک محمد بن عبدالوہاب کے عقائد کو عمدہ کہنے والے اسی جیسے
دشمنان دین ضال و مضل ہیں،

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے بھی اقرار کیا ہے کہ (وہابیہ)
عجیب فرقہ ہے، ان میں اکثر بے باک، گستاخ، دلیر ہوتے ہیں، ذرا خوف
آخرت نہیں ہوتا، جو جی میں آتا ہے، جس کو چاہتے ہیں کہہ دیتے ہیں۔
شیعوں کی طرح ایسوں کا بھی تبرائی مذہب ہے
(افاضات الیومیہ ص ۲۹ ج ۶، المہند ص ۱۸)

وہابیہ کے چند عقائد

(۱) وہابیوں کے نزدیک انبیاء علیہم السلام کی
حیات فقط اسی زمانہ تک ہے جب تک
وہ دنیا میں تھے۔ بعدازاں وہ اور دیگر مومنین موت میں برابر ہیں،
(۲) وہابیہ کے نزدیک روضہ انور کی حاضری اور اس نیت سے مدینہ منورہ کا سفر

کرنا ممنوع ہے ان میں بعض کے نزدیک سفر زیارت کو معاذ اللہ تعالےٰ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں۔ اگر مسجد نبوی میں جاتے ہیں تو نہ صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں اور نہ روضہ انور کی طرف متوجہ ہو کر دعا وغیرہ مانگتے ہیں۔

(۳) حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق وہابی عقیدہ یہ ہے کہ معاذ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے۔ تقویۃ الایمان صد ۳۲ پر لکھا ہے۔

یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں، اہلسنّت کے نزدیک ایسا کہنا صریح گمراہی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء محض اور شان پاک میں توہین صریح ہے۔ (العیاذ باللہ)

(۴) وہابیہ کے نزدیک خدا تعالےٰ کا جھوٹا ہونا ممکن ہے۔

پس لا نسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد، الی قولہ الالازم آید کہ قدرت انسانی زاید از قدرت ربانی باشد۔

ترجمہ: پس ہم نہیں مانتے کہ خدا کا جھوٹ محال بالذات ہو، ورنہ لازم آئے گا کہ انسانی قدرت خدا کی قدرت سے زاید ہو جائے گی۔

یکروزی مصنفہ اسماعیل دہلوی مطبوعہ فاروقی صد ۱۴۵)

(۵) علماء دیوبند بھی اللہ تعالےٰ کے حق میں کذب کے قائل ہیں، دیکھئے ضمیمہ براہین قاطعہ صد ۲۷۲ "الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔"

(فتاویٰ رشیدیہ صد ۱۹ ج ۱ از مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی)

اہلسنّت کے نزدیک ایسا کہنا یہ شان الوہیت میں بہت بڑی گستاخی ہے، ایسا عقیدہ کفر خالص ہے۔ (اعاذنا اللہ منہا)

(۶) دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک نماز میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک دل میں لانا بیل اور گدھے کے تصور میں غرق ہو جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔

(صراط مستقیم فارسی ص۸۶ مکتبہ سلفیہ لاہور)

"از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ از استغراق در صورت گاؤ خر خود است"

ترجمہ: زنا کے وسوسہ سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے۔ اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں، اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بُرا ہے۔

(صراطِ مستقیم اردو ص۱۲۶ محمد سعید اینڈ سنز کراچی از مولوی اسماعیل دہلوی)

اہلسنّت کے مسلک میں ایسا کہنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی وہ توہین شدید ہے، جس کے تصور سے مومن کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اہلسنّت ایسا کہنے والے کو جہنمی اور ملعون تصور کرتے ہیں۔

(۷) دیوبندیوں وہابیوں کے علماء کا عقیدہ اور یہ یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔

(تقویۃ الایمان ص۸ از مولوی اسماعیل دہلوی قتیل)

اہلسنّت کے نزدیک بڑے مرتبہ کی خاص مخلوق انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ کرام اور اولیاء کرام ہی ہیں۔ اہلسنّت اس عبادت کو گندگی اور نجاست تصور کرتے ہیں ایسے عقیدہ کو کفر خالص سمجھتے ہیں (اعاذنا اللہ منہ)

(۸) دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک انبیاء علیہم السلام کا مقام۔

"جیسا ہر قوم کا چوہدری اور گاؤں کا زمیندار، سو ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی امّت کا سردار ہے۔"

(تقویۃ الایمان صہ ۳۵ از مولوی اسماعیل دہلوی)

اہلسنّت کا مسلک یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اپنی امّت پر وہ سرداری حاصل ہے جو کسی مخلوق کے لئے ثابت کرنا توہین رسالت ہے۔

(۹) دیوبندیوں کا مذہب، انبیاء اپنی امّت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔"

(تحذیر الناس صہ ۵ از مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند)

اہلسنّت کے مذہب انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امت سے جس طرح علم میں ممتاز ہوتے ہیں اسی طرح عمل میں بھی پوری امتیازی شان رکھتے ہیں، جو شخص انبیاء کرام علیہم السلام کے اس امتیاز کا منکر ہے وہ شان نبوت میں تخفیف کا مرتکب ہے۔

(۱۰) وہابیوں دیوبندوں کا مذہب، دریدہ دہنی اور بے باکی کے چند نمونے

۱) اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اور اس سے نہ ڈر۔ (تقویۃ الایمان صہ ۹)

(۱۱) اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں چاہے کروڑوں نبی اور ولی، جن اور فرشتے، جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔ (تقویۃ الایمان صہ ۱۶)

(۱۲) جن کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔

(۱۳) رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔" (تقویۃ الایمان ص ۲۲)

اہلسنّت کا ایسا عقیدہ نہیں۔ یہ دیوبندیوں وہابیوں کا ہی ہے۔ تفصیل کے لئے جاء الحق، دیوبندی مذہب، الحق المبین، زلزلہ، وہابی مذہب باطل اپنے آئینے میں، الوہابیت، مشعل راہ، مقیاس حنفیت، مقیاس وہابیت، عقائد اہلسنّت، اہلسنّت اور دیوبندی وہابی کی پہچان کا مطالعہ فرمائیں۔

حضرات گرامی: آپ نے محمد بن عبدالوہاب نجدی اور وہابیوں کے عقائد باطلہ علماء دیوبند کے لکھے ہوئے پڑھے جو یقیناً عقائد اہلسنّت وجماعت کے سراسر خلاف ہیں۔

لہٰذا ہر سنّی مسلمان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے مسلک حقہ کی حفاظت کے لئے میدان عمل میں نکل آئے اور ان وہابیوں کے باطل عقیدوں سے لوگوں کو روشناس کرائے اور ان بد مذہب بہروپیوں کی نقاب کشائی کرے جو اہل سنت وجماعت کا لبادہ اوڑھ کر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اس طرح خود بھی ان کے فتنہ سے بچے اور اپنے اہل وعیال اور احباب کو بھی بموجب فرمان خداوندی قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا (خود کو اپنے اہل وعیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ) ان تمام بد مذاہب لوگوں سے دور رکھے۔

برادران اسلام: دیوبندی جماعت کے اکابر علماء نے اقرار کیا ہے کہ ہم وہابی ہیں۔ مگر اب دیوبندی مولوی اہلسنّت وجماعت کی مساجد میں امامت وخطابت کے لئے آتے ہیں تو جھوٹی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ ہم سنّی حنفی ہیں، حقیقت میں دیوبندی وہابی ہی ہیں۔

معلوم ہوا یہ جھوٹے ہیں اور تقیہ کرتے ہیں اور اہلسنّت جن کی پہچان اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ۔ پڑھنا ہے۔ ان کو دھوکہ دیتے ہیں۔ دیوبندی وہابی عقائد بھی آپ نے پڑھے۔ اس لئے اہلسنّت کی دیوبندیوں وہابیوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی اگر یہ سنّی امام کے پیچھے پڑھ لیں تو ان کے مولوی صاحب کے فتویٰ کے مطابق نماز ہو جائے گی۔ یہ لوگ بڑے مکار عیار ہیں ان سے ہوشیار رہیں۔

سُنّی بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنا ایک شخص نے مولانا تھانوی سے پوچھا کہ ہم بریلی والوں کے پیچھے نماز پڑھیں تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

فرمایا "ہاں"، ہم ان کو کافر نہیں کہتے اگرچہ وہ ہمیں کہتے ہیں

(مجالس الحکمت صہ۲۱۵)

معلوم ہوا دیوبندی علماء کے فتویٰ کے مطابق سُنّی بریلوی امام کے پیچھے دیوبندیوں کی نماز ہو جاتی ہے مگر دیوبندیوں کے پیچھے اہلسنّت کی نماز نہیں ہوتی۔ لہٰذا مسئلہ امامت میں جہاں کہیں بھی اختلاف ہو وہاں سنّی بریلوی امام کو متعین کیا جائے، چونکہ دونوں کی نماز اس کے پیچھے ہو جائے گی، اختلاف کو ختم کرنے کا منصفانہ طریقہ یہی ہے۔

ہاتھ اٹھا کر رات دن مانگا کریں یہ بھی دعا
اے خدا منکروں کے شر سے تو ہم کو بچا

وہابیہ غیر مقلدین کا تعارف | مولوی محمد حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے لکھا ہے۔

ا: وہابیہ غیر مقلدین مثل دیگر فرق ضالہ رافضی و خارجی وغیرھما کے اہلسنّت وجماعت سے خارج ہیں"

(فتاویٰ جامع الشواہد بحوالہ فتح المبین ص۴۴)

ب: فی الحقیقت یہ گروہ غیر مقلدین لا مذہب خارج ہیں اہل سنّت و جماعت سے ان کو اہلسنت وجماعت سمجھنا بڑی غلطی کی بات ہے کس واسطے کہ اہلسنت وجماعت منحصر ہیں، مذاہب اربعہ میں اور جمیع اہلسنّت حنفی ہیں یا مالکی یا شافعی یا حنبلی پس جو کوئی بالکلیہ ان چار مذہبوں میں سے اس زمانے میں ایک کا بھی مقلد اور پیرو نہ ہو اور اپنے تئیں ان میں سے ایک کی طرف منسوب نہ کرے وہ اہلسنّت وجماعت سے نہیں بلکہ وہ خارج مذہب اہلسنّت وجماعت سے ہے اور مثل دیگر فرق ضالہ روافض و خوارج و معتزلہ و جبریہ و قدریہ کے ہے۔

(فتوی جامع الشواہد بحوالہ فتح المبین ص۵۵)

(ج) غیر مقلدین لامذہب کے پیچھے تو بطریق اولیٰ اقتدا جائز نہ ہوگی وہابی عبدالوہاب نجدی کے پیرو اور تابع مثل خارجیوں کے ہیں جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت کرکے ان کے لشکر سے خروج کیا تھا پس جب لامذہب مثل خارجیوں کے ٹھہرے اور خارجی مثل باغیوں کے ہوئے تو جو حکم باغیوں کا ہے۔ ۔ ۔ ۔ وہی حکم لامذہبوں کا ٹھہرا یعنی ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھی جائے صرف ان کو کفن دے کر دفن کر دیں۔

(فتویٰ جامع الشواہد فی اخراج الوہابین عن المساجد" ہیر مولوی محمد حبیب الرحمٰن

لدھیانوی، مولوی محمد یعقوب نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی محمود الحسن دیوبندی، مولوی محمد محمود، مولوی احمد علی سہارنپوری سمیت ۲۱۴ مفتیوں کی تصدیق وتصویب درج ہے ملاحظہ فرمائیں۔ فتح المبین صہ ۵۵ تا صہ ۷۵

(اصلی اہلسنّت صہ ۸-۹ از مولوی عبدالغفور اثری وہابی)

۶ سید نذیر حسین دہلوی مولوی ثناء اللہ امرتسری بلکہ تمام متقلدین اسلام سے خارج کفار ومرتدین لتام ہیں جو ان کے کافر و مرتد ہونے میں شک کرے یا ان کو کافر و مرتد کہنے میں توقف کرے وہ یقیناً کافر و مرتد ہے اور بے توبہ مرا تو مستحق نار ہے۔

(تجانب اہلسنّت صہ ۵، ۱۱، ۱۱۲، ۲۴۷، ۲۴۸، ۴۵۳)

اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خاں حنفی فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

۶ یہودی کا ذبیحہ حلال ہے جبکہ نام الٰہی عز وجلالہ لے کر ذبح کرے۔۔۔۔ وہابی غیر مقلد۔۔۔ ان سب کے ذبیحے محض نجس و مُردار حرام قطعی ہیں اگرچہ لاکھ بار نام الٰہی لیں اور کیسے ہی متقی پرہیزگار بنتے ہوں کہ یہ سب مرتدین ہیں۔

(احکام شریعت حصہ اوّل صہ ۱۲۲)

۶ یہ گمراہ بددین غیر مقلدین ہوئے۔

(فتاویٰ افریقہ صہ ۱۵۳)

۶ وہابی غیر مقلد کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔

(احکام شریعت حصہ اوّل صہ ۱۲۸)

۶ غیر مقلد وغیرہ نکاح میں گواہ ہوں تو نکاح نہ ہوگا۔ (فتاویٰ افریقہ صہ ۶۹)

● وہابی ۔ ۔ ۔ ۔ جملہ مرتدین ہیں کہ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہان میں جس سے نکاح ہو گا، مسلم ہو یا کافر اصلی یا مرتد انسان ہو یا حیوان محض باطل اور زنا خالص ہو گا اولاد ولد الزنا"

(الملفوظات حصہ دوئم ص ۱۱۱ - ۱۱۲)

● وہابیوں کی اذان اور جماعت باطل اور مسجد مثل گھر ہے۔

ملفوظات حصہ اوّل ص ۱۱۸)

● غیر مقلدین جہنم کے کُتّے ہیں، وہابی ہندوؤں سے بھی زیادہ ملعون ہیں، جس نے کسی اہلحدیث کے پیچھے نماز پڑھی اس کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے اور اس کا نکاح باطل ہو جاتا ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۹۰، ۱۳، ۱۲۱ بحوالہ تلاش منزل ص ۲۳ اصلی اہلسنت ص ۱۰ از مولوی عبدالغفور اثری وہابی)

سنّی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
نجدی بدبخت کو جہنم کی مار ہے

دیوبندی وہابی کہتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالےٰ اور سنّی حضرات ہمیں گمراہ، بددین، مرتد کہتے ہیں۔

حضرات گرامی! یہ بد مذہب لوگ اصل حقیقت نہیں بتاتے اور اپنی کفریہ عبارات اور غلط عقائد کو چھپاتے ہیں، ان کے عقائد اسی کتاب کے ص ۲۲۹ پر پڑھیئے اور دوسری کتاب اہلسنّت و جماعت اور دیوبندی وہابی کی پہچان پڑھیئے۔

تبلیغی جماعت بستر بند پارٹی

بعض حضرات سوال کرتے ہیں کہ تبلیغی جماعت والے بڑے اچھے ہیں، گاؤں گاؤں پھر کر تبلیغ کرتے اور نماز روزہ کی باتیں بتاتے ہیں اہلسنّت و جماعت کی طرف سے ان کی کیوں مخالفت کی جاتی ہے

تبلیغی جماعت کی مخالفت اہل سنّت و جماعت کی طرف سے اس لئے کی جاتی ہے کہ یہ لوگ عقیدۃً وہابی ہیں۔ دیو بند بستر بند ہیں۔ مگر یہ اپنے آپ کو ظاہر نہیں کرتے اور عامۃ المسلمین کو دھوکہ میں رکھتے ہیں ان کو واضح طور پر اپنا عقیدہ بیان کرنا چاہیئے اور پھر تبلیغ کریں جیسا کہ اہلسنّت و جماعت دعوت اسلامی والے اپنا عقیدہ واضح طور پر پیش کرتے ہیں، وہ عقیدہ کے معاملہ میں کسی کو دھوکہ نہیں دیتے تبلیغ کی ابتدا ہی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ سے کرتے ہیں

تبلیغی جماعت بستر بند اس درود شریف سے کتراتے ہیں۔ بلکہ اعتراض کرتے ہیں جبکہ ان کے روح رواں مولوی زکریا صاحب سہارنپوری نے فضائل درود شریف میں لکھا ہے کہ بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود و سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ۔ وغیرہ کے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ

(فضائل درود شریف ص ۲۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن۔ اہل سنّت و جماعت صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں۔

دیوبندی تبلیغی لوگوں کا ظاہر کچھ اور باطن کچھ ہے۔ یہ مذہبی بہروپئے ہیں ان کے قول و فعل میں تضاد ظاہر ہے۔ اس لئے اہلسنّت و جماعت کی طرف سے تبلیغیوں کی مخالفت کی جاتی ہے کہ ان کے ظاہر اور باطن میں بہت تضاد ہے اللہ تعالےٰ ایسے مذہبی بہروپیوں سے محفوظ رکھے۔

تبلیغی جماعت کی چوری

یہ جماعت جب بمعہ بستروں اور چینک چولہا کے مسجدوں میں جاتی ہے تو قرآن و حدیث کی بجائے اپنے پاس ایک خاص کتاب بستروں میں بند تبلیغی نصاب رکھتی ہے۔ اس کا نماز کے بعد درس دیتی ہے۔ لیکن اس پر بھی ان کا پورا ایمان اور عمل نہیں۔ کیونکہ پہلے کتاب کا نام تبلیغی نصاب تھا۔ اب بدل کر فضائل اعمال رکھ دیا ہے جو کتب خانہ فیضی لاہور نے شائع کی ہے اس میں سے فضائل درود شریف کا پورا حصہ ہی غائب کر دیا ہے۔ کیا فضائل اعمال میں درود شریف شامل نہیں۔ اگر شامل ہے تو غائب کیوں کر دیا ہے۔ معلوم ہوا فضائل درود شریف ان کے نزدیک اعمال میں شامل نہیں۔ اس لئے تو فضائل درود شریف کا پورا باب ہی ہضم کر گئے ہیں اس میں

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّد۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّد۔ ہے۔

جو ان کے نزدیک پڑھنا شرک و بدعت ہے۔ اگر یہ درود شریف

پڑھنا شرک و بدعت ہے تو ہمارا سوال ہے کہ مولوی ذکریا صاحب جو اس جماعت کے بانی تھے وہ پڑھتے رہے اب ان کا کیا بنے گا، کیا وہ مشرک تھے یا بدعتی۔ یا کیا وہ صلوٰۃ وسلام پڑھ لیں تو شرک و بدعت نہیں اگر سنی حضرات پڑھ لیں تو شرک ہو جاتا ہے یہ کہاں کی منطق ہے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

یہ مذہبی بہروپیئے جب اہل سنت کی مساجد میں گھس آتے ہیں تو جب سنی کہتے ہیں کہ تم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کیوں نہیں پڑھتے تو بناوٹی مسکراہٹ سے کہتے ہیں بھئی ہم تو صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں، جب اپنی مساجد دیوبند میں جاتے ہیں تو پھر نہیں پڑھیں گے۔ وہاں ان کے نزدیک شرک و بدعت ہوتا ہے اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ ان کے قول و فعل میں تضاد ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ۔ (پ ع ۲)

ترجمہ:۔ اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو یونہی ہنسی کرتے ہیں"

تبلیغی جماعت کو بھگانے کا بہترین وظیفہ

جب یہ لوگ اہلسنت و جماعت کی مساجد میں تبلیغ کرنے کے لئے آئیں تو ان کو کہو کہ ہمارے امام مسجد کو اپنی مساجد میں بھی تبلیغ کرنے کی اجازت دو یا دعوت اسلامی والے ہیں ان کو اجازت دو وہ تمہاری مساجد میں تبلیغ کریں، یہ لوگ ایسا ہرگز نہیں کریں گے۔ پھر

جواب دو اگر تم اپنی مسجدوں میں ہمارے امام مسجد یا دعوت اسلامی والوں کو تبلیغ کرنے کی اجازت نہیں دیتے تو تم لوگ ہماری مساجد میں بھی تبلیغ نہیں کر سکتے اس لئے بسترہ گول کر دو اور بمعہ بستر کے تشریف کا ٹوکرا لے جایئے۔ اگر پھر بھی تبلیغیے بعض دیوبندی اہل محلہ یا دیگر جاہل لوگوں کی وجہ سے ضد کریں اور مسجد میں ٹھہرنے کی کوشش کریں تو اہلسنّت کے امام و خطیب صاحب خود ہر نماز کے بعد درس قرآن و حدیث شروع کر دے۔ درس سے پہلے پانچ منٹ تک اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ۔ پڑھیں۔ پھر درس کے بعد سب کھڑے ہو کر دست بستہ آدھ گھنٹہ تک درود و سلام

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْکَ، یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْکَ، یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْکَ صَلَوَاۃُ اللّٰہ عَلَیْکَ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

خود بھی پڑھیں اور ان کا بھی خیال رکھیں ان کو بھی ضرور پڑھائیں آخر میں ختم شریف بمعہ درود تاج کے پڑھ کر تبرک تقسیم کر دیں۔ انشاءاللہ العزیز پھر کبھی یہ لوگ آپ کے پاس نہیں آئیں گے اور ایسے بھاگیں گے۔ جیسے شیطان لاحول سے بھاگتا ہے۔ درود و سلام کی برکت سے ہمیشہ کے لئے ان کا بسترا گول ہو جائے گا۔

عوام اہلسنّت کا تبلیغی جماعت سے بچنے کا طریقہ

راہ چلتے چلتے جب تبلیغی جماعت کا آپ پر حملہ ہو جائے اور کہیں چلو ہمارے ساتھ دین کی

باتیں ہوں گی تو آپ اپنے مشکلکشا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کر کے درود
شریف اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ
یَا حَبِیْبَ اللّٰہ ۔ پڑھنا شروع کر دیں اگر اعتراض کریں تو کہو یہ بھی دین
میں شامل ہے امید ہے وہاں ہی آپ کو چھوڑ دیں گے اگر اصرار کریں کہ
ہمارے ساتھ چلو تو ان کو دیوبند کی مسجد میں لے جائیں اور ساتھ ہی صلوٰۃ
سلام پڑھتے جائیں جب اذان کا وقت ہو تو دیوبند کی مسجد میں اذان خود
پڑھیں اور اذان سے پہلے یا بعد صلوٰۃ وسلام پڑھیں۔ پھر نماز سے
فارغ ہو کر باآواز بلند پھر اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی
اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ ۔ بلند آواز سے پڑھیں۔ اگر وہ صلوٰۃ
وسلام سے روکیں تو سمجھ لیں کہ یہ پکے وہابی دیوبندی ہیں اور ہمارا ان
سے کوئی تعلق نہیں ان سے بچیئے اور اپنے دین وایمان کو بچائیے اگر عوام
اہلسنّت اس پر عمل کر لیں گے تو انشاء اللہ تعالےٰ کبھی تبلیغی بستر بند
دیوبندی وہابی آپ کے قریب نہیں آئے گا اور نہ ہی اپنی مسجد میں لے
جانے کے لئے تیار ہو گا۔ بشرطیکہ آپ اس مبارک وظیفہ پر قائم رہیں۔
اور پورا پورا عمل کریں۔

ڈاکو سلام نہیں پڑھتے

نکتہ داں اور صاحب ذوق لوگ ایک مسئلہ
بیان فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مسافر جنگل میں
اکیلا جا رہا ہے رات اندھیری ہے اگر اُسے کوئی مشکوک بندہ مل جائے
اگر وہ معلوم کرنا چاہے کہ یہ ڈاکو تو نہیں اس کو کہے السلام علیکم!
اگر ڈاکو ہوا تو سلام کا جواب نہیں دے گا۔ کیونکہ سلام کا جواب ہے
وعلیکم السلام، تجھ پر سلامتی، جہاں ڈاکو ہے وہاں سلامتی کہاں۔ اگر اس نے وعلیکم

السلام کہہ دیا تو پھر وہ ڈاکو نہیں، اگر ڈاکو ہے تو نہ سلام کہے گا اور نہ جواب دیگا اس لئے تو یہ سلام نہیں پڑھتے۔ اب بھی یہی ہے۔ اگر ڈاکو کو السلام علیکم کہو کبھی وعلیکم السلام نہیں کہے گا کیونکہ اگر وعلیکم السلام کہہ پھر ڈاکہ نہیں مار سکتا کیونکہ سلام کا معنی سلامتی، وہ ڈاکو ہے جہاں سلامتی ہے وہاں ڈاکہ نہیں جہاں ڈاکہ ہے وہاں سلامتی نہیں۔ اس لئے یہ ڈاکو سلام نہیں پڑھتے، پڑھیئے
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ، وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ۔

شیطان کو بھگانے کا بہترین وظیفہ

اگر جنوں میں کوئی شیطان تنگ کرے اور نظر نہ آئے تو اس کو بھگانے کا طریقہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھیئے۔ شیطان بھاگ جائے گا اگر انسانوں میں کوئی شیطان یا خناس تنگ کرے تو اس کو بھگانے کا بہترین وظیفہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ، وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ پڑھیئے انشاء اللہ تعالیٰ وہ جس نسل کا بھی ہوگا سنتے ہی ایسا بھاگے گا جیسے شیطان لاحول سے بھاگتا ہے۔ پڑھیئے
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ۔

ایہہ درود غذا شیطان دی نہیں
ایہہ شیطان درود نہیں سن سکدا
حافظ پڑھ دے درود ایمان والے
بے ایمان درود نہیں پڑھ سکدا

اہلسنّت وجماعت کے لئے عظیم خوشخبری

متفقہ صحیح روایات میں ہے حضور پُر نور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ قیامت میں لوگ اپنی قبروں سے بہت پیاسے نکلیں گے (بلکہ پیاس تو سکرات سے ہی شروع ہو جاتی ہے) اور محشر میں حوض کوثر کے سوا پیاس بجھانے کی کوئی جگہ اور آب کوثر کے سوا کوئی چیز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کوثر پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا ہے۔ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم، کافر اور مرتد کے سوا ہر مومن کو کوثر سے سیراب کریں گے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم محشر میں تمام اوّلین وآخرین کا اجتماع ہوگا۔ اس عظیم جمّ غفیر میں آپ حضور تک پہنچنا اور کوثر سے سراب ہونا سخت مشکل کا سامنا ہوگا۔

درود وسلام اور قربِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً

ترجمہ: لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص خوش نصیب ہوگا جو زیادہ درود وسلام بھیجنے والا ہوگا۔

(بخاری شریف، ترمذی شریف ج ۱ ص۶۴۔ مشکوٰۃ شریف ص۱۹)

دنیا میں جو مجھ پر زیادہ صلوٰۃ وسلام بھیجے گا۔ قیامت میں وہ زیادہ قریب ہوگا۔

۵ حضرات: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب اور بعد، نزدیکی اور دوری کا معیار صلوٰۃ وسلام ہے۔

۵ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلّم پر زیادہ صلوٰۃ وسلام بھیجنے والا، قیامت میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلّم کے زیادہ قریب اور حوض کوثر سے زیادہ نزدیک ہو گا۔

۵ اپنی قبر سے نکل کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے نزدیک حوض کوثر کے کنارے پہنچ کر جام کوثر سے سیراب ہو گا۔

۵ پھر اس سے کم درود وسلام بھیجنے والا پھر اس سے کم، پھر اس سے کم، اس طرح حوض کوثر پر پہنچنے والوں کی صفیں صلوٰۃ وسلام بھیجنے کے معیار و تناسب سے بنتی چلی جائے گی۔

حضرات: اس حدیث پاک میں اہلسنّت وجماعت کے لئے ایک عظیم خوشخبری اور پیشگوئی ہے۔

کیونکہ مسلمانوں کے تہتر گروہ ہوں یا زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے صلوٰۃ وسلام ہم سنیّوں کا شعار، عقیدہ، دین، مذہب اور ایمان ہے۔ ہم صلوٰۃ وسلام کے شیدائی اور کثرت سے صلوٰۃ پڑھنے والے ہیں۔ اذان سے پہلے، اذان کے بعد، اقامت سے پہلے، اقامت کے بعد، نماز کے بعد، اپنے ہر جلسے اور اجتماع میں، محفل میلاد، جشن معراج محفل سیرت، ہر خوشی و غم کے موقعوں میں ادب و تعظیم سے کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، ہم اہلسنت وجماعت صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں۔

جب تقریر کرتے ہیں تو کہتے ہیں پڑھو صلوٰۃ وسلام، نعت خواں جب نعت شریف پڑھتے ہیں تو کہتے ہیں پڑھو درود شریف، کثرت

سے درود شریف پڑھنا اللہ تعالٰے نے ہمارے حصہ میں لکھا ہے۔
اس لئے کہ کثرت درود و سلام محبت کی علامات میں سے ہے ۔
فَمَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ (جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے
اس کا ذکر بہت کثرت سے کیا کرتا ہے)

اہلسنّت کی نشانی

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے امام زین العابدین سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا اہلسنّت ہونے کی علامت ہے (یعنی سنّی ہونے کی) (فضائل درود شریف ص۹)

گویا اللہ تعالٰے کے فرمان خطاب میں یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا سے مراد، ہم اہل سنّت ہیں، ہم کو اللہ تعالٰے نے صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا کے خطاب سے نوازا ہے، ہم اہلسنّت دنیا میں صلوٰۃ و سلام سے پہچانے جاتے ہیں۔

جس مسجد سے صلوٰۃ و سلام کی آواز آتی ہے دوست، دشمن، موافق مخالف ہر ایک جان جاتا ہے کہ یہ مسجد اہلسنت کی ہے۔ جو موافق صلوٰۃ وسلام سن کر اسی مسجد کی طرف ذوق و شوق سے آتے ہیں صلوٰۃ وسلام کے مخالف صلوٰۃ وسلام سن کر اس مسجد سے کتراتے ہیں اور بھاگتے ہیں،

دنیا میں درود و سلام جس طرح ہمارا اشعار ہے اور ہر موقعہ میں صلوٰۃ وسلام پڑھنا ہمارا اشعار اور دین ہے، انشاء اللہ تعالٰے ہم اہلسنت اپنی قبروں سے بھی قیامت کے دن صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہوئے اٹھیں گے اور صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہوئے حوض کوثر

کی طرف جائیں گے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ہر شخص اپنی قبر سے اسی عمل و عقیدہ پر اٹھے گا۔ جو اسے دنیا میں محبوب تھا۔ اور جس پر وہ مرا تھا اور اس کا حشر بھی اسی کے ساتھ ہوگا جس کو دنیا میں محبوب رکھتا تھا۔ المرء مع من احبہ آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس کو وہ محبوب رکھتا تھا۔ اور محبت کی علامت بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتادی۔

مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا فَاَکْثَرَ ذِکْرَہٗ جو شخص کسی کو محبوب رکھے تو بکثرت اس کا ذکر کرتا ہے اہلسنّت و جماعت کے طریقے میں درود و سلام کی کثرت اس بات کی پہچان ہے کہ یہ لوگ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب رکھتے ہیں، جبکہ دوسرے لوگ درود و سلام کی کثرت سے محروم ہیں، بلکہ اپنی حرماں نصیبی سے اس کی مخالفت کرتے ہیں اور مخالفت کے لئے طرح طرح بہانے ڈھونڈھتے ہیں اور کہتے ہیں دلائل الخیرات بدعت، درود تاج شرک، درود لکھی بدعت اذان کے پہلے درود و سلام بدعت، نماز کے بعد درود و سلام بدعت محفل میلاد بدعت، قیام بدعت اس میں درود و سلام بدعت وغیرہ ان تمام کو بدعت کہنے والوں کو ہمارے آقا امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فرمان ہے

اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً (ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ قریب میرے وہ اُمتّی ہوگا، جو مجھ پر زیادہ درود و سلام پڑھنے والا ہوگا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے قیامت تک کے لئے اپنے غلاموں کو سلام پہنچایا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے وصال کے قریب جہاں اور بہت سی وصیتیں فرمائیں، لازوال خطبے دیئے، زبان مبارک سے نورانی موتی بکھیرے وہاں رحمۃ للعالمین آقا صلی اللہ علیہ وسلّم نے قیامت تک کے لئے اپنے غلاموں کو سلام فرمایا۔

فرمایا: اِقْرَءُوا السَّلَامَ عَلٰی مَنْ غَابَ مِنْ اَصْحَابِیْ وَ مَنْ تَبِعَنِیْ عَلٰی دِیْنِیْ مِنْ یَّوْمِیْ ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ط

ترجمہ: اے میرے پیارو! جانثارو، وفادارو، میرے جو صحابہ اس وقت یہاں موجود نہیں ہیں، میرا آخری سلام انہیں پہنچا دینا۔ اور انہیں بھی میرا سلام کہہ دینا جو میری امت کے لوگ میرے بعد آئیں گے اور میری تابعداری کریں گے آج سے لے کر قیامت تک۔

(طبعات ابن سعد، طبرانی، سیرت نبویہ احمد ذینی، جمال مصطفےٰ)

یااللہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام پہنچایا ہے ہماری طرف سے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم پر بارش کے قطروں، درختوں کے پتوں، سورج اور چاند کی کرنوں، آسمان کے تاروں، ریت کے ذروں کی تعداد کے برابر اور اس سے بھی زیادہ درود و سلام نازل فرما۔ آمین

میں وہ سنّی ہوں جمیلؔ قادری، مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ

اعلان ہم اہلسنّت و جماعت رب محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کی قسم بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں صلوٰۃ وسلام عرض

کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ دنیا کی کوئی طاغوتی طاقت ہمیں اس عمل خیر سے نہیں روک سکتی اور کسی قسم کی کوئی پابندی کو قبول کرنے کے لئے ہرگز ہرگز تیار نہیں سے

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو اے رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

وَ آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

حضرات گرامی! پاکستان کے علاوہ دوسرے ملکوں میں بھی اذان کے ساتھ اور اس کے علاوہ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ پڑھا جاتا ہے

ترکی میں درود وسلام

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

نامور مؤرخ اور ادیب نسیم حجازی اپنے سفر نامہ میں ترکی کے سفر کا حال لکھتے ہیں۔ کوئی گیارہ بجے کے قریب ہم نے قونیہ کا رخ کیا۔ ڈرائیور کے ساتھ ایک اور نوجوان تھا۔ جو ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں بات کر سکتا تھا۔ جمعہ کا دن تھا اور ہم نے اپنے گائیڈ کو روانہ ہوتے وقت ہی بتا دیا تھا کہ ہم راستے کی کسی مسجد میں جمعہ کی نماز کے لئے رکنا چاہتے ہیں۔ انقرہ سے قونیہ کا فاصلہ قریباً ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ کے حساب سے کار چلا رہا تھا۔ اس کار پر ڈرائیور کے سامنے ایک چھوٹی سی بستی کی مسجد کے قریب کار رکی اور ہم اتر پڑے۔ ترک کسانوں کی اس بستی کی

سب سے خوبصورت عمارت یہ مسجد تھی، میں نے وضو کے لئے کوٹ اتارا تو ایک دیہاتی نے پانی کا کوزہ بھر کر میرے سامنے رکھ دیا مسجد کے اندر قالین بچھے ہوئے تھے جنہیں دیکھ کر یہ محسوس ہوتا تھا کہ ان لوگوں کی کمائی کا بیشتر حصہ اپنے گھروں کے بجائے خدا کے گھر کی آرائش پر صرف ہوتا ہے۔ مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی، بستی کے مکانات کی تعداد دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہاں ہر آدمی نماز پڑھتا ہے۔ جماعت میں ابھی کچھ دیر تھی اور خطیب صاحب ایک کتاب سے فارسی کے شاعر کا نعتیہ کلام پڑھ رہے تھے وہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد نمازیوں کو درود و سلام پڑھنا شروع کر دیتے۔ الفاظ وہی تھے جن سے ہر پاکستانی کے کان آشنا ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

وَسَلَّمَ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

کچھ دیر بعد منبر پر کھڑے ہو کر خطیب نے عربی زبان میں خطبہ پڑھا اور اس کے بعد جماعت کھڑی ہو گئی، ہم نماز سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو تمام نمازیوں کو مصری کی ڈلیوں کا ایک ایک لفافہ اور گلاب کے عرق کا ایک ایک گھونٹ تقسیم کیا گیا۔ جب نمازی باری باری دروازے کے قریب پہنچے تھے تو ایک شخص گلاب پاش سے عرق کے چند قطرے ان کی ہتھیلی پر ڈال دیتا تھا اور وہ اسے پی لیتے تھے دوسرا مصری کی ڈلیوں سے بھرے ہوئے چھوٹے چھوٹے لفافے ان کو تقسیم کرتا جاتا تھا مجھے معلوم ہوا کہ ہر جمعہ کی نماز کے بعد اسی طرح گلاب کا عرق اور مصری تقسیم کی جاتی ہے۔

(از سفرنامہ نسیم حجازی)

عراق میں اذان کے ساتھ درود وسلام

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

مولانا الحاج خطیب پاکستان محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم ۱۷ جنوری ۱۹۶۲ء کو بغداد شریف پہنچے اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے مزار شریف پر حاضری دی اس کے بعد نماز ظہر کی تیاری میں لگ گئے ابھی وضو کر رہے تھے کہ اذان شروع ہو گئی۔ اذان سن کر دل بہت خوش ہوا عرب کے مخصوص لہجے ہیں مؤذن صاحب کی آواز فضا میں گونج رہی تھی اذان کے بعد صلوٰۃ شروع ہوئی۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاحَبِیْبَنَا یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ

یَاخَاتَمَ رَسُوْلِ اللّٰہِ

بغداد شریف میں صلوٰۃ وسلام

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک کے قریب مسجد میں ہر اذان کے بعد حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر صلوٰۃ وسلام ان الفاظ میں پڑھا جاتا ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَارَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن

(مظہر جمال مصطفائی صـ ۳۸۷)

سلمان پاک شہر میں صلوٰۃ وسلام

یہ شہر بغداد شریف سے تقریباً پچیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سلمان پاک میں حضرت سلمان فارسی اور حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت حذیفہ الیمانی رضی اللہ عنہم کے مزارات ہیں، یہ تینوں حضرات حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابہ کرام میں سے ہیں اور بڑی عظمت وشان والے ہیں۔ عمارت مزارات کے قریب ٹیکسی کھڑی کر کے اندر گئے ہی تھے کہ نماز ظہر کی اذان آواز لاؤڈ سپیکر سے بلند ہوئی سبحان اللہ مؤذن صاحب اس انداز سے عربی لہجہ میں اذان کہی کہ بیساختہ زبان سے سبحان اللہ ماشاء اللہ نکل رہا تھا۔ اس کے بعد صلوٰۃ پڑھی۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدِنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاحَبِیْبِنَا یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیِّنَا یَا نَبِیَّ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدَنَا یَارَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْن

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاسَیِّدَالْمُرْسَلِیْن

صلوٰۃ وسلام سن کر آنکھیں اشکبار ہوگئیں، دل اس قدر سرور وشادماں تھا کہ بیان سے باہر ہے۔ کچھ عرصہ پہلے عرب وعجم میں اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھی جاتی تھی۔ لیکن افسوس کہ ایک فرقہ کے علماء نے اس کو شرک وکفر وغیرہ قرار دے کر بعض مقامات پر لوگوں کو اس سعادت و برکت سے محروم کر دیا ہے۔ اگرچہ عراق، شام، القدس، مصر اور پاکستان

کے بعض مقامات پر اب بھی اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا ہے
بلا شبہ اس کی بہت برکات ہیں ۔ خدا کرے کہ یہ سلسلہ قیامت تک
جاری رہے ۔ آمین
(راہ عقیدت صہ ۵۲ - ۵۳)

دمشق شہر ملک شام میں صلوٰۃ وسلام

مولانا اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، دمشق شہر بلکہ یہ پورا ملک بہت ہی مبارک ہے دمشق شہر کے علماء اکثر باشرع اور صحیح العقیدہ اہلسنت وجماعت ہیں ۔ اور تقریباً ہر مسجد میں ہر اذان کے بعد

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَنَا یَا حَبِیْبَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدَنَا یَا نَبِیَّ اللّٰہ

فجر اور عشاء کی اذان کے وقت مختلف القاب کے ساتھ زیادہ پڑھتے ہیں مجالس میلاد، مجالس دلائل الخیرات شریف اور مجالس قصیدہ بردہ شریف منعقد ہوتی ہیں جن میں بڑے ذوق وشوق سے ذکر میلاد اور درود شریف اور قصیدہ بردہ شریف پڑھا جاتا ہے سیّدی حضرت ابراہیم الغلاسنی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک میں بھی شرکت کا اتفاق ہوا قرآن خوانی کے بعد باقاعدہ دست بستہ نہایت ادب واحترام کے ساتھ کھڑے ہو کر مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے عربی میں سلام پڑھا گیا

یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْکَ
یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْکَ صَلوٰۃُ اللّٰہ عَلَیْکَ

اس کے بعد دعائے خیر کی گئی اور شیرینی تقسیم ہوئی۔

بیت المقدس میں درود و سلام

علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مقدس مقامات کی حاضری کا شرف بخشا۔ ہم نے وضو کیا اور مسجد اقصیٰ شریف کے اندر جا کر پہلے دو رکعت نماز تحیۃ المسجد اور پھر نماز عصر ادا کی۔ نماز کے بعد مسجد شریف میں بیٹھا درود شریف پڑھتا رہا۔ مغرب کی اذان ہوئی۔ سبحان اللہ مؤذن صاحب نے عرب کے مخصوص لہجہ میں اذان دی اور اذان کے بعد صلوٰۃ و سلام پڑھا

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

سن کر دل باغ باغ ہو گیا۔ مسجد میں کافی لوگ جمع ہو چکے اور ہو رہے تھے۔

(راہ عقیدت صـــ۹۷)

جامع الحسین مصر میں درود و سلام

حضرت علامہ مولانا ابو حماد مفتی عبدالرسول منصور سیالوی فرماتے ہیں کہ میں مصر میں پندرہ روز تک جس ہوٹل میں قیام کیا اس کے بالمقابل جامع الحسین ہے یہ وہ عظیم الشان مسجد ہے جس میں سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا سر مبارک دفن ہے جس حجرے میں آپ کا سر مبارک دفن ہے اس کے اوپر ایک پر شکوہ گنبد بنا ہوا ہے آپ کے

مزار پہ زائرین کی ایک خاصی تعداد ہر وقت قرآن خوانی اور آپ پر سلام عرض کرنے کے لئے موجود رہتی ہے، ہر نماز کے وقت مؤذن صاحب اذان کے بعد بلند آواز سے چار پانچ مرتبہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللہ

وَعَلٰی اٰلِكَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللہ

کہہ کر نبی کریم اور آپ کی آل پاک پہ فاتحہ شریف پڑھتا ہے مصر اور بالخصوص قاہرہ اس اعتبار سے قابل فخر سرزمین ہے کہ یہاں اصحاب رسول آئمہ اسلام اور اہل بیت اطہار کے علاوہ اولیائے کاملین کی ایک کثیر تعداد استراحت فرما رہی ہے۔

(ماہنامہ ضیائے حرم ص۲۰ ج ۲۳ ش ۳ دسمبر ۱۹۹۲ء)

(پندرہ روزہ ندائے اہلسنت ص۱۳ ج ۴ ش ۱۶ تا ۳۰ نومبر ۱۹۹۲ء)

خانہ کعبہ بیت اللہ شریف کے مطاف میں درود و سلام

قاضی محمد زاہد الحسینی خلیفہ مجاز مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی لکھتے ہیں۔

علامہ عبد الحمید خطیب پاکستان میں سعودی عرب کے پہلے سفیر تھے پاکستان آنے سے پہلے مکہ مکرمہ میں شیخ الحرم تھے۔ اور حکومت سعودیہ کی مجلس شوریٰ کے رکن بھی تھے۔ قرآن کریم کی مختصر تفسیر بنام تفسیر الخطیب اور سیرت نبوی پر تالیۃ الخطیب، اسمی الرسالات کتابیں لکھیں۔ اس کے علاوہ سلطان عبد العزیز ابن سعود کی سوانح حیات "الامام العادل" کے نام سے دو جلدوں میں

لکھی، پاکستان سے سبکدوش ہونے کے بعد دمشق (شام) چلے گئے اور وہیں ۱۳۸۱ھ میں انتقال کیا۔

یہ اپنی کتاب "اسمی الرسالات" کے دیباچہ کے صلا پر لکھتے ہیں کہ میں مسجد حرام میں مدرس تھا تو مجھ سے ملک شام کے ایک حاجی نے آکر شکایت کی کہ میں بیت اللہ شریف کے مطاف میں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

کہہ رہا تھا کہ ایک عالم نے جو اپنے آپ کو نجدی ظاہر کرتا ہے مجھے روک دیا"

میں نے شیخ ابن مانع اور شیخ عبد الظاہر امام مسجد حرام سے پوچھا تو ان دونوں نے فرمایا کہ اس کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں مگر جس نے روکا ہے وہ ان (دونوں شیوخ) کو بھی برا بھلا کہہ رہا ہے، (لہٰذا) یہ بات اور اس قسم کی دوسری باتیں لوگوں کی نظر میں وہابیہ نجدیہ کی حقارت کا باعث بنی ہوئی ہیں کیا واقعی علماءِ نجدیہ دہابیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْل اللّٰہ

کہنا حرام ہے؟ تو میں نے اس کا جواب دیا کہ تمام اسلاف وہابیہ اس صلوٰۃ وسلام کو جائز قرار دیتے ہیں، بعض لوگ خواہ مخواہ اپنے غلط عقائد کو وہابیہ کے ساتھ غلط ملط کر کے وہابیہ کو بدنام کر رہے ہیں۔

(اسمی الرسالات صلا از علامہ عبد الحمید خطیب رکن مجلس شوریٰ سعودی عرب شیخ الحرام مکہ مکرمہ)

مدینہ منوّرہ میں صلوٰۃ وسلام کی بارش

مذاہب اربعہ میں فقہاء کرام کے معتمد اقوال کی تحقیق میں کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ جو تالیف کی گئی ہے۔ اس میں کتاب الحج بحث زیارت قبر النبی کے متعلق لکھا ہے۔

ثُمَّ یَقُوْلُ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اس سے معلوم ہوا کہ فقہ کے چاروں مذاہب کے آئمہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ پر متفق ہیں۔

کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ کتاب الحج ص ۷۱۳ ج ۱

حنفی فقہا کے ارشادات

وَنَقُوْلُ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

(نور الایضاح کتاب الحج ص ۱۹۰)

زیارت مدینہ منورہ کے وقت درود وسلام

مواجھہ شریف کے سامنے چار گز کے فاصلے پر قبلہ کی طرف پشت کرکے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ اقدس کے سامنے ادب و احترام کے ساتھ کھڑے ہو کر یہ تصور کرے کہ حضور میری کلام کو سن رہے ہیں اور میرے سلام کے جواب سے نوازیں گے۔ وَتَقُوْلُ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

(مراقی الفلاح شرح نور الایضاح صد ۴۰۶-۴۰۷)

مُتَوَجِّهًا اِلَی الْقَبْرِ الشَّرِیْفِ فَیَقِفُ بِمِقْدَارِ اَرْبَعِ اَذْرُعٍ بَعِیْدًا عَنِ الْمَقْصُوْرَةِ الشَّرِیْفَةِ لِغَایَةِ الْاَدَبِ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُحَاذِیًا لِرَأْسِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَوَجْهِهِ الْاَکْرَمِ مُلَاحِظًا نَظْرَةَ السَّعِیْدِ اِلَیْكَ وَسَمَاعَهُ کَلَامَكَ وَرَدَّهُ عَلَیْكَ سَلَامَكَ وَتَامِیْنَهُ عَلٰی دُعَائِكَ وَتَقُوْلُ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

(۲) وَیُمَثِّلُ صُوْرَتَهُ الْکَرِیْمَةَ الْبَهِیَّةَ کَاَنَّهُ نَائِمٌ فِیْ لَحْدِهٖ عَالِمٌ بِهٖ یَسْمَعُ کَلَامَهُ کَذَا فِی اخْتِیَارِ شَرْحِ الْمُخْتَارِ ثُمَّ یَقُوْلُ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهُ

(فتاوی ہندیہ المعروف فتاویٰ عالمگیری صد ۲۶۵ ج ۱ کتاب الحج)

(فتاوی خانیہ المعروف قاضی خان صد ۳۲۰ ج ۱)

(۳) وَمَا عَنْ اَبِی اللَّیْثِ اِنَّهُ یَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ مَرْدُوْدٌ بِمَا رَوَی اَبُوْ حَنِیْفَةَ فِیْ مُسْنَدِهٖ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَاتِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَتَجْعَلُ ظَهْرَكَ اِلَی الْقِبْلَةِ وَتَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ لِوَجْهِكَ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ تَقُوْلُ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

(فتح القدیر صفحہ ۹۵ ج ۳)

ثُمَّ يَقُوْلُ فِیْ مَوْقِفِهٖ

(۴) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ

(فتح القدیر کتاب الحج صفحہ ۹۵ ج ۳)

(۵) ثُمَّ يَطْلُبُ الشَّفَاعَةَ فَيَقُوْلُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ ثَلَاثًا

مناسک ملا علی قادری حنفی مکی صفحہ ۳۳۸ تا ۳۳۹

(۶) يُسْتَحَبُّ اَنْ يُّقَالَ عِنْدَ سَمَاعِ الْاُوْلٰى مِنَ الشَّهَادَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعِنْدَ الثَّانِيَةِ مِنْهَا
قُرَّةُ عَيْنِىْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

(رد المختار باب الاذان صفحہ ۲۶۷ ج ۱)

(۷) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ

فقہ شافعی سے ثبوت

وَاِنَّهٗ حَیٌّ فِیْ قَبْرِهِ الْاَعْظَمِ وَمُطْلِعٌ بِاِذْنِ اللّٰهِ عَلٰى

ظَوَاهِرِ الْخَلْقِ وَسَرَائِرُهُمْ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

(اعانۃ الطالبین صہ ۳۱۴ ج ۲ علامہ سید ابوبکر المعروف سید بکری شافعی)

فقہ مالکی سے ثبوت

وَاِنَّهٗ حَيٌّ فِيْ قَبْرِهٖ حَيَاةً بَرْزَخِيَّةً وَاِنَّهٗ يَسْمَعُهٗ وَيَرُدُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقِفُ اَمَامَهٗ بِاَدَبٍ وَعَدْمِ رَفْعِ صَوْتٍ مُتَوَجِّهًا اِلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَيَقُوْلُ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ

(الفتح الربانی شرح رسالہ ابن ابی زید القیروانی مؤلفہ محمد احمد مالکی صہ ۱۶۹ ج ۱)

فَيُوَلِّیْ ظَهْرَهٗ لِلْقِبْلَةِ وَلْيَسْتَقْبِلْهُ فَيَقُوْلُ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

(فتح الرحیم کتاب الحج صہ ۱۷۹)

حضرات گرامی ۔ ۔ ۔ فتاویٰ عالمگیری اور فقہ کی دوسری کتابوں میں صاف صاف یہ حکم شریعت لکھا ہوا ہے کہ روضۂ منورہ کے حضور میں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی قبر انور کے سامنے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰه

اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی قبر معظم کے روبرو

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ

کہہ کر سلام عرض کرنا چاہیئے ۔

(فتاویٰ عالمگیری ص ج ۱ کتاب الحج زیارت قبر نبوی کے آداب)

حکومت پاکستان وزارت مذہبی امور و اقلیتی امور، اسلام آباد نے حاجیوں کے لئے کتاب انوار حرم شائع کی ہے جس میں لکھا ہے

روضہ انور پر حاضری

روضہ انور کی حاضری کے وقت بہت زیادہ ادب و احترام کا مظاہرہ کیا جائے

سلام بحضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ الْكَرِیْمُ وَالرَّسُوْلُ الْعَظِیْمُ الرَّؤُفُ الرَّحِیْمُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا جَمَالُ مُلْكِ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نُوْرَ عَرْشِ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی حَقِّکَ الْعَظِیْم

وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَاءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ
وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا۔
اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا طٰہٰ یَا یٰسِیْنُ یَا بَشِیْرُ
یَا سِرَاجُ یَا مُنِیْرُ یَا مقدم جَیْشِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
وَھَا اَنَا یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَقَدْ جِئْتُکَ ھَارِبًا مِنْ ذَنْبِیْ یَا شَفِیْعَ الْاُمَّۃِ وَکَاشِفَ الغمۃ
یَا سَرَاجَ الظلمۃ
اَجِرْنِیْ بِہٖ یَا اللّٰہُ مِنَ النَّارِ۔ یَا نَبِیَّ الرَّحْمَۃِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
اَتَیْنَاکَ زَائِرِیْنَ۔ وَقصدناکَ رَاغبین وَعَلٰی بَابِکَ الْعَالِیْ
وَاقِفِیْنَ وَبِحَقِّکَ عَارِفِیْنَ فَلَا تَرد خائبین وَلَاعَنْ بَابِ
شَفَاعَتِکَ مَحْرُوْمِیْنَ وَیَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ اَسْئَالُکَ
الشَّفَاعَۃَ وَاَسْئَالُ اللّٰہِ تَعَالٰی لکَ الْوَسِیلۃ والفضلۃ والدرجۃ
الرَّفیقۃ وَالمقَامَ الْمحمود الحوض المورود وَالشَّفَاعَۃَ
الْعظمٰی فِی الْیَوْمِ الْمَشْھُوْد۔

حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا اَبَا بَکْرِنِ الصِّدِّیْق۔
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَی التَّحْقِیْقِ

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عُمَرَ بن الْخَطَّابِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ

انوار رضا صفحہ ۱۴۹ مرتب حافظ محمد یونس ریسرچ فیلو

ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد جون ۱۹۹۱ء

فَاِنْکَ اَیُّھَا الزَّائِرُ اِذَا وَصَلْتَ الْمَسْجِد فَقُلْ عِنْدَ دُخُوْلِکَ بِاسْمِ اللّٰہ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

آداب زیارۃ

مسجد نبوی شریف کے علماء نے آداب زیارۃ المسجد النبوی والقبر الشریف

مدینہ منورہ کے علماء لکھتے ہیں۔

فَقَدْ رَوَی الْاِمَامُ مَالِکٌ فِی الْمُوْطَا اِنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللّٰہ عنہ

کَانَ یَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا بَکْرٍ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَتِ

وَاِنْ شِئْتَ زِدْتَّ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفْوَۃَ خَلْقِ اللّٰہ

وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

ثُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ قَائِلًا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَزْوَاجِکَ وَذُرِّیَّاتِکَ وَبَارَکَ

عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَزْوَاجِكَ وَذُرِّيَاتِكَ
ثُمَّ تَنَحَّ قَلِيلاً قَدْرَ ذِرَاعٍ عَنْ يَمِيْنِكَ وَسَلِّمْ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ
الصِّدِّيْقِ قَائِلاً
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْق
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰه
وَثَانِيَهٗ فِي الْغَارِ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا وَعَنِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ
خَيْرَ الْجَزَاءِ، ثُمَّ تَنَحَّ ايضا اِلٰى يَمِيْنِكَ قَدْرَ ذِرَاعٍ وسلم
عَلٰى عمر الفاروق رضى اللّٰه عنه قائلا
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرَ الفاروق
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثانى الخلفا الراشدين
جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا وَعَنِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ خيرا لجزاء۔

(از آداب زيارة المسجد النبوى والقبر الشريف على صاحبه افضل الصلوٰة
وازكى التسليم

الفها نخبة من العلماء بالمسجد النبوى ص۵ مطبعه الحكومة۔ مكة

یہ کتاب عربی میں چھپی ہے اور اس کا ترجمہ اردو میں شائع ہوا
ہے جو حاضر خدمت ہے۔

ترجمہ: جب آپ مسجد میں قدم رکھیں تو آپ کو یہ پڑھنا چاہیئے
بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰه
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اداب واحترام اور سکون و وقار کے ساتھ قبر شریف کے پاس
دھیمی آواز میں صلوٰۃ وسلام پڑھیں۔ آپ قبر شریف کے سامنے

کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کریں امام مالک رضی اللہ عنہ موطا میں یہ روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس طرح سلام عرض کرتے تھے ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

پھر فرماتے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا بَکْرٍ ۔ اس کے بعد فرماتے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَتِ (اے ابا جان)، اگر آپ چاہیں تو یہ الفاظ پڑھا سکتے ہیں کہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَفْوَةَ خَلْقِ اللّٰہِ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

پھر مزید فرمایا یہ کہیں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَزْوَاجِكَ وَذُرِّیَّاتِكَ وَبَارَكَ عَلَیْكَ

اس کے بعد داہنی طرف ایک ہاتھ ہٹ کر حضرت ابو بکر پر سلام بھیجیں اور یہ کہیں ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا بَکْرِ الصِّدِّیْق،

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰہ وَثَانِیَہٗ فِی الْغَارِ

جَزَاكَ اللّٰہ عَنَّا وَعَنِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ خَیْرَ الْجَزَاء

پھر مزید ایک ہاتھ داہنی طرف بڑھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام بھیجیں ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عُمَرَ الْفَارُوْقِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ثَانِی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ جَزَاكَ اللّٰہُ

عَنَّا وَعَنِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا الجزاءِ

(مسجد نبوی اور قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے آداب بقلم علمائے مسجد نبوی صـ ۴-۶ از گورنمنٹ پریس مکۃ المکرمہ)

مدینہ منوّرہ میں روضۃ انور کے پاس یہی درود وسلام

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

پڑھا جاتا ہے حجاج کرام اپنے اور بیگانے سب گواہ ہیں۔ سب پڑھنے کے قائل ہیں۔

حوالہ جات (۱) الحج والعمرہ والزیارۃ عربی از شیخ ابن عبداللہ بن باز وہابی طابع حکومت سعودیہ۔ نیل الاوطار جلد ۵ از شوکانی وہابیوں کے امام۔ مناسک حج وعمرہ صـ ۸۳ عربی۔ سوئے حرم متصدقہ حدود وزیر برائے امور حج پاکستان صـ ۱۹۸۔ غنیۃ الطالبین فضائل حج محمد زکریا دیوبندی صـ ۱۰۴ سفرنامہ حجاز قاضی سلیمان منصور پوری صـ ۲۱۳۔ فتاوی برکاتیہ صـ ۱۷۷ از مفتی ابوالبرکات احمد وہابی۔ حج اور عمرہ صـ ۱۵۰ از شیخ محمد عتیق وہابی۔

(خیال رہے مذکورہ مؤلف نے مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا الفاظ یوں لکھے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ جس سے معلوم ہوا صیغہ سلام کے ساتھ صلوٰۃ ملانا بہتر ہے) سعادت الدارین از امام نبہانی۔ ماثبت بالسنہ شیخ عبدالحق دہلوی۔ تبلیغی نصاب میں لفظ یاسیدی بھی لکھا ہے۔ قول بدیع صـ ۲۱۲ صلوٰۃ وسلام پڑھنا خیال

ہے بعداز وصال صحابہ کرام بھی بصیغہ ندا اسلام پیش کرتے اور یا
سیّدی عرض کرتے تھے (سعادت دارین)

روضہ مبارک پر حاضری

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک صورت کا تصور دل میں جما
کر کمال ادب کے ساتھ با دیدۂ نم سلام عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

سلامتی ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکات

نوٹ: مختصر سا سلام جو بعض صحابہ سے مروی ہے وہ صرف یہ ہے

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ
وَاِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ وَقَائِدَ الغر المحجلين

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ وَصَفَهُ اللّٰهُ بقوله وَاِنَّكَ لَعَلٰى
خُلُقٍ عَظِيْمٍ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى سَائِرِ الْمُنَبِّيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى
اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ
الْمُؤْمِنِيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ وَعِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ الخ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَبَا بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ۔

(حزب الصلوٰۃ والسلام ص ۱۵۴ تا ۱۶۹) از محمد کرشمہ

روضۂ مبارک پر سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ السَّيِّدُ الْكَرِيْمُ وَالرَّسُوْلُ الْعَظِيْمُ الرَّؤُفُ الرَّحِيْمُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَجَاهَدْتَّ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ط وَعَبَدْتَّ رَبَّكَ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ ط جَزَاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنَّا

وَعَنِ الْاِسْلَامِ خَیْرًا لْجَزَآءِ ط
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سُلْطَانَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط

خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا اَبَا بَکْرِنِ الصِّدِّیْق
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَزِیْرِ رَسُوْلِ اللّٰہ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلَ اللّٰہ ثَانِی اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا
فِی الْغَارِ۔
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلُ الْخُلَفَاءِ وَتَاجُ الْعُلَمَاءِ وَصِھْرًا
النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَاطِقَۃٌ بِالصَّوَابِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَظْھَرِ دِیْنَ الْاِسْلَامِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مکسر الاصنام
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَھِیْدَ المحراب
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَانِیَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ وصھر
النبی المصطفٰی وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم

برکات درود شریف صد ۳۴ - ۳۵ از مولوی ظفر احمد قادری دیو بندی (مکتبہ قادریہ واہگہ لاہور)

مشہور محدّث علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

کہ جب کوئی روضۂ اقدس کی زیارت کرے تو یہ سلام پڑھنا چاہیئے
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْن

(مواہب صـ۵۹ ج ۲)

ترجمہ: اے رسولوں کے سردار اور انبیاء کے ختم کرنے والے آپ پر سلام۔

(عقیدہ ختم نبوت صـ۳۱ از محمد طاہر رزاقی)

روضۃ الرسول پر صلوٰۃ وسلام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مقدس پر صبح وشام یہی درود وسلام۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

پڑھا جاتا ہے۔ بعض لوگ یہ کہہ دیا کرتے کہ روضہ اطہر پر یہ درود وسلام پڑھنا شرک نہیں ہے۔ یہاں شرک ہے۔

افسوس کہ ان کو یہ بھی نہیں معلوم کہ شرک تو شرک ہی ہو گا۔ خواہ وہ کسی مقام پر کیا جائے۔ جب وہاں شرک نہیں تو یہاں بھی نہیں اور اگر یہاں شرک ہے تو وہاں بھی شرک ہو گا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ درود شریف پڑھنا نہ یہاں شرک اور نہ وہاں شرک ہے۔ مگر چونکہ ان لوگوں کی عادت ہے کہ ہر کار خیر کو شرک کہہ دیا کرتے ہیں۔ لہٰذا اس درود شریف کے پڑھنے کو بھی اگر یہ شرک کہیں تو کیا تعجب ہے

بارگاہِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام

مواجہ شریف کے سامنے چار قدم پیچھے ہٹ کر مؤدبانہ کھڑے ہوکر بارگاہ خیر الانام رحمۃ للعالمین کے حضور سلام پیش کیجئے خیال رہے کہ سلام دھیمی آواز میں بڑے ہی ادب و احترام سے پیش کیا جائے ۔ عربی سلام ادا نہ ہو سکے تو اپنی زبان میں سلام عرض کیجئے ، جس سے آپ کے صحیح جذبات کی ترجمانی ہو جائے عموماً ناسمجھی میں لوگ بلند آواز میں سلام پیش کرتے ہیں جس کی رب نے ممانعت فرما دی ہے ۔

سلام بحضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ السَّيِّدُ الْكَرِيْمُ وَالرَّسُوْلُ الْعَظِيْمُ الرَّؤُفُ الرَّحِيْمُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَحَبِيْبِنَا وَقُرَّةَ اَعْيُنِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَمَالَ مُلْكِ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرِ عَرْشِ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرِ خَلْقِ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ عِنْدَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ تعالٰی

رَحْمَۃً لِّلعَالَمِین ط وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ فی حقک العظیم
وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآؤُکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ
وَاسْتَغْفَرَلَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ط
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ ابن عبد اللّٰہِ عبد المطلب
بن ھاشم یا طٰہٰ یا یٰسین یا بشیر یا سراج یا مُنیر یا مقدم
جَیْشَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ط
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سُلْطَانَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

از آئینہ حرم تاریخ حرم نبوی و بیرونی زیارت مدینہ منورہ
(محی الدین قادری الرزاقی عرف غوثو میاں)

حضرت جلال الدّین مخدوم جہانیاں کا روضۂ رسول پر

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنا

خواجہ شمس العارفین شمس الدین سیالوی رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں
کہ جب مخدوم جہانیاں مناسک حج سے فارغ ہو کر مدینہ شریف گئے
جب آپ روضہ مقدس کی زیارت کر رہے تھے تو مجاوروں نے ان
سے نام، پتہ اور قومیت دریافت کی۔ آپ نے فرمایا، میرا نام
جلال الدین اور قوم سید ہے۔ مجاوروں نے متعجب ہو کر کہا جھوٹ
ہے کیونکہ سید خوبصورت ہوتے ہیں اور تم کالے رنگ کے ہو آپ
نے فرمایا میں جھوٹ نہیں کہتا۔ انہوں نے کہا اگر تم سید ہو تو روضہ
رسول کے سامنے کھڑے ہو کر پکارو، اگر روضہ شریف سے ندا آئی تو

تمہارا قول تسلیم کر لیا جائے گا
مخدوم جہانیاں نے ان کے کہنے کے مطابق حق تعالیٰ کے حضور متوجہ ہوکر آنحضرت کے روضہ اقدس کے سامنے بڑے عجز و نیاز سے
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کہا
اسی وقت اندر سے آواز آئی لَبَّیْکَ یَا نَبِیّ آنحضرت کی آواز سنتے ہی تمام مجاور آپ کے مرید ہو گئے۔
کئی سال بعد آپ پھر مدینہ شریف حاضر ہوئے تو مجاوروں نے پھر آپ کو گھیر لیا اور عرض کیا، آپ مہربانی فرما کر حسب سابق ہمیں ایک بار پھر کرم فرمایئے، آپ روضہ اقدس کے سامنے کھڑے ہوئے اور عجز و نیاز سے
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
ندا آئی لَبَّیْکَ یَا نبی مخدوم جہانیاں نے باطن کے لئے بھی التجا فرمان ہوا کہ ہندوستان میں ان علامتوں والا ایک آدمی ہے جس نام نصیر الدین ہے اس کے پاس جاؤ۔ یہ فرمان سن کر وہ ہندوستان روانہ ہوئے اور چند روز حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی کی خدمت میں رہ کر فیض باطنی سے سرفراز ہوئے
مرأۃ العاشقین ملفوظات حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی صـ ۸۵-۸۶

شیخ المشائخ حضرت سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کا سلام عرض کرنا

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ رسالہ مختتم میں لکھتے ہیں کہ شیخ عز الدین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ۵۵۵ ہجری میں

سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ سفر حج میں تھا۔ جب وہ مدینہ شریف پہنچے اور روضہ مبارک پر حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کیا
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا جَدِّیْ اے نانا جان سلام ہو آپ پر
جواب ملا۔ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ تم پر میرا اسلام ہو اے میرے بیٹے۔ اس کو تمام حاضرین نے سنا، سید احمد رفاعی پر وجد طاری ہو گیا، بہت دیر کے بعد بحال ہوئے، پھر عرض کیا ؎

اِنْ قِیْلَ زُرْتُمْ بِمَا رَجِعْتُمْ
یَا اَکْرَمَ الرُّسُلِ مَا نَقُوْلُ

اگر لوگ ہم سے پوچھیں کہ تم زیارت کر کے آئے تو کیا لے کر آئے۔ تم جواب میں کیا کہیں۔

قُوْلُوْا رَجَعْنَا بِکُلِّ خَیْرٍ وَاجْتَمَعَ الْفُرُوْعُ وَالْاُصُوْلُ

چونکہ سید رفاعی سادات میں سے ہیں لہٰذا یہ فروع ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سید احمد رفاعی مدینہ طیبہ میں قبر انور کے قریب چند اشعار عرض کئے جن کا مضمون یہ تھا۔

جب میں حضور سے دور تھا۔ تب اپنی روح کو اپنا نائب کر کے روانہ کرتا تھا۔ وہ آپ کی خاک بوسی کر جاتی تھی۔ اب بندہ مع جسم حاضر ہے اپنا دست مبارک بڑھایئے تاکہ اس کا بوسہ لوں اور اپنے ہونٹوں کو محفوظ کر دوں۔ یکایک قبر شریف سے دست مبارک بر آمد ہوا، نور ہی نور پھیل گیا۔ تمام حاضرین بے ہوش ہو گئے۔ سید احمد رفاعی صاحب نے دست مبارک کو بوسہ دیا۔

(بیاض الاولیاء صـ ۲۶۲)

حضرت سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ

جب ۵۵۵ھ میں حج سے فارغ ہو کر زیارت کے لئے حاضر ہوئے

تو قبر اطہر کے سامنے کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام عرض کیا اور یہ دو شعر پڑھے

فی حالتِ البُعدِ رُوحی کُنتُ ارسلها

تقبل الارض عَنِّی وَ هِیَ نا ئبتی

دوری کی حالت میں اپنی روح کو خدمت اقدس میں بھیجتا تھا

جو میری نیابت میں آستانہ مبارک کو چومتی تھی۔

وہذہ دولۃ الاشباح قد حضرت

فامدد یمینک کے تحظی بہا شفتی

اب جسم کی حاضری کی باری آئی ہے پس اپنا دست مبارک بڑھائیے

تاکہ میرے ہونٹ اس کو بوسہ دیں۔ فخرجت الیمہ الشریفۃ من القبر

الشریف فقبلها۔

اس پر دست مبارک ظاہر ہوا اور انہوں نے اس کو بوسہ دیا

(تجلیات مدینہ، الحلوی للفتاوی ج ۲ ص ۴۸۰)

کہا جاتا ہے کہ اس وقت روضہ انور پر نوے ہزار کا مجمع تھا جن

میں حضرت غوث اعظم محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رضی

اللہ عنہ بھی تھے ان سب نے اس واقعہ کو دیکھا اور دست مبارک

کی زیارت کی۔

(الافاضات الیومیہ ص ۲۷۲)

امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کرنا

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور پر حاضر ہوئے تو آپ نے آواز سے عرض کیا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اِمَامَ الْمُرْسَلِیْن

اسی وقت روضہ انور سے جواب آیا

وَعَلَیْكُمُ السَّلَامُ یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْن

اس وقت ہزاروں آدمی وہاں موجود تھے۔ سب نے یہ جواب مبارک سنا اور اس وقت سے آپ کی عزت شہرت بڑھ گئی اور تمام دنیا میں امام اعظم مشہور ہو گئے اور تمام زمین پر سب سے زیادہ لوگ آپ کے مقلد ہو گئے اور آپ کے بتلائے ہوئے مسئلوں پر عمل کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اعظم بنایا۔ امام اعظم، مصلیٰ اعظم، مذاہب اعظم، جماعت اعظم۔ (روضۃ الاصفیاء ص۲۶۵ درود و سلام علی خیر الانام ص۱۷ از مولانا محمد ضیا[illegible]

از تذکرۃ الاولیاء ص [illegible] از سفینۃ الاولیاء ص۵۱ شہزادہ دارا شکوہ قادری باغ جنت ص۲۲ از حافظ سید عنایت علی شاہ خلیفہ مولوی اشرف علی تھانوی

امام نووی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۶۷۶ھ زیارت نبوی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ زائر قبر انور کے پاس اس طرح حاضر ہو کہ قبلہ کی طرف پشت اور حجرہ انور کی طرف منہ ہو۔ ادب کے ساتھ آنکھیں جھکی ہوئی ہوں۔ دل علائق دنیا سے خالی ہو۔ سامنے کھڑا ہو کر سلام

عرض کرے آواز بلند نہ ہو اختصار سے کام لیتے ہوئے عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه

اگر کسی دوست نے سلام پہنچانے کا کہا ہو تو یوں کہے

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه من فلاں

پھر سابقہ جگہ لوٹ کر آپ کی طرف متوجہ ہو کر آپ کو اپنے لئے خدا کی بارگاہ میں وسیلہ بناتے ہوئے شفاعت کی درخواست کرے۔

کتاب المناسک چھٹا باب قبر انور کی زیارت ص

شفاء الغواد بزیارۃ خیر العباد ص۱۷۹ مترجم

بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں امام نوویؒ کا سلام عرض کرنا

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نبی اللّٰه

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرِ خَلْقَ اللّٰه

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَذِیْر

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بشیر

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا طاهر

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا القاسم

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْل رب العالمین

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَاتَمَ الانبیاء والمرسلین

یہ کافی طویل سلام ہے جو مختصر لکھا ہے۔

(افضل الصلوٰۃ علی سید السادات ص۱۳۶) (الایضاح للنوویؒ ص۴۹۵)

گنبد خضراء کی زیارت کا طریقہ

تحیۃ المسجد سے فارغ ہونے کے بعد پوری توجہ اور ہمت اور حضور قلب اور فراغ باطن کے ساتھ غایت ادب و احترام سے نیچی نگاہ کئے فرط شوق میں مست و سرشار اور اپنی خطاؤں پر نادم و شرمسار قبلہ کی جانب سے مواجہہ شریف میں حاضر ہو اور جالیوں سے دو تین ہاتھ فاصلہ پر روضہ اطہر کی طرف منہ کر کے چہرہ انور اور جمال جہاں آرا کے سامنے کھڑا ہو جس کی شناخت کے لئے جالیوں میں جھروکے بنا دیئے گئے ہیں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو آرام فرما اور جلوہ فرما یقین کرتے ہوئے نرم آواز سے عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ وُلْدِ آدَمَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، وَاَشْھَدُ اَنَّکَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

ترجمہ: یارسول اللہ میں آپ سے شفاعت کی درخواست کرتا ہوں اور آپ کے ذریعہ اللہ رب العزت سے درخواست کرتا ہوں کہ میں حالت اسلام میں آپ کی ملت اور طریقہ پر وفات پاؤں۔ اگر کسی نے بارگاہ رسالت میں سلام عرض کیا ہوا اور شفاعت

کی درخواست کی ہو اس کا سلام اس طرح پہنچائے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ یَشْفَعُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ۔

(تجلیات مدینہ صد۸۱ تا ۸۳ از مولوی احتشام الحسن کاندھلوی)

سیّد نور الدین یحیٰ شریف عفیف الدین نے

اپنے والد ماجد کے متعلق لکھا ہے کہ جب وہ روضہ اطہر پر حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

تو جتنے لوگ اس وقت وہاں حاضر تھے ان سب نے سن کر روضہ انور سے جواب ملا۔

وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ

(الحادی للفتاویٰ صد۴۵)

شیخ ابراہیم بن شیبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

میں حج سے فارغ ہونے کے بعد مدینہ منورہ حاضر ہوا اور قبر اطہر پر حاضر ہو کر بارگاہ رسالت میں سلام عرض کیا تو حجرہ شریف کے اندر سے جواب میں وَعَلَیْکَ السَّلَامُ سنا۔

حضرت شیخ ابو نصر عبد الواحد بن عبد الملک بن محمد بن ابی السعید الکرخی رحمہم اللہ فرماتے ہیں۔

کہ میں حج سے فراغت کے بعد بارگاہ رسالت میں زیارت کیلئے

حاضر ہوا حجرہ شریف کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابوبکر دیار بکری حاضر ہوئے اور مواجہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔

تو میں نے اور دیگر تمام حاضرین نے حجرہ شریف کے اندر سے یہ آواز سنی وَعَلَیْكَ السَّلَامُ یَا اَبَا بَکْرٍ۔

ان تمام واقعات سے معلوم ہوا کہ اولیاء کرام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مقدس کی نیت کر کے حاضری دیتے رہے اور دیتے ہیں۔ اور

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

بھی پڑھتے ہیں اور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلاموں کو سلام کے جواب سے بھی نوازتے ہیں۔

حضرات: اس سے معلوم ہوا درود و سلام پڑھنے والا براہ راست نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے سلام کا جواب پاتا ہے، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

پڑھتا ہے تو جواب میں رحمۃ للعالمین آقا فرماتے ہیں۔ اے میرے امتی اے میرے غلام تم پر بھی سلامتی اور رحمت نازل ہو۔ تو جس غلام کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود سلامتی اور رحمت کی دعا دیں تو اس کی خوش بختی کا کیا کہنا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے میری روح کو میرے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دے سکوں۔

(مشکوٰۃ شریف)

تو جب بھی مسلمان حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں صلواۃ وسلام عرض کرے گا تو امید رکھے کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جواب بھی پائے گا۔

محمد عبدالمعبود دیوبندی خطیب جامع مسجد پھولوں والی رحمٰن پورہ راولپنڈی لکھتے ہیں

اے زائر تم جب محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہو۔ مواجہ شریف سے تھوڑے فاصلہ پر اس طرح کھڑے ہوں نگاہ نیچی ہاتھ پاؤں میں جنبش اور حرکت مفقود سکون اور وقار سے دست بستہ کھڑے ہوں۔ مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی علو شان اور عالی مقام کا استحضار پوری طرح دل میں ہو کیونکہ یہ دربار گوہر بار شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ جن کی شفاعت یقیناً مقبول و مشکور ہے۔ جس در سے سوالی مراد سے خالی نہیں جاتا۔ جسے آپ کے آستانہ کی چوکھٹ نصیب ہوگی وہ کامیاب و کامران ہو گیا اور جس نے آپ کے وسیلہ سے رب کریم سے مانگا وہ دعا ضرور شرف قبولیت سے نوازی جائے گی۔

نہایت ذوق و شوق اور عجز و نیاز کے ساتھ سلام بدرگاہ خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم پیش کریں۔

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کہتے ہیں

جو آدمی عربی الفاظ کا ترجمہ اور مطلب جانتا ہو اور عربی الفاظ پڑھنے میں ذوق کامل پیدا بھی ہو تو بیشک طویل الفاظ میں درود

سلام پیش کرے۔ اور اگر یہ بات نہ ہو تو پھر طوطے کی طرح مزورین (زیارت کرانے والے معلم) کے الفاظ دہرانے سے کوئی فائدہ نہیں اس لئے بہتر ہے کہ ایسا آدمی انتہائی ذوق وشوق اور غایت سکون وطمانیت اور وقار سے آہستہ آہستہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ

پڑھتا رہے۔ جب تک سرور اور ذوق میں اضافہ پائیں انہیں الفاظ یا کسی اور سلام کو بار بار پڑھتے رہیں۔

(کامل تاریخ المدینۃ المنورہ ص۵۹۷ تا ۵۹۸ فضائل حج ص۱۴۵ تا ۱۵۷)

اس کے بعد لکھتے ہیں کہ مواجہ شریف کے سامنے انتہائی ادب و احترام اور وقار وسکون کے ساتھ ہدیہ سلام بحضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح پیش کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ وَلَدِ آدَمَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ الخ

پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے مانگے اور یوں دعا بھی کرے۔

اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَۃَ یَا رَسُوْلَ اللہ

اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَۃَ وَاَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَی اللہِ فِیْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰی مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ۔

اگر کسی آدمی نے سلام پیش کرنے کی وصیت کی ہو تو اس کی طرف

اس طرح سلام عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ یَتَشَفَّعُ بِكَ اِلٰی رَبِّكَ فَاشْفَعْ لَہٗ وَلِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ

اس کے بعد تھوڑا سا دائیں جانب ہوکر مواجہ نمبر ۲ کے سامنے خلیفۃ المسلمین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ عالیہ میں اس طرح سلام پیش کیا جائے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَثَانِیَہٗ فِی الْغَارِ اَبَا بَکْرِنِ الصِّدِّیْق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جَزَاكَ اللّٰہُ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خَیْرًا

(الکفایہ مع فتح القدیر ص ۹۵ ج ۳)

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مہاجر مدنی کہتے ہیں

مسجد کی حدود میں جس جگہ کھڑے ہوکر سلام پیش کریں گے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سن لیتے ہیں۔

(تذکرۃ الخلیل ص ۳۹۸)

لہٰذا رش کے وقت جہاں سکون و طمانیت سے درود و سلام پڑھنا ممکن ہو وہیں پڑھ لیں اور جب رش نہ ہو تو مواجہہ شریف کے قریب کھڑے ہوکر پڑھیں۔

رشید احمد گنگوہی المتوفی ۱۳۲۳ھ ۱۹۰۵ء کہتے ہیں

سلام پیش کرنے کے بعد شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ

علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کی جائے اور آپ کی شفاعت طلب کی جائے اور یوں کہے۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ وَاَتَوَسَّلُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ فِیْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰی مِلَّتِکَ وَسُنَّتِکَ

(زبدۃ المناسک صفحہ ۱۴۱)

یارسول اللہ میں آپ کی شفاعت چاہتا ہوں اور آپ کے وسیلہ سے اللہ کریم کی بارگاہ میں التجا ہے۔ کہ وہ مجھے آپ کے دین اور سنت پر موت عطا فرمائے

؎ درود ان پر سلام ان پہ، سلام ان پہ درود ان پر
وظیفہ ہو یہی شام و سحر طیبہ کی گلیوں میں

سفر شوق، اپنے گھر سے مدینہ منوّرہ پھر بیت اللہ تک

(از سید ابوالحسن علی ندوی)

جدہ سے مدینہ کی طرف موٹر روانہ ہوئی، راستہ میں درود شریف سے بہتر کیا وظیفہ اور مشغلہ ہے، نظر اٹھا کر دیکھئے یہ دونوں طرف پہاڑوں کی قطاریں ہیں کیا عجب ہے کہ ناقہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اسی راستہ سے گذری ہو۔ یہ فضا کی دلکشی یہ ہوا کی دل آویزی اسی وجہ سے ہے۔

لیجئے مسجد آگئی اب بیر علی (ذوالحلیفہ) کی باری ہے ؎

منزل درست چوں شود نزدیک
آتش شوق تیز تر گردد!

محبوب کی منزل جیسے جیسے نزدیک آتی جاتی ہے محبت کی آگ تیز ہوتی جاتی ہے، درود شریف زبان پر جاری ہے دل وفور شوق امنڈ رہا ہے۔

عرب ڈرائیور حیران ہے کہ یہ عجمی کیا پڑھتا ہے اور کیوں روتا ہے کبھی عربی میں گنگناتا ہے کبھی دوسری زبانوں میں شعر پڑھتا ہے۔

بھینی بھینی ہوا ہے اور ہلکی ہلکی چاندنی، جس قدر طیبہ قریب ہوتا جا رہا ہے ہوا کی خنکی، پانی کی شیرینی اور ٹھنڈک، لیکن دل کی گرمی بڑھتی جا رہی ہے۔ سنیئے کوئی کہہ رہا ہے ؎

بادِ صبا جو آج بہت مشکبار ہے
شاید ہوا کے رخ پہ کھلی زلفِ یار ہے

وہ ایک بار ادھر سے گئے مگر اب تک
ہوائے رحمت پروردگار آتی ہے

عجب کیا گر مہ و پرویں مرے نخچیر ہو جائیں
کہ بر فتراک صاحب دولتے بستم سر خود را

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغ وادی سینا

خاکِ طیبہ از دو عالم خوشتر است
اے خنک شہرے کہ آنجا دلبر است

طیبہ کی خاک دونوں جہانوں سے اچھی ہے
کتنا پیارا شہر ہے جہاں محبوب کا بسیرا ہے

داغ غلامیت کرد رتبۂ خسرو بلند
میرِ ولایت شود بندہ کہ سلطان خرید

آپ کی غلامی کے داغ نے خسرو کا مرتبہ بلند کر دیا، وہ غلام جسے بادشاہ خریدے۔ مملکت کا مالک بن جاتا ہے۔

محمد عربی کا بردئے ہر دو سَرا ست
کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سرِ اُو

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہانوں کی آبرو ہیں، جو ان کے در کی خاک نہیں بنتا، اس کے سر پر خاک۔

مدینہ طیّبہ لیجئے ذوالحلیفہ آ گیا، غسل کیا، خوشبو لگائی، صبح ہوئی نماز پڑھی، موٹر روانہ ہوئی۔ کیا جہاں سر کے بل آنا چاہیئے تھا وہاں موٹر پر سوار ہو کر جائیں گے۔ موٹر پر سوار ہوئے وادی عقیق "میں" "بیئر عروہ" کے پاس اترے۔ ڈرائیور نے کہا وہ دیکھو جبل احد نظر آ رہا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ذَالِكَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَ نُحِبُّہٗ

یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے۔

وہ سواد مدینہ کے درخت نظر آئے! کیا یہ وہی درخت ہیں جن کے متعلق شہیدی صاحب نے کہا تھا ے

تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفص جس وقت ٹوٹے طاہر روح مقید کا

وہ گنبد خضراء نظر آیا۔ دل کو سنبھالئے اور قدم اٹھائیے۔ یہ لیجئے کہ مدینہ میں داخل ہوئے۔ مسجد نبوی کے دیوار کے نیچے باب مجیدی سے

گزرتے ہوئے باب جبریل پر جاکر رکے۔ حاضری کے شکرانہ میں کچھ صدقہ کیا، اور اندر داخل ہوئے۔ پہلے محراب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جاکر دوگانہ ادا کیا۔ گنہگار آنکھوں کو جگہ کے پانی سے غسل دیا، وضو کرایا، پھر بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوئے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

آپ پر صلوٰۃ وسلام اے اللہ کے رسول

آپ پر صلوٰۃ وسلام اے اللہ کے نبی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ الْخُلُقِ الْعَظِیْم

آپ پر صلوٰۃ وسلام اے اللہ کے حبیب

آپ پر صلوٰۃ وسلام اے صاحب خلقِ عظیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَافِعَ لِوَاءِ الْحَمْدِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ

آپ پر صلوٰۃ وسلام اے قیامت کے دن لواء الحمد بلند کرنے والے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ

آپ پر صلوٰۃ وسلام اے صاحب مقام محمود

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُخْرِجَ النَّاسِ بِاِذْنِ اللّٰہِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

آپ پر صلوٰۃ وسلام اے اللہ کے حکم سے لوگوں کو تاریکیوں سے روشنی میں نکال کر لائے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُخْرِجَ النَّاسِ مِنْ عِبَادَۃِ الْعِبَادِ

اِلٰی عِبَادِ اللّٰہِ وَحْدَہٗ۔

آپ پر صلوٰۃ وسلام اے لوگوں کو بندوں کی بندگی سے نکال کر اللہ کی بندگی میں داخل کرنے والے۔

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَامُخْرِجَ النَّاسِ مِنْ جَوْرِ الْاَدْیَانِ اِلٰی عَدْلِ الْاِسْلَامِ وَمِنْ ضِیقِ الدُّنْیَا اِلٰی سَعَۃِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

آپ پر صلوٰۃ وسلام اے لوگوں کو مذاہب کی ناانصافی سے نکال کر اسلام کے عدل وانصاف میں داخل کرنے والے اور دنیا کی تنگی سے نکال کر دنیا اور آخرت کی وسعت میں پہنچانے والے۔

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاصَاحِبَ النِّعْمَۃِ الْجَسِیْمَۃِ

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاصَاحِبَ الْمِنَّۃِ الْعَظِیْمَۃِ

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَااَمَنَّ خَلْقِ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِ اللّٰہِ

آپ پر صلوٰۃ وسلام اے انسانیت کے سب سے بڑے محسن، اے انسانوں پر سب سے بڑھ کر شفیق، اے وہ جس کا اللہ کی مخلوق پر اللہ کے بعد سب سے بڑا احسان ہے۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَاَنَّكَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ قد بلغت الرسالۃ وادیت الامانۃ ونصحت الامۃ وَجَاھَدتَ فی اللہ حق جِھَادِہٖ وَعَبَدْتَ اللہ حتّٰی اتاك الیقین۔ فجزاك اللہ عن ھذہ الامۃ خیر ما جزیٰ نبیًّا عن امتہ ورسولا عن خلقہ

اَللّٰھُمَّ اٰتِ محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودن الذی وعدتہ انك لا تخلف المیعاد۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وعلٰی اٰل محمد کما صلیت علٰی

اِبراھِیمَ وَعَلیٰ اٰلِ اِبراھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَّجِید، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَعَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکتَ عَلیٰ اِبراھِیمَ عَلیٰ اٰلِ اِبراھِیمَ اِنَّکَ حَمِید مَجِید،

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں، آپ نے اللہ کا پیغام پوری طرح پہنچا دیا، امانت کا حق ادا کر دیا۔ امت کی خیر خواہی میں کسر نہیں رکھی۔ اللہ کے راستے میں پوری پوری کوشش کی اور وفات تک اللہ کی عبادت میں مشغول رہے۔ اللہ آپ کو اسی امت اور اپنی مخلوق کی طرف سے وہ بہترین جزا دے۔ جو کسی نبی اور رسول کو اس کی امّت اور اللہ کی مخلوق کی طرف سے ملی۔

اے اللہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرب و بلندی اور وہ مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر اپنی رحمتیں نازل فرما جیسی توں نے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم پر نازل فرمائیں۔ تو حمید و مجید ہے۔ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد پر برکتیں نازل فرما جیسی تو نے ابراہیم و آل ابراہیم پہ نازل فرمائیں بے شک توں حمید و مجید ہے۔

اس کے بعد دونوں رفیقوں اور وزیروں کو محبت کا خراج اور عقیدت کا نذرانہ، سلام و دعا کی شکل میں ادا کیا۔ اور قیام گاہ پر آئے۔

اب آپ ہیں اور مسجد نبوی، دل کا کوئی ارمان باقی نہ رہ جائے۔

درود شریف پڑھنے کا اس سے بہتر زمانہ اور اس سے بہتر مقام کون ہو سکتا ہے۔ اب بھی شہود و حضور نہ ہو تو کب ہوگا۔ جنت کی کیاری رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ۔ میں نمازیں پڑھیئے دن میں جتنی مرتبہ جی چاہے حاضری دیجئے اور سلام عرض کیجئے۔ آپ کے نصیب کھل گئے، اب کیوں کمی کیجئے، مگر ہر بار عظمت و ادب اور اشتیاق و محبت کے ساتھ دل کی ایک حالت نہیں رہتی۔ وہ بھی سوتا اور جاگتا ہے۔ جاگ گئے تو سمجھئے کہ نصیب جاگ گئے، حاضری دیجئے اور عرض کیجئے

ز چشم آستیں بردار و گوہر را تماشا کن

میری آنکھ سے آستین ہٹاؤ اور موتیوں کا نظارہ کرو

کبھی صرف آنسوؤں سے زبان کا کام لیجئے، کبھی ذوق و شوق کی زبان میں عرض کیجئے۔ درود شریف طویل بھی ہیں اور مختصر بھی، جس میں جی لگے اور ذوق پیدا ہو اس کو اختیار کیجئے۔ مدینہ طیبہ کے ذرہ ذرہ کو محبت و عقیدت کی نگاہ دیکھئے تنقید کی نگاہ اور اعتراض کی زبان کے لئے دنیا پڑی ہوئی ہے۔ زندگی کے چند دن کانٹوں سے الگ پھولوں میں گزر جائیں تو کیا حرج ہے۔

مدینہ طیبہ کے قیام میں درود شریف، تلاوت قرآن مجید اور اذکار سے جو وقت بچے اگر حدیث اور سیرت و شمائل کے مطالعہ میں گزرے تو بہت پر تاثیر اور بابرکت ہوگا۔

(ترجمان القرآن ماہ اپریل ۱۹۹۴ء خصوصی گوشہ حج اشاعت)

حضرات گرامی! سید ابوالحسن علی ندوی مودودی دیوبندی، جب حج پر گئے تو پہلے مدینہ طیبہ حاضری دی اور روضہ انور پر گنبد خضراء کے

پاس
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
جیسا کہ پہلے پڑھ چکے ہیں، اس کو درود شریف بھی تسلیم کیا اور پڑھا بھی۔ معلوم ہوا یہ بناوٹی درود شریف نہیں بلکہ آج سے چودہ سو سال پہلے سے شروع ہے اور قیامت تک پڑھا جائے گا۔
اگر مدینہ منورہ میں یہ صلوٰۃ و سلام پڑھا جا سکتا ہے تو پاکستان میں پڑھنا قرآن پاک کی کس آیت یا حدیث پاک سے منع ہے۔

زیارت مسجد نبوی اور روضہ اقدس پر سلام عرض کرنا

حج یا عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد اب اس محترم و گرامی اور نازش عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں حاضری دے۔ آیئے جن کے صدقے اور طفیل میں اپنے رب معبود کے دربار میں حاضر ہونے کے لائق بنے
مدینہ طیبہ کے سفر میں راستے بھر درود شریف کا بکثرت ورد رکھے، بلکہ فرائض و ضروریات سے جتنا وقت بچے درود شریف کے ورد میں گزارے۔ عاشقوں کا سا ولولہ جذب و شوق طاری کرے اپنا حرکات و سکنات کو اظہار و محبت و عظمت کا نشان بنائے۔ جوں جوں مدینہ منورہ قریب آتا جائے ذوق و شوق، عجز و نیاز فزوں تر ہوتا جائے۔ زبان، درود شریف سے تر، دل حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور مگر ادب کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے اور جوش محبت میں کوئی ایسی بات یا فعل صادر نہ ہو جو شریعت محمدیہ کے خلاف ہو۔
مدینہ طیبہ کا چپہ چپہ قابل احترام ہے، یہ وہ لائق ادب سرزمین ہے جس پر جا بجا فخر کونین سردار دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کے مبارک قدم پڑے ہیں۔

ادب و عاجزی کے ساتھ قبلہ کی طرف سے مرقد اطہر کے مواجہ شریف پر آؤ، جالی دار دروازہ پر پیتل کا گول حلقہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے انور کے مقابل ہے اس کے سامنے ادب سے قبلہ کی طرف پشت کر کے کھڑے ہو جاؤ نظریں نیچی رکھو، ادھر ادھر مت دیکھو اور خلاف ادب کوئی حرکت مت کرو اور یہ خیال کرو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم لحد شریف میں قبلہ استراحت فرما ہیں اور سلام سماعت فرماتے ہیں۔ آپ کی عظمت و جلال کا لحاظ رکھتے ہوئے متوسط آواز سے سلام پڑھو۔ جس طرح آپ کی حیات دنیوی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر آواز بلند کرنے کی ممانعت تھی، اسی طرح آج بھی باقی ہے۔ اور جن باتوں سے آپ کو اس وقت اذیت پہنچتی تھی، اب بھی پہنچ سکتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں کسی بھی زبان میں درود و سلام عرض کیا جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو سمجھتے اور جواب مرحمت فرماتے ہیں۔ درود و سلام کے بعد اللہ تعالیٰ سے آپ کی شفاعت چاہو۔ آپ کی خدمت میں باریابی کے وقت ہو سکے تو آپ کی مبارک صورت کا تصور دل میں جماؤ۔ آپ کا حلیہ شریف محدثین کرام نے یوں بیان فرمایا ہے آپ کا قد مبارک میانہ، لیکن مجمع میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ بلند دکھائی دیتے تھے، چہرہ مبارک گندم گو، جس میں ملاحت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ سر مبارک بڑا، بال سیاہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پٹے رکھتے تھے۔ گوش مبارک نہ چھوٹے نہ بڑے متوسط

کہ دیکھنے میں بہت خوشنما معلوم ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھویں جتی ہوئی مگر ایک باریک رگ بیچ میں حد فاصل، آنکھیں بڑی اور خوش رنگ، سفیدی میں سرخ رنگ کے ڈورے، پتلی سیاہ، رخسار مبارک نرم اور پرگوشت، دندان مبارک سفید اور چمکدار، تکلم فرماتے تو بجلی سی کوندتی معلوم پڑتی۔ دونوں مبارک کندھوں کے درمیان ابھری ہوئی مہر نبوت، اس تصور میں کمال ادب کے ساتھ بادیدہ نم سلام عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَاِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ وَقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ وَصَفَهُ اللّٰهُ بِقَوْلِهٖ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْم

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ وَعِبَادَ

اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ۔

داہنی طرف ایک ہاتھ ہٹ کر

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام پڑھے ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَبَا بَکْرِ نِ الصِّدِّیْق

یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَثَانِیَ اثْنَیْن

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ اَنْفَقَ مَالَہٗ کُلَّہٗ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ

وَحُبِّ رَسُوْلِہٖ حَتّٰی تَخَلَّلَ بِالْعَبَاءِ جَزَاكَ اللّٰہُ خَیْرَ الْجَزَاءِ

پھر داہنی طرف ایک ہاتھ ہٹ کر

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام پڑھے ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّاب

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا الْفُقَرَاءِ وَالضُّعَفَاءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَیْتَامِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُظْہِرَ دِیْنِ الْاِسْلَامِ، جَزَاكَ اللّٰہُ

تَعَالٰی عَنْ اُمَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

خَیْرَ الْجَزَاءِ ۔

شہداءِ اُحد کی زیارت کے وقت

وہاں جاکر بھی سلام پیش کریں ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِنَا حَمْزَۃ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَمَّ نَبِیِّ اللّٰہ ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ حَبِيْبِ اللّٰه
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ الْمُصْطَفٰى
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الشُّهَدَاءِ
وَيَا اَسَدَ اللّٰهِ وَاَسَدَ رَسُوْلِهٖ۔
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عَبْدُ اللّٰه ابن جَحْش،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُصْعَب بن عُمَيْر
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءَ اُحُدٍ كَافَّةً، عَامَّةً
وَرَحْمَةُ اللّٰه وَبَرَكَاتُهٗ

جنت البقیع میں داخل ہوں یا اس کے پاس سے گزریں تو یہ کہیں
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰه بِكُمْ لَاحِقُوْنَ

کتاب حج و عمرہ اور زیارت مسجد نبوی صـ۱۲۵ تا صـ۱۵۷ ناشر مکتبہ الکوثر

باب المجیدی المدینۃ المنورہ۔

احکام حج صـ۱۵۱ شائع کردہ وزارت اطلاعات و نشریات (حکومت پاکستان)

مناسک حج صـ۹۰ حج کمپنی انڈیا بمبئی

حضرات: یہ کتاب سعودی عرب مدینہ منورہ میں چھپی ہے۔
معلوم ہوا سعودی عرب والے بھی۔
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه
پڑھتے ہیں اور اس کو درود و سلام مانتے پاکستانی نجدی وہابی
اہلحدیث کہتے ہیں جی ہم مکے مدینے کے اسلام کو مانتے ہیں تو انہیں
چاہیے مکہ مدینہ والا درود و سلام۔
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

کو بھی مان لیں، کیونکہ روضہ انور پر یہی درود سلام
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھا جاتا ہے۔
مدینہ منورہ میں جو معلم ہیں وہ زائرین کو روضہ مقدس پر لے جا کر
پہلے خود اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
پڑھتے ہیں اور ساتھ ساتھ زائرین گنبد خضراء کو پڑھاتے ہیں
پاکستانی وہابیوں کو چاہیئے کہ اگر یہ درود وسلام بناوٹی ہے تو مدینہ منورہ
والوں پر بھی شرک وبدعت کا فتویٰ لگا دیں یا کہ شرک وبدعت
کا فتویٰ صرف پاکستانی سنی مسلمانوں کے لئے ہے۔

فان الوھابیۃ قوم لا یعقلون ؎

قدر نبی دا ایہہ کی جانن منکر لوگ کمینے
قدر نبی دا سنیؔ جانن صاف جناں دے سینے

امام مطری، شیخ الحفرادی، شیخ القشاشی اور امام غزالی رحمۃ اللہ
علیہم اجمعین نے بھی مذکورہ سلام ذکر کیا ہے۔

در رسول کی حاضری۔ شفاء الفؤاد بزیارۃ خیر العباد مترجم ص۲۱۹
آسان حج وعمرہ ص۵۲ از سید منور حسین مشہدی، ناشر مکتبہ چراغ اسلام لاہور

الشیخ محمد ناظر الدّین الالبانی نے عربی میں حج نبوؔی لکھی ہے

جس کا ترجمہ مولوی محمد صادق خلیل دیوبندی وہابی نے کیا ہے

جس میں لکھا ہے کہ مشروع یہ ہے کہ قبر اطہر پر مختصر اسلام کا ہدیہ
بھیجا جائے۔ جیسا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے، وہ اسی

طرح سلام کہتے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا بَكْرٍ   اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرُ

اگر ان کلمات سے زیادہ کا اضافہ کرے، تو بھی کچھ ہرج نہیں،

حج نبوی ص۱۶۶ ناشر ضیاء السنہ ادارۃ الترجمہ والتالیف لائل پور

مولوی محمد عاشق الٰہی بلند شہری مہاجر مدنی دیوبندی نے لکھا ہے۔

کہ سلام کے الفاظ کوئی معین و مقرر نہیں۔ مختلف حضرات مختلف الفاظ لکھے ہیں۔ کسی نے مختصر سلام لکھا ہے اور کسی نے خوب زیادہ الفاظ لکھے ہیں۔ بعض حضرات نے نیچے لکھے ہوئے الفاظ کو پسند فرمایا ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ   اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْلَ اللّٰهِ   اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ   اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ   اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ ارسله اللّٰه تعالىٰ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ وَيَا قائد الغر

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سيد ولد آدم اَجْمَعِيْنَ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مشرا لمحسنين وَعَلٰى جميع الانبياء وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاهل بَيْتِكَ وَاَزْوَاجِكَ وَاَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ وَسَائر عباد اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ الخ

(طریقہ حج و عمرہ ص۱۵۱-۱۵۲)

قاضی محمد زاہد الحسینی دیوبندی کی تحریر رحمت کائنات میں جو حیات انبیاء کے سلسلے میں نواب صدیق حسن خاں کی نصیحت جو اس نے اپنی کتاب میں درج کی ہے۔

کہتے ہیں، میں نے "ابیات تثبیت" کی ایک مفصل شرح لکھی ہے جس میں حیات قبر اور انبیاء علیہم السلام کی حیات کو ثابت کیا ہے۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی موضوع پر ایک مدلل کتاب لکھی ہے جس کا نام "شرح الصدور" ہے جو آدمی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہے۔ اس کے لئے لازم ہے کہ وہ ان کتب کا مطالعہ کرے اور ان سے نصیحت حاصل کرے مگر میں دیکھتا ہوں کہ آج عالم اور جاہل اکثر دنیاوی خواہشات کے لئے سرگرم عمل ہیں اور ان کتابوں سے ٹھٹھا کرتے ہیں۔

(حضرات التجلی من نفحات التحلی و التخلی ص۷۴ مطبوعہ ۱۲۹۸ھ)

نواب صدیق حسن خان مرحوم خود دربار نبوت میں حاضر ہوئے اور شرف سلام سے مشرف ہوئے، اسی سفر کے حالات کو اپنی مشہور کتاب رحلۃ الصدیق میں ذکر فرمایا۔

علامہ عبد الحمید الخطیب شیخ الحرم و سابق رکن مجلس شوریٰ حکومت سعودیہ فرماتے ہیں کہ

جب میں مسجد حرام میں مدرس تھا تو مجھ سے شام کے حاجی نے آکر شکایت کی کہ میں بیت اللہ شریف کے مطاف میں

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

کہہ رہا تھا کہ ایک عالم نے جو اپنے آپ کو نجدی ظاہر کرتا ہے روک

دیا۔ میں نے جناب شیخ ابن مائع اور جناب شیخ عبدالظاہر امام مسجد حرام
سے پوچھا تو ان دونوں نے فرمایا کہ اس کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں مگر
جس نے روکا ہے وہ ان کے خلاف برا بھلا کہہ رہا ہے۔ یہ بات اور اس قسم
کی دوسری باتیں لوگوں کی نظر میں وہابیہ نجدیہ کی حقارت کا باعث بنی ہوئی
ہیں، کیا واقعی علمائے نجدیہ وہابیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

کہنا حرام ہے تو میں نے اس کو جواب دیا کہ تمام اسلاف وہابیہ اس
سلام کو جائز قرار دیتے ہیں، بعض لوگ خواہ مخواہ اپنے غلط عقائد کو وہابیہ
کے ساتھ غلط ملط کر کے وہابیہ کو بدنام کر رہے ہیں۔

جیسا کہ انڈونیشیا میں ایک جماعت اور نغ وہابیہ کے خلاف ہیں
تو اس سے متاثر ہو کر میں نے یہ قصیدہ لکھا اور اس کو اجلہ علمائے نجد
کے سامنے پیش کیا سب نے تصویب فرمائی۔

(دیباچہ ص ۴، ۶)

کچھ دنوں کے بعد میں مدینہ منورہ سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گیا تو مجھ
کو ایک صالح اور متقی انسان ملا جس نے کہا کہ میرا نام شیخ احمد ہے اور
میں دربار پُر انوار کا خادم ہوں۔ مجھے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ جو قصیدہ تو نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں
لکھا ہے اسے روضہ اطہر کے سامنے کھڑے ہو کر پڑھیں، چنانچہ خطیب
صاحب نے بیان کیا کہ وہ قصیدہ میں نے روضہ اطہر کے سامنے کھڑے
ہو کر پڑھا۔ اس قصیدہ کا نام "تحیۃ للحبیب" ہے اور وہ مصر میں طبع

ہو چکا ہے۔ جیسا کہ خطیب صاحب نے اپنی کتاب اسمی الرسالات ص۲۱۸ میں کہا ہے۔

اس قصیدہ مبارکہ کے چند اشعار تبرکاً درج کرتا ہوں ؎

(۱)

رَسُوْلُ اللّٰہِ یَامَنْ قَدْ حَبَّاہٗ ۔۔۔ اِلٰہُ الْعَرْشِ بِالنِّعَمِ الْجُسَامِ
وسودہ علی کلِّ البرایا ۔۔۔ وَرَفَعَہٗ اِلیٰ اَعْلیٰ المقام
لِھٰذا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ ۔۔۔ اَتَیْتُ مُقَدِّمًا کُلَّ اِحْتِرَام
وَحَبِی ان تردّ عَلَیَّ سَلَامِی ۔۔۔ بِنَفْسِكَ یَاحَبِیْبِی بِالسَّلَامِ
فَقَدْ بشرتنا قِدما بِھٰذا ۔۔۔ وَاَنْتَ الْیَوْمَ اَسْمَعُ لِلْکَلَامِ

(۲)

عَلَیْكَ سَلَامُ اللّٰہِ یَاسَیدالْوَرٰی ۔۔۔ ومن قدرہٗ عند الالہ عظیم
ومن خصہ المولیٰ باسراء جسمہ ۔۔۔ الیٰ سدرۃ فوق السماء تقیہ
وفی مسجدی یا قوم صلوا سلموا ۔۔۔ علی فاتی بالسلام علیہ
ادرکم علیکم بالسّلام فحالتی ۔۔۔ یرد الیّ الروح وھو حکیم
واعرف من صلی علی بمسجدی ۔۔۔ ویکرمھم عند لقاء کریم
وکان ابن فاروق یجی اذا اتی ۔۔۔ الیہ من ادغار وھو یھیہ
ولم یعترض یوما علیہ صحابہ ۔۔۔ وھذا دلیل للجواز قویہ
وَقد جاءنی الاخبار ان شھادۃ ۔۔۔ من الحجر المعلوم حین یقوم

تقدم بالتقبیل اللہ خالصًا
ستنفع والمولیٰ بذالك عَلَیھم

اب قاضی محمد زاہد الحسینی دیوبندی کا تبصرہ پڑھیئے

مندرجہ بالا اشعار میں مندرجہ ذیل امور واضح ہیں

(۱) اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

دور سے کہتے ہیں کوئی حرج نہیں جیسا کہ اس رسالہ کا مقصد مصنف نے بیان کیا ہے علمائے دیوبند کے ہاں بھی شوق و محبت صلوٰۃ و سلام کی صورت میں اس کا پڑھنا درست ہے۔ (الشہاب)

اور حسب ارشاد مولانا محمد شفیع صاحب مفتی اعظم " خود اجلہ علماء کا معمول ہے۔" (ماہنامہ المفتی دیوبند)

اتنا ضروری ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر نہ سمجھے کہ یہ خاصہ صرف اللہ تعالیٰ کا ہے

(۲) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نماز کی طرح فرض عین ہے

(۳) آپؐ کی قبر مبارک کے پاس سلام عرض کرنے والے کا سلام حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں اور اس کو پہچانتے بھی ہیں۔

(۴) اور یہ بات بدعت نہیں بلکہ عبداللہ بن عمر جیسے صحابی جب سفر سے واپس آتے تو سلام عرض کرتے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ کام دیکھا مگر انکار نہ کیا اس لئے اس امر پر اجماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تشریف فرما ہیں۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(۵) جب ایک پتھر (حجر اسود) کو سلام کیا جاتا ہے کہ وہ قیامت میں شفاعت کرے گا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ امید کیوں نہیں رکھی جا سکتی۔

(رحمت کائنات صـ۳۰۴ تا ۳۰۷)

پہلے نمبر ا میں قاضی محمد زاہد الحسینی کہتے ہیں کہ محبت اور شوق سے صلوٰۃ و سلام پڑھنا درست ہے۔ الحمد للہ یہ سعادت بھی اہل سنّت و جماعت کو حاصل ہے کہ محبت اور شوق سے صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں اس سعادت سے دیوبندی وہابی محروم ہیں۔

بعد میں لکھتے ہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر نہ سمجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر اللہ تعالیٰ کی عطا سے سمجھنا یہ بھی سعادت اہلسنّت و جماعت کو حاصل ہے۔ جس سے دیوبندی وہابی محروم ہیں۔

مواجہہ شریف پر حاضری کے وقت درود و سلام

مدینہ طیبہ میں کثرت درود شریف کے ساتھ ساتھ مواجہہ شریف پر حاضری خصوصیت سے اہتمام رکھیں۔ اس میں لاپرواہی نہ کریں۔ اور حاضری کے وقت اپنے قلب کو ہیبت و تعظیم سے پر رکھتے ہوئے یہ یقین رکھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم روضہ اطہر میں حیات ہیں اور میرا سلام سن رہے ہیں اور جواب مرحمت فرما رہے ہیں اور میرے لئے استغفار بھی فرما رہے ہیں اور توجہ بھی (یہ سب امور احادیث مبارکہ سے ثابت ہیں) سلف میں مختصر سلام عرض کرنے کا معمول ہے۔ یعنی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اور بزرگوں نے جو طویل سلام کتابوں میں لکھے ہیں جس شخص مذکورہ آداب و استحضار کے ساتھ وہاں دیر تک کھڑے ہونے اور الفاظ کے معنی بھی سمجھتا ہو اور اس سے ذوق و شوق میں زیادتی پاتا ہو وہ اس طویل سلام کو اختیار کرے یا حاضری پر صرف

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

ستر بار عرض کر دیا کرے۔ آسان آسان صلوٰۃ و سلام کے چند صیغے عوام کے لئے ہم بھی نقل کرتے ہیں خواہ یہ عرض کر دیا کریں۔

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ — اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ — اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہ

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خِیَرَۃَ اللّٰہ — اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سید المرسلین

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْن — اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصحابك اجمعین

اسی طرح حضرات شیخین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سامنے بھی سلام عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یا خلیفہ رسول اللّٰہ سیدنا ابابکر الصدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنك وارضاك

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یا سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنك وارضاك جزاکما اللّٰہ عنا خیرا

پھر دوبارہ مواجہہ شریف کے سامنے حاضر ہو کر سلام و درود شریف خواہ نماز والا جتنا چاہے پڑھ کر اپنے لئے اور امت کی صلاح و فلاح کے لئے دعا کرے۔

درود و سلام کا مقبول وظیفہ صـ ۶۸ تا ۶۹

(مرتبہ محمد اقبال مدینہ منورہ صـ ب ۱۱۰۱ مدینہ منورہ سعودی عرب)

حضرات، صلوٰۃ و سلام

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

مدینہ منورہ سعودی عرب میں کسی کو اختلاف نہیں وہ اس کو درود

سلام تسلیم کر رہے ہیں اور خود پڑھنے کا طریقہ بھی تیار ہے، مگر پاکستانی نجدی وہابی دیوبندی مودودی اہلحدیث کہتے ہیں کہ اس کا کوئی ثبوت نہیں یہ سنیوں بریلویوں کا ایجاد کیا ہوا ہے۔ معلوم ہوا یہ ہمارا ایجاد نہیں بلکہ یہ چودہ سو سال سے بھی پہلے کا ہے جو صحابہ کرام اور اہلبیت عظام پڑھتے رہے اور آج تک اولیاء کرام اور عاشقان مصطفیٰ پڑھ رہے ہیں اور قیامت تک پڑھتے رہے گے۔ معلوم ہوا یہ مدنی درود و سلام ہے۔ جسے قیامت تک مسلمان اپنے آقا و مولا تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پڑھتے رہیں گے۔

حضرات: اس موقعہ پر بھی منکرین کی ایک لمبی چوڑی جہالت سنیئے یہ لوگ ان عبارتوں کو سن کر کہہ دیا کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

پڑھنا جائز ہے اور درست ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سلام کرنے والے کے قریب ہیں مگر مدینہ منورہ سے دور پاکستان و دیگر ممالک میں یہ پڑھنا شرک ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پاکستان سے بہت دور ہیں۔

حضرات گرامی: دیکھا آپ نے کیا اس پاگل پن اور بے وقوفی کا بھی کوئی علاج ہے کہ ایک چیز مدینہ منورہ میں تو شرک نہ ہو اور پاکستان میں شرک ہو کیا دنیا میں اس کی کوئی اور مثال ہے؟ کہ کوئی عمل ایک شہر میں تو شرک ہو۔ اور دوسرے شہر میں جائز ہو۔

ارے بھائیو جو چیز شرک ہوگی وہ تو زمین و آسمان میں ہر جگہ شرک ہی ہوگی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے! کہ ایک ہی چیز ایک شہر یا ایک ملک میں

تو شرک ہو۔ اور دوسرے شہر اور دوسرے ملک میں جائز ہو۔
حضرات: علماء اہلسنّت سے پوچھو، شرک ہر جگہ شرک ہے۔ شرک ہر وقت شرک ہوتا ہے۔ شرک ہر ایک کے لئے شرک ہوتا ہے۔ لاہور میں شرک ہو تو بھی شرک مکہ مکرمہ میں شرک ہو تو بھی شرک، مدینہ منورہ میں شرک ہو تو بھی شرک، شرک ہر جگہ شرک، شرک سب کے لئے شرک، شرک شرک ہی رہے گا۔ یہ نہیں ہے کہ کوئی چیز عرب میں ایمان ہو تو یہاں آ کہ شرک بن جائے یا پھر یہاں ایمان ہو اور وہاں شرک بن جائے یہ نہیں۔ شرک جگہ سے متعلق نہیں۔ دراصل تعظیم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

صلوٰۃ وسلام

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

پڑھنے سے دیوبندیوں وہابیوں کو گولی لگتی ہے جب کوئی عاشق رسول محبت و ذوق سے دیوبندی وہابی مودودی کے سامنے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

پڑھے گا۔ تو منکر درود وسلام اس کے چہرہ کا رنگ بدل جائے گا اور غصہ میں آجائے گا۔ ماتھے پر شکن آجائے گی۔ اندر ہی اندر مل کھائے گا۔ جیسے پیٹ میں سخت درد ہو اور فوراً شرک کا فتویٰ لگا دے گا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا کہ ؎

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے۔

مگر حضرات کمال ہے ان دیوبندی وہابی مولویوں کے اندھے مقلدین

کا کہ ان کے مولوی جو کچھ ان لوگوں کو سمجھا دیتے ہیں۔ بس یہ لوگ آنکھ بند کر کے اس کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ درحقیقت ان لوگوں کی مثال بالکل اس چالاک عورت اور اس کے بدھو شوہر کی ہے۔ جو اپنی چرب زبانی سے شوہر کا منہ بند کئے ہوئے تھی۔

دلچسپ لطیفہ ایک بدھو میاں نے کسی عورت سے نکاح کیا اور نکاح کے دن سے ٹھیک تین مہینے پر اس عورت کے بچہ پیدا ہو گیا۔ جب شہر میں اس کا غوغا ہوا۔ اور لوگوں نے بدھو میاں سے کہا کہ اجی یہ تین ہی مہینے میں تمہارا بیٹا کیسے پیدا ہو گیا۔ تو بدھو میاں کے کان بھی کھڑے ہوئے۔ اور بیوی سے کہا کہ بیگم! یہ تو بتاؤ کہ تین ہی مہینے میں تمہارے لڑکا کیسے پیدا ہو گیا؛ تو بدھو میاں کے کان بھی کھڑے ہوئے اور بیوی سے کہا کہ بیگم! یہ تو بتاؤ کہ تین ہی مہینے میں تمہارے لڑکا کیسے پیدا ہو گیا؛ چالاک عورت نے تڑپ کر کہا کہ تم بڑے بے وقوف ہو۔ کون کہتا ہے کہ تین مہینے میں لڑکا پیدا ہوا ہے لڑکا تو پورے نو مہینے میں پیدا ہوا ہے۔ بدھو میاں نے کہا کہ وہ کیسے؟ بیگم نے کہا کہ افسوس تم کو حساب تو بالکل آتا ہی نہیں، اچھا تم یہ بتاؤ کہ تمہارے نکاح کو کتنے دن ہوئے۔ بدھو میاں نے کہا کہ تین مہینے پھر بیگم نے کہا اور میرے نکاح کو کتنے دن ہوئے؟ بدھو میاں نے جواب دیا کہ تین مہینے۔ پھر بیگم نے کہا کہ اور لڑکا کتنے مہینے میں پیدا ہوا؛ بدھو میاں نے جواب دیا کہ تین مہینے میں پھر بیگم نے کہا کہ اب حساب جوڑ لو۔ تین مہینے تمہارے نکاح کو ہوئے اور تین مہینے میرے نکاح کو چھ مہینے ہو گئے اور تین مہینے میں لڑکا ہوا۔ اب کہو پورے نو مہینے ہو گئے یا نہیں؛ یہ حساب کا

یہ سن کر بدھو میاں ریشہ خطمی بن گئے اور کہنے لگے کہ ہاں اب میں سمجھ گیا۔ تین کو تین میں ضرب دینے سے پورے نو ہو جاتے ہیں۔ بس اس کے بعد اب جو بھی بدھو میاں کو کہتا کہ تین مہینے میں لڑکا کیسے ہو گیا تو بدھو میاں لڑنے کو تیار ہو جاتے اور یہی کہتے کہ تم کو حساب تو آتا نہیں اور آگئے اعتراض کرنے، میں نے حساب سمجھ لیا ہے کہ لڑکا پورے نو مہینے میں پیدا ہوا ہے۔

دنیا کہتے کہتے تھک گئی مگر بدھو میاں یہی کہتے رہے کہ میں نے حساب سمجھ لیا ہے، لڑکا نو مہینے میں پیدا ہوا ہے۔

حضرات! بس یہی حال ان اندھے دیوبندی وہابی مقلدین کا ہے کہ ان کے مولویوں نے ان کو ایسا اوندھا حساب سمجھا دیا ہے کہ یہ "ابجد ہوز" قسم کے بدھو لاکھ ان کو سمجھاتے رہو کہ نبی کو نبی سمجھ کر یا ولی کو ولی سمجھ کر پکارنا شرک نہیں ہے۔ مگر یہ لوگ یہی کہتے رہیں گے کہ صاحب ہمارے مولوی جی نے ہم کو یہ سمجھا دیا ہے کہ "غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے" اس لئے اب ہم کسی سنی عالم کی کوئی بات سننے اور ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

حضرات گرامی! اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنا اور نبی کو نبی اور ولی کو ولی سمجھ کر دور سے پکارنا ہرگز ہرگز شرک نہیں۔ بلکہ ان اللہ والوں کو دور سے پکارنا دور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے آج تک بزرگان دین کا معمول رہا ہے، اور انشاء اللہ تعالٰے قیامت تک بلکہ قیامت میں بھی یہ عمل خیر جاری رہے گا۔

حضرات گرامی! خالق کائنات کو اپنے محبوب پاک صاحب لولاک

صلی اللہ علیہ وسلم سے کس کمال کی محبت ہے وانسیت ہے۔
جو آپ کا کہا مانتا ہے، جو آپ کے نقش قدم پر چلتا ہے وہ خدا کا محبوب بن جاتا ہے جو آپ کے حضور درود و سلام کے گجرے پیش کرتا ہے اس پر بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود و سلام بھیجتے ہیں۔ اللہ اللہ، درود و سلام پیش کرنے والے کی یہ ادا اس کریم کو کیسی پیاری لگتی ہے کہ پیش کرنے والا اس کرم خاص سے محروم نہیں رہتا۔

مسجد نبوی میں قیام وسلام

سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کوٹلی لوہاراں والے مدظلہ فرماتے ہیں کہ

ایک نابینا حافظ صاحب جو کئی مرتبہ فیصل آباد کے جلسوں میں نعت پڑھتے ہوئے دیکھے اور جو بڑے ہی خوش گلو اور ذوق وشوق سے نعت پڑھا کرتے تھے۔ مکہ معظمہ کی ایک محفل میلاد میں دیکھے انہوں نے نعت شریف پڑھی اور میں نے تقریر کی، بڑا لطف آیا، پھر مدینہ منورہ میں بھی ان حافظ صاحب کی زیارت ہوئی اور عجیب رنگ میں حافظ صاحب مسجد نبوی کے صحن میں پہنچے تو روضہ شریف کے روبرو ہو کر قیام کر کے باآواز بلند پڑھنے لگے۔

یَا نَبِی سَلَامٌ عَلَیْکَ　　　یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْکَ
یَا حَبِیب سَلَامٌ عَلَیْکَ　　　صَلَوٰۃُ اللّٰہ عَلَیْکَ

یہ ایمان افروز آواز سن کر حاضرین مسجد حافظ صاحب کے پیچھے دستہ بستہ کھڑے ہو گئے میں بھی کھڑا ہو گیا۔ اور سب مل کر سلام پڑھنے

لگے، عجب رنگ پیدا ہو گیا۔ اتنے میں نجدی سپاہی آگیا اور حافظ صاحب کو روکنے لگا۔ مگر حافظ صاحب اپنی دھن میں مگن سلام پڑھتے رہے پھر وہ سپاہی لوگوں سے کہنے لگا کہ سلام مت پڑھو۔ لوگوں نے کہا کہ جالی شریف کے سامنے بھی تو ہزاروں غلامان رسول قیام ہی میں سلام پڑھتے ہیں اور یہاں ہم بھی سلام ہی پڑھ رہے ہیں۔ پھر روکتے کیوں ہو سپاہی نے منت سے کہا، ٹھیک ہے مگر ہمیں حکم یہی ہے اس لئے کرم کیجئے اور وہیں چل کر پڑھیئے اس تکرار میں عاشقان قیام وسلام نے کچھ نہ کچھ اپنے دل کا شوق پورا کر ہی لیا۔

سبق

یہ منکرین بھی عجیب لوگ ہیں، جس بات کو روضہ شریف سے دور شرک اور حرام بتاتے ہیں، اس بات کو روضہ شریف کے سامنے جائز بتاتے ہیں، حالانکہ شرک و حرام جو ہے وہ ہر جگہ شرک حرام ہی ہے ہم نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہہ شریف میں کوئی دستہ بستہ سلام عرض کرتا تو نجدی ہاتھ کھلوا دیتے کہ یہ تو صورت نماز کی ہے حالانکہ صورت نماز کی قیام بھی ہے اور اگر کوئی بیٹھ کر دو زانو ہو کر پڑھے گا۔ تو یہ بھی صورت نماز ہو جائے گی۔ نماز التحیات میں اسی طرح بیٹھتا ہے ہاتھ چھوڑ کر سلام پڑھا جائے تو یہ بھی صورت نماز کی ہے۔ نمازی رکوع سے اٹھتا ہے۔ تو ہاتھ چھوڑے ہوئے کھڑا ہوتا ہے۔ ان منکرین سے کوئی پوچھے کہ تم چاہتے کیا ہو!

سچ پوچھیئے تو اگر ان کا بس چلے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہہ

شریف کی حاضری ہی کو یہ شرک قرار دیں، مگر انشاء اللہ ایسا کبھی نہ ہو سکے گا، درود و سلام کے نغمات گونجتے رہے۔ گونج رہے ہیں اور گونجتے رہیں گے ؎

رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا

پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

(سنی علماء کی حکایات ص۲۲۳)

بیٹھ کر اور کھڑے ہو کر درود شریف پڑھنا

حضرات گرامی، اللہ تعالیٰ فرماتا وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ پیارے محبوب ہم نے تیرا ذکر بلند کر دیا ہے، ساری کائنات اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر کوئی بند نہیں کر سکتا، تو جس کا اللہ تعالیٰ خود ذکر کرے اس کے ذکر کو کون بند کر سکتا ہے وہ خود بند ہو جائے گا، چاہے دیو بند ہو، بند ہو جائے گا، مگر ذکر مصطفیٰ قیامت تک جاری رہے گا اور بند نہیں ہو گا ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ مگر ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی جاری رہے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کا خود ذاکر ہے اور اسے فنا نہیں وہ حی قیوم ہے

؎ مٹتے ہیں مٹ رہے مٹ جائیں گے اعدا تیرے

پر نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

اللہ تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے وہ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

کے لئے سارے کام لے لیتا ہے۔ چاہے منکرین یا بندیاں لگاتے رہیں کبھی وہ نماز میں بیٹھا کر التحیات میں درود وسلام پڑھا لیتا ہے اور کبھی وہ نماز میں کھڑا کر کے درود شریف پڑھا لیتا ہے۔ (یعنی نماز جنازہ میں) میت سامنے ہوتی ہے اور یہ لوگ میت کے سامنے دست بستہ کھڑے ہو کر درود شریف پڑھ رہے ہیں اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ ان سے ایک اور کام بھی کروا لیا۔ یہ لوگ کہتے ہیں قبر والوں کی تعظیم شرک ہے۔ قبر تو بعد کا مسئلہ ہے، یہ منکر قبر پر جائے یا نہ جائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جنازے میں تعظیم کروالی میت سامنے ہے اور یہ باوضو قبلہ رو دست بستہ کھڑا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قبر میں میت جانے سے پہلے ہی ان سے میت کی تعظیم کرائی۔ انہیں تو چاہیئے کہ ڈوب کر غرق ہو جائیں۔ فان الوہابیہ و دیوبندیہ قوم لایعقلون

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

درود وسلام کے لئے بہتر الفاظ

ڈاکٹر محمد علوی مالکی از مکۃ المکرمہ فرماتے ہیں کہ جب بھی کوئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں جائے تو اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ کہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَاخَیْرَ الرُّسُلِ۔ (ذخائر محمدیہ ص ۱۳۷)

شورش کاشمیری نے لکھا ہے کہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔

گنبد خضراء روبرو تھا ۔ ۔ ۔ گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں
آخر وہاں پہنچ گیا جہاں پہنچنے کے لئے آیا تھا۔ روضہ مبارک کے روبرو
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ۔
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ پڑھا۔
(شب جائے کہ من بودم ص۱۴۲ ناشر مطبوعات چٹان لاہور)

صلی اللہ علیک یا محمد پڑھنے سے ہر حاجت پوری کر دی جاتی ہے

مولوی محمد زکریا سہارنپوری تبلیغی دیوبندی لکھتے ہیں۔
وَقَالَ ابن ابي فُدَيْكٍ سَمِعْتُ بَعْضَ مَنْ اَدْرَكْتُ يَقُوْلُ بَلَغَنَا اِنَّهٗ من وقف عِنْدَ قَبْرِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فتلا هذه الاية اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِى ثُمَّ يَقُوْلُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ
مَنْ يَقُوْلُهَا سَبْعِيْنَ مَرَّةً نَادَاهُ مَلَكٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا فُلَانُ وَلَمْ تَسْقُطْ لَهٗ حَاجَةٌ۔

كذا في الشفاء قال القاري في شرحه، رواه البيهقي، ابن ابي فديك، وثقه جماعة واحتج به اصحاب الكتب الستة ومعنى قوله بلغنا اى في الحديث

ترجمہ: یہ نقل کیا گیا کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس کھڑے ہو کر یہ آیت پڑھے۔
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِى، يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْماً ۔ اس کے بعد ستر (۷۰) مرتبہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ

کہے تو ایک فرشتہ کہتا ہے کہ اے شخص اللہ جل شانہ تجھ پر رحمت نازل کرتا ہے اور اس کی ہر حاجت پوری کر دی جاتی ہے۔

ف: مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ

کی جگہ یارسول اللہ کہے تو زیادہ بہتر ہے، علامہ قسطلانی نے شیخ زین الدین مراغی وغیرہ سے بھی یہی نقل کیا کہ یارسول اللہ کہنا اولیٰ ہے علامہ زرقانی شرح مواہب میں لکھتے ہیں کہ یہ اس وجہ سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر پکارنے کی ممانعت ہے، لیکن اگر یہی لفظ روایت میں منقول ہے تو منقول کی رعایت کی وجہ سے ممانعت نہ رہے گی

مولوی زکریا صاحب آگے لکھتے ہیں کہ

اس ناپاک و ناکارہ کے خیال میں روضہ اقدس پر مزوّروں (یعنی زیارت کرانے والوں کے) رٹے ہوئے الفاظ بغیر سمجھے طوطے کی طرح پڑھنے کی بجائے نہایت خشوع و خضوع، سکون وقار سے ستر (۷۰) مرتبہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

پر حاضری کے وقت پڑھ لیا کرے تو زیادہ بہتر ہو۔

فضائل حج صـ ۱۴۶ (مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اس کے بعد اسی کتاب کے صـ ۱۷۰ پر لکھتے ہیں کہ

ملا علی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ بعض اکابر جیسے کہ حضرت

ابن عمر رضی اللہ عنہ صرف

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

پر اکتفا کرتے تھے اور بعض حضرات طویل سلام کو اختیار کرتے تھے اور احادیث میں مختلف الفاظ اور مختلف عنوانوں سے درود شریف وارد ہونے سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی نے زبدہ میں سلام کے الفاظ نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ سلام میں جس قدر چاہے الفاظ زیادہ کرے مگر ادب اور عجز کے کلمات ہوں لیکن سلف یہاں مختصر الفاظ کہنے کو پسند کرتے ہیں اور جہاں تک بھی اختصار ہو سکے مستحسن رکھتے ہیں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مناسک میں سلام کے طویل الفاظ لکھنے کے بعد لکھا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ سے غایت اختصار نقل کیا گیا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تو اتنا ہی کہتے تھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا بَکْرٍ - اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَتَاہُ

مولوی زکریا صاحب لکھتے ہیں کہ

اس ناکارہ کے ناقص خیال میں جو شخص سلام کے الفاظ کا ترجمہ اور مطلب سمجھتا ہو اور ان الفاظ کے بڑھانے سے ذوق میں اضافہ ہوتا ہو اس کو تو تطویل مناسب ہے اور اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں۔ تو طوطے کی طرح سے مزورین کے الفاظ دہرانے کی ضرورت نہیں۔

انتہائی ذوق و شوق اور غایت سکون اور وقار سے آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر اکر

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

پڑھتا رہے اور جب تک شوق میں اضافہ پاوے انہی الفاظ کو یا اور

کسی سلام کو بار بار پڑھتا رہے۔

اس سے پہلی فصل کے نمبر ۱۰ پر

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

ستر مرتبہ پڑھنا گزرا ہے۔ وہ بھی بہتر ہے۔ مگر سکون اور وقار اور

ذوق شوق سے پڑھے۔

(فضائل حج ص ۱۶۱)

غیر مقلدین وہابی اہلحدیث بھی مان گئے

حافظ محمد گوندل وہابی اہلحدیث کا اقرار کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلّم کے روضہ پر

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

پڑھنا کوئی حرج نہیں۔ یہ درود و سلام اگر اس ارادے سے پڑھے

کہ فرشتے پہنچا دیں گے تو اس طرح درود جائز نہ ہے۔ پڑھیئے

س: بعض علماء کہتے ہیں کہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر پڑھنا جائز ہے اور یہاں

بدعت ہے اس بارے میں وضاحت فرمائیں۔

(سائل محمد عبداللہ)

ج: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پہ اس طرح درود پڑھنے میں

کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ قبر میں تمام مسلمانوں سے بھی خطاب کر کے سلام

کہتے ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ"

ہاں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھ کر اس طرح درود پڑھتا ہو تو یہ (وہابیوں) کے نزدیک ناجائز ہے اور اگر اس ارادے سے پڑھتا ہو کہ فرشتہ میرے اس درود کو اسی طرح پہنچا دے گا تو اس طرح درود جائز ہے مگر غائبانہ صلوٰۃ ہو۔

الراقم:۔ ابوالبرکات احمد تصدیق حافظ محمد گوندلوی وہابی

(از اہلحدیث فتاوی برکاتیہ ص ۱۷۷)

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ

کے جواز میں عام دلیل

برادرانِ اسلام: اگر کسی کا دوست یا رشتے دار بیرون ملک یا پاکستان کے کسی خطہ میں سکونت پذیر ہو تو خط لکھنے والا خط میں سلام بایں الفاظ تحریر کرے گا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ: تم پر سلام ہو

یہاں بصیغہ خطاب کم ضمیر مخاطب کی استعمال کی جا رہی ہے حالانکہ جس کی طرف سلام پیش کیا جا رہا ہے وہ تو اس سے غائب ہے چاہیئے تو یہ تھا کہ بصیغہ غائب عَلَیْھِمْ استعمال کرتا حالانکہ اس کے برعکس ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ڈاک کے ذریعے اس شخص کو خط وصول ہوتا ہے تو وہ شخص خط کے سامنے حاضر ہوتا ہے اس لئے کم ضمیر حاضر کی استعمال کرکے بصیغہ خطاب سلام پیش کیا

جاتا ہے۔

اگر ہزاروں میل دور دوست کو کم ضمیر سے سلام کہنا جائز ہے تو جو اللہ تعالیٰ کا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ آپ پر ک ضمیر سے سلام عرض کرنا کیسے شرک ہو سکتا ہے۔

بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں فرشتوں کا سلام پہنچانا احادیث مبارکہ کی کتب میں منقول ہے کہ غلامان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدیہ صلوٰۃ وسلام کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ مقدس میں پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے نورانی فرشتوں کی ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے

حدیث پاک: عَنِ ابنِ مَسعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ عَلَیہِ وَسلم۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہ' سَیَّاحِینَ فِی الاَرضِ یُبلِغُونَ مِن اُمَّتِی السَّلَام۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو زمین میں پھرتے رہتے ہیں اور میری بارگاہ میں میرے امتی کا سلام پہنچاتے ہیں۔

تو جب کوئی امتی بصیغہ خطاب

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ

کا ہدیہ پیش کرتا ہے تو وہ فرشتے اسی طرح کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش کرتے ہیں۔

صیغہ خطاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کا حکم خداوندی اس بات کی بھی دلیل ہے کہ رسول

اللہ علیہ وسلم بظاہر دنیا سے پردہ فرمانے کے باوجود حقیقی زندہ ہیں۔
آپ کو درود و سلام پہنچتا ہے۔ جسے آپ سنتے ہیں اور وصول فرماتے
ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ آپ پر درود و سلام کا حکم نہ فرماتا
یا آپ کے پردہ فرمانے کی صورت میں اس کی ممانعت کردی جاتی۔
مگر یہ حکم خداوندی مطلق اور دائمی ہے اور اس سے آپ کی حیات و
سماعت ثابت ہے۔ لہٰذا بصیغہ خطاب بھی صلوٰۃ و سلام عرض
کرنا جائز و ثابت ہے۔ اور تفسیر روح المعانی میں وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔
کی تفسیر ہی یہ فرمائی ہے۔ کہ قُولُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَنَحْوَهُ
یعنی بصیغہ خطاب و حاضر اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ یا اس کی مثل
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ يَا حَبِيبَ اللهِ وغیرہ پڑھو پھر
فرمایا ہذا ما عَلَيْهِ أَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ الأَجِلَّةِ اکثر اجل علماء کی یہی تفسیر و
مسلک ہے، خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمان خداوندی کے مطابق
اپنی امت کو عین نماز و تشہد میں سلام کی تعلیم ہی بصیغہ خطاب و حاضر
فرمائی ہے، جسے ہر نمازی مسلمان پڑھتا ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ

سلام ہو آپ پر اے نبی۔ اگر اس میں شرک و بدعت کا کوئی شائبہ
ہوتا تو قرآن و حدیث میں اور عین حالت نماز میں ہرگز یہ تعلیم نہ دی جاتی
اور جب نماز جیسی خاص عبادت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
ندا کے ساتھ سلام شرک و بدعت نہیں، تو بیرون نماز ندا کے ساتھ
صلوٰۃ و سلام کی ممانعت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بعض لوگ نماز والے
درود کی تو بہت فضیلت و تاکید بیان کرتے ہیں، مگر نماز کے سلام بصیغہ

خطاب اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کا ذکر زبان پر نہیں لاتے، یہ ناانصافی نہیں تو اور کیا ہے؟

لفظ صلوٰۃ جس طرح تمام اوقات میں درود و سلام پڑھنا اور ندا و خطاب کرنا جائز و ثابت ہے، اسی طرح نماز کے علاوہ کسی خاص لفظ کے ساتھ درود شریف پڑھنے کی پابندی نہیں۔

علامہ فاسی علیہ الرحمۃ نے شرح دلائل الخیرات صفحہ ۲۶ میں فرمایا جس طرح بھی درود پڑھے، لفظ صلوٰۃ (درود) کا مفہوم و مراد ادا ہو جائے ہے (القول البدیع صفحہ ۶۴)

الحمد للہ! آیت مبارکہ کی روشنی میں مذکورہ تصریحات سے واضح ہوا کہ درود شریف پڑھنے میں وقت جگہ اور الفاظ کی کوئی پابندی نہیں درود شریف جب پڑھا جائے جہاں پڑھا جائے اور جن الفاظ سے پڑھا جائے، سب جائز ہے۔

نماز میں سلام و درود

اہلسنّت و جماعت، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر جان کر نماز میں السلام علیک اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور درود شریف پڑھتے ہیں جبکہ وہابی دیوبندی، حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر حاضر تصور کر کے درود و سلام پڑھتے ہیں۔

(وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ)

غیر مقلد وہابی کہتے ہیں | کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ۔ اس خیال یا اعتقاد سے نہیں پڑھا
جاتا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر اور موجود ہیں۔ اور آپ کو مخاطب
کر کے کہا جاتا ہے۔ سلام ہو تجھ پر اے نبی۔ یہ تو شرکیہ عقیدہ ہے
یہ جو قعدہ پڑھا جاتا ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ سلام ہو تجھ
پر اے نبی! در اصل یہ حکایت کے طور پر پڑھا جاتا ہے یعنی
بات یا الفاظ دوسرے کے ہوں۔ اور اپنی زبان سے انہیں ادا
کیا جائے۔ معراج میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا
تھا۔ سلام ہو تجھ پر اے نبی! ہم وہابی اللہ تعالیٰ کے الفاظ کو بطور
حکایت قعدہ تشہد میں پڑھتے ہیں۔ یعنی اللہ نے حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہا تھا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ۔

(جمال مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم صـ۲۱۴)

دیوبندی وہابی کہتے ہیں کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ کے اَیُّھَا النَّبِیُّ
سے حاضر مراد نہیں بلکہ یہ تو لفظ جس طرح معراج میں عطا ہوا
اسی حالت پر باقی ہے۔

رسالہ الصلوٰۃ والسلام مصنفہ فردوس علی دیوبندی صـ۳۶

حضرات: یہ کہنا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ
وَبَرَکَاتُہٗ سے خطاب مراد نہیں بلکہ یہ ابقاء علی اصلہ ہے۔
یعنی اللہ تعالیٰ نے شب معراج میں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کو مخاطب فرما کر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ فرمایا تھا۔ اس سلام

وخطاب کی حکایت کرنا مقصود ہے۔ یہ غلط ہے اس کے لئے کوئی مستند روایت قوم دیوبند وہابیہ کے پاس نہیں اور جو روایت وہ پیش کرتے ہیں اس کے متعلق خود دیوبندیوں کے پیشوا مولوی انور شاہ صاحب عرف مدنی صہ ۱۳۹ پر کہتے ہیں کہ جو روایت اس کے لئے پیش کی جاتی ہے۔ لَمْ اَجِدْ سَنَدَہٗ ھٰذِہِ الرِّوَایَۃِ میں نے اس روایت کی کوئی سند نہیں پائی

اگر محض حکایت ہی مراد ہوتی جیسا کہ آپ کا خیال ہے تو یہ سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ محض حکایت کے طور پر تو قرآن کریم میں یَا آدَمُ، یَا نُوْحُ، یَا مُوْسٰی، یَا یَحْیٰی، یَا اِبْرَاھِیْمُ وغیرھا بھی وارد ہیں۔ اور نمازوں میں بھی پڑھے جاتے ہیں اور نماز خا نہیں ہوتی۔

معلوم ہوا کہ نمازی نماز میں سلام سے حضور کو حاضر سمجھ کر خطاب کرتا ہے

اہلسنت وجماعت کے نزدیک جمہور محدثین وائمہ سلف نے تصریح کی ہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ سے مراد خطاب ہی ہے نہ نقل وحکایت۔

چنانچہ حضرت ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس امر کی تشریح کرتے ہوئے (کہ نماز میں خطاب بشر مفسد صلوۃ ہے) فرماتے ہیں۔ وجواز الخطاب من خصوصیات علیہ السلام۔ یعنی نماز میں جو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ سے خطاب ہے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات سے ہے

(مرأۃ شرح مشکوۃ شریف صہ ۱۴۵ ج ۱)

حضرات؛ غور فرمایئے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس کو خطاب کہہ رہے ہیں اور منکرین حکایت۔

اس درود و سلام کے پڑھنے کو جو شرک کہا جانے لگا اس کو شرک ثابت کرنے کے لئے دو وجہیں بیان کی جاتی ہیں۔

۱: ایک تو یہ ہے کہ اس میں عَلَیْكَ آتا ہے اور وہ خطاب کا صیغہ ہے اور خطاب اس کو کہا جاتا ہے جو سامنے موجود ہو اور سنتا ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو سامنے موجود ہیں اور نہ سنتے ہیں۔ لہٰذا یہ شرک ہے اور

۲: دوسری وجہ یہ ہے کہ اس میں یا حرفِ ندا آتا ہے اور غیر اللہ کو ندا کرنا شرک ہے۔

جواب: یہ ہے کہ اگر یہ شرک ہی ہے تو پھر ماننا پڑے گا کہ پانچوں وقت نماز میں بھی شرک ہوتا ہے اور نماز پڑھنے والے سب کے سب مشرک ہیں۔ کیونکہ ہر نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ پڑھا جاتا ہے۔ اس میں بھی تو یا حرفِ ندا محذوف اور خطاب کا صیغہ عَلَیْكَ موجود ہے۔

لہٰذا جو لوگ اس درود شریف کو شرک کہتے ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ نماز کو بھی شرک کہہ دیں اور غالباً وہ دیوبندی وہابی بھی نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ہی پڑھتے ہوں گے۔ تو وہ بھی مشرک ہوئے سے

الجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اور یہ بھی یاد رہے کہ یہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ نماز میں پڑھنا محض حکایۃً نہیں ، بلکہ انشاء ہے اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام مقصود ہے ۔

چنانچہ درمختار ص ۳۵۴ ج ا میں ہے کہ وَیَقْصُدُ بِاَلْفَاظِ التَّشَھُّدِ مَعَانِیْھَا مُرَادَۃً لَہٗ عَلیٰ وَجْہِ اِنْشَاءٍ کَاَنَّہٗ یُحَیِّی اللّٰہَ وَیُسَلِّمُ عَلیٰ نَبِیِّہٖ وَعَلیٰ نَفْسِہٖ وَاَوْلِیَاءِہٖ لَااِخْبَارٌ عَنْ ذَالِکَ ذَکَرَہٗ فِی الْمُجْتَبیٰ ۔

(از فتاویٰ عالمگیری ودرمختار)

ترجمہ : تشہد کے الفاظ سے اس کے معانی اپنی مراد ہونے کا ارادہ کرے ، انشاء کے طور پہ گویا کہ نمازی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تحیت کر رہا ہے اور اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کر رہا ہے

اس طرح مسلمانوں اور اولیاء کرام پر اور اپنے اوپر سلام پیش کرتا ہے ۔ اخبار کا ارادہ نہ کرے ۔

یعنی اَلتَّحِیَّاتُ میں یہ الفاظ دل سے پیدا کر کے اپنی طرف سے سلام دینا چاہیئے اور واقعہ معراج کی حکایت وخبر کے طور پر نہیں کہنا چاہیئے ۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پہ یوں فرمایا ۔

اَیْ لَایَقْصُدُ الْاِخْبَارَ وَالْحِکَایَۃَ عَمَّا وَقَعَ فِی الْمِعْرَاجِ

مِنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمِنْ رَّبِّہٖ سُبْحَانَہٗ وَمِنَ الْمَلٰئِکَتِہٖ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ

ترجمہ: کہ التَّحِیَّاتُ میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ میں واقعہ معراج کی نقل وحکایت کا ارادہ نہ کرے۔ بلکہ خود اپنے سلام کی نیت کرے۔

ردالمحتار ص۳۵۸ فتاویٰ شامی ص۳۵۸ ج ا

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کے بیان میں فرماتے ہیں۔ ونیز آں حضرت ہمیشہ نصب العین مومناں وقرۃ العین عابداں است در جمیع احوال واوقات خصوصاً درحالت عبادت وآخر آنکہ وجود نورانیت وانکشاف دریں محل بیشتر وقوی تر است وبعضے از عرفا گفتہ اند کہ ایں خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است در ذرائر موجودات و افراد ممکنات پس آں حضرت در ذوات مصلیاں موجود حاضر است پس مصلی باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد وازیں شہود غافل بنود تا بانوار قرب واسرار معرفت متنور وفائز گردد

ترجمہ: کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کے نصب العین اور عابدوں کی آنکھ ٹھنڈک ہیں۔ تمام حالتوں میں اور تمام وقتوں میں خصوصاً عبادات کی حالت میں کیونکہ اس مقام میں نورانیت وانکشاف بہت زیادہ قوی تر ہوتا ہے۔ اس لئے بعض عارفین نے فرمایا ہے کہ یہ خطاب۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اس لئے ہے کہ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم موجودات کے ذرے ذرے اور ممکنات کے ہر فرد میں سرایت کئے ہوئے ہے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نمازیوں کی ذات میں موجود و حاضر ہیں۔

نمازی کو چاہیئے کہ اس حقیقت سے آگاہ رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہو، تاکہ نور و معرفت کے اسرار سے منور اور کامیاب ہو جائے

اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ صہ ۳۱۲

شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں خطاب کیا گیا ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

گویا اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نمازی امتیوں سے پردہ اٹھالیتا ہے یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سامنے اس طرح نظر آنے لگتے ہیں۔ گویا وہاں حاضر ہیں اور یہ مقام افضل ترین عمل کے ذریعے حاصل ہوتا ہے اب یہ مشاہدہ مزید خشوع و خضوع اور حضور قلب کا سبب بننا چاہیئے۔

(شرح العباب از ابن حجر)

نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کرنا

نماز میں التحیات پڑھنا واجب ہے۔ التحیات میں

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ ہے۔ جو قیامت تک ہر نمازی خواہ وہ مشرق میں ہو یا مغرب میں شمال میں ہو یا جنوب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہزاروں میل دور ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بالکل قریب ہو۔ اس پر واجب ہے کہ سلام عرض کرے اور یوں کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ یعنی اے نبی آپ پر میرا سلام ہو۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ التحیات کے بیان میں فرماتے ہیں

وَاحْضُرْ فِیْ قَلْبِكَ النَّبِیَّ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَخْصَہُ الْکَرِیْمَ وَقُلْ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔
وَلْیُصَدِّقْ اَمَلُكَ فِیْ اَنَّہٗ یَبْلُغُہٗ وَیَرُدُّ عَلَیْكَ مَا ھُوَ اَوْفٰی مِنْہُ۔

ترجمہ: کہ اے نمازی التحیات میں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ پڑھنے کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کر کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارکہ کا تصور دل میں جما کر اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عرض کر اور یقین جان کر یہ سلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچ رہا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کا جواب وافی اپنی شان کریم کے لائق فرماتے ہیں۔

(احیاء العلوم صـ۱۰۷ ج ۱ باب چہارم فصل سوئم)

حضرات: بتائیے کیا دور سے پکارنا نہیں ہے۔ پھر یہ کیسا شرک ہے کہ بغیر اس کے نماز ہی نہیں ہوتی۔

قطب ربانی حضرت امام عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں،

سَمِعْتُ عَلِیَّ خَوَّاص رحمہ اللّٰہ تعالیٰ اِنَّمَا اَمَرَ الشَّارِعُ الْمُصَلِّیَّ بِالصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی التَّشَہُّدِ لِیَتَنَبَّہَ الْغَافِلِیْنَ فِیْ جُلُوْسِہِمْ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی شُہُوْدِ نَبِیِّہِمْ فِیْ تِلْکَ الْحَضْرَۃِ فَاِنَّہٗ لَا یُفَارِقُ حَضْرَۃَ اللّٰہِ اَبَدًا فَیُخَاطِبُوْنَہٗ بِالسَّلَامِ مُشَافَہَۃً۔

ترجمہ: میں نے سیدی علی خواص رحمۃ اللہ علیہ سے سنا، وہ فرماتے تھے شارع (حقیقی نے) (قعدہ) تشہد میں نمازی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوۃ وسلام پڑھنے کا حکم صرف اسی لئے دیا کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں بیٹھنے والے غافلوں کو اس بات پر تنبیہ فرمادے کہ جہاں وہ بیٹھے ہیں۔ اس بارگاہ میں ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما ہیں۔ اس لئے کہ وہ دربار خداوندی سے کبھی جدا نہیں ہوتے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بالمشافہ (روبرو) سلام کے ساتھ خطاب کرتے ہیں

(کتاب المیزان مطبوعہ مصر ص ۱۴۵)

اس عبارت میں شہود نَبِیِّہِمْ فِیْ تِلْکَ الْحَضْرَۃِ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بارگاہ ایزدی میں جلوہ گر ہونا) اور فَاِنَّہٗ لَا یُفَارِقُ حَضْرَۃَ اللّٰہِ اَبَدًا (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہِ الٰہی سے کسی وقت جدا نہیں ہوتے) اور فَیُخَاطِبُوْنَہٗ

بِالسَّلَامِ مُشَافَهَۃً (نمازی بالمشافہ یعنی حضور کے رو برو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کے ساتھ خطاب کرتے ہیں) خاص طور پر قابل غور جملے ہیں۔ یہ تینوں جملے اس مقام پر مخالفین کے تمام شکوک وشبہات کا قلع قمع کر رہے ہے۔ ایسے چمکتے ہوئے دلائل کے سامنے کسی کو باطن کا یہ کہنا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، معاذ اللہ بعید غائب کو خطاب ہے حضور کی محض خیالی صورت ہوتی ہے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہ ایزدی میں حاضر نہیں ہوتے کیسی دیدہ دلیری اور ہٹ دھرمی ہے۔ بھلا کوئی منصف مزاج ایسے روشن کلمات کے ہوتے ہوئے اس تنگ نظری اور خیال خام کو قبول کر سکتا ہے۔

اس مضمون کو تشہد کے بیان میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف فتح الباری شرح صحیح بخاری میں حسب ذیل ایمان افروز عبارت میں تحریر فرمایا ہے۔

وَیُحْتَمَلُ اَنْ یُقَالَ عَلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ الْعِرْفَانِ اِنَّ الْمُصَلِّیْنَ لَمَّا اسْتَفْتَحُوْا بَابَ الْمَلَکُوْتِ بِالتَّحِیَّاتِ اُذِنَ لَھُمْ بِالدُّخُوْلِ فِیْ حَرِیْمِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ فَقَرَّتْ اَعْیُنُھُمْ بِالْمُنَاجَاتِ فَنُبِّھُوْا عَلٰی ذٰلِکَ بِوَاسِطَۃِ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ وَبَرَکَۃِ مُتَابَعَتِہٖ فَالْتَفَتُوْا فَاِذَا الْحَبِیْبُ فِیْ حَرَمِ الْحَبِیْبِ حَاضِرٌ فَاَقْبَلُوْا عَلَیْہِ قَائِلِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

ترجمہ: اہل عرفان کے طریقے پر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ

جب نمازیوں نے التحیات کے ساتھ ملکوت کا دروازہ کھلوایا تو انہیں حی لایموت (اللہ تعالیٰ) کی بارگاہ میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی۔ ان کی آنکھیں فرحت مناجات سے ٹھنڈی ہوئیں تو انہیں اس بات پر تنبیہہ کی گئی کہ بارگاہ خداوندی میں انہیں یہ جو شرف باریابی حاصل ہوا ہے یہ سب نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت متابعت کا طفیل ہے نمازیوں نے اس حقیقت سے باخبر ہوکر بارگاہ خداوندی میں جو نظر اٹھائی تو دیکھا کہ حبیب کے حرم میں حبیب حاضر ہے یعنی دربار خداوندی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ کہتے ہوئے حضور علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے۔

(فتح الباری شرح بخاری مطبوعہ مصر ۲۵۰ ج ۲)

یہی عبارت عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد ۶ صہ ۱۱۱ اور مواہب اللدنیہ جلد ثانی صہ ۳۲۰ زرقانی شرح مواہب صہ ۲۲۹ ج ۷، زرقانی شرح موطا امام مالک صہ ۱۷۰ ج ۱، سعایہ صہ ۲۲۷ ج ۲ فتح الملہم صہ ۱۴۳ ج ۲، اوجبز المسالک صہ ۲۶۵ ج ۱، پر بھی بعینہا مرقوم ہے۔ ہم نے تکرار اور اعادہ سے بچنے کے لیے صرف کتابوں کے نام مع صفحات تحریر کرنے پر اکتفا کر لیا۔ مَنْ شَاءَ الاِطِّلَاعَ فَلْیَرْجِعْ اِلَیْهَا۔

اس مسئلہ کی نفیس تحقیق کے لئے (تسکین الخواطر فی مسئلۃ الحاضر والناظر مصنفہ علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کو پڑھیئے

ان جلیل القدر علماء کی تصریحات سے واضح ہو گیا کہ دیوبندیوں وہابیوں کا اس کو حکایت کہنا بالکل باطل ہے۔

جناب مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی محشی ہدایہ وصاحب تصانیف کثیرہ بھی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر وناظر یقین کرتے ہوئے اَلتَّحِیَّاتُ کے سلام فیصلہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

قَالَ وَالِدِی الْعَلَّامُ وَاُسْتَاذِی الْقَمْقَامُ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ فِی دَارِ السَّلَامِ فِی رِسَالَتِہٖ نُوْرُ الْاِیْمَانِ بِزِیَارَۃِ اٰثَارِ حَبِیْبِ الرَّحْمٰنِ البرّ فی خطاب التشہد اِنَّ الْحَقِیْقَۃَ المحمدیہ کَاَنَّھَا سَارِیَۃٌ فِیْ کُلِّ مَوْجُوْدٍ وَحَاضِرَۃٌ فِیْ بَاطِنِ کل عَبْدٍ وَانکشافُ ھٰذِہِ الْحَالَۃِ عَلٰی وَجْہِ الْاَتَمِّ فِیْ حَالَۃِ الصَّلٰوۃِ فَحَصَلَ محل الخِطَابِ۔

وَقَالَ بَعْضُ اَھْلِ المعرفۃ اِنَّ الْعَبْدَ لَمَّا تَشَرَّفَ بِثَنَاءِ اللّٰہِ فَکَاَنَّہٗ اُذِنَ فِی الدُّخُوْلِ فِی الْحَرَمِ الالٰہی وَنُوْرُ بَصِیْرَتِہٖ وَوَجَدَ الْحَبِیْبُ حَاضِرًا فِیْ حَرَمِ الْحَبِیْبِ کَمَا قُبِلَ وَقَالَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

(السعایہ شرح الوقایہ علوی عبدالحی صہ۲۲۸ ج ۲۔ نورالایمان صہ۹ ازمولانا عبدالعلیم)

ترجمہ: میرے والد واستاذ نے (خدا ان کو جنت نصیب کرے) اپنے رسالہ نورالایمان بزیارۃ آثار حبیب الرحمٰن میں فرمایا کہ التحیات میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ بصیغہ حاضر

سلام وخطاب میں راز یہ ہے کہ حقیقت محمدیہ ہر موجود میں ساری ہے اور ہر بندہ کے باطن میں موجود حاضر و ناظر ہے اور یہ حضوری حالت نماز میں مکمل ہو جاتی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھ کر سلام وخطاب کرنا حاصل ہو گیا اور بعض اہل معرفت یعنی اولیائے کرام فرماتے ہیں کہ جب بندہ ثنائے ایزدی سے مشرف ہو گیا۔ حتیٰ کہ اس نے حرم حبیب میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر پاتا ہے تو فوراً ان کی جانب متوجہ ہو کر عرض کرتا ہے۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت و برکات کا نزول ہو۔

مولانا عبدالحی لکھنوی کا ایک اور ارشاد ملاحظہ فرمائیں۔

وَيَحْتَمِلُ اَنْ يُّقَالَ عَلٰى طَرِيْقِ اَهْلِ الْمَعْرِفَةِ اِنَّ الْمُصَلِّيْنَ لَمَّا اسْتَفْتَحُوْا بَابَ الْمَلَكُوْتِ بِالتَّحِيَّاتِ اُذِنَ لَهُمْ فِيْ حَرِيْمِ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ فَقَرَّتْ اَعْيُنُهُمْ بِالْمُنَاجَاتِ فَنَبَّهُوْا عَلٰى اَنَّ ذَالِكَ بِوَاسِطَةِ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَبَرَكَاتِهٖ مُتَابَعَتِهٖ فَالْتَفَتُوْا فَاِذَا الْحَبِيْبُ فِيْ حَرَمِ الْمَلِكِ الْحَبِيْبِ حَاضِرٌ فَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِ قَائِلِيْنَ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

ترجمہ: یعنی اہل معرفت کے طریق پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ نمازیوں نے التحیات کے ساتھ جب باب ملکوت کھلوایا تو انہیں ابدی وازلی ذات الٰہی کے حرم میں داخلے کی اجازت عطا ہو گئی تو مناجات کے باعث ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں پھر

انہیں آگاہ کیا گیا کہ یہ سب اس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت و برکت سے ہے جن کی متابعت تم نے کی ہے۔ پھر انہوں نے توجہ کی ملک حبیب کے حرم محترم میں حبیب مکرم کو موجود دیکھا اور فوراً

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

کہتے ہوئے آپ کی جانب ملتفت ہوئے۔

(سعایہ ص ۲۲۸ ج ۲)

دیوبندیت فنا مولوی عبدالحی صاحب نے دیوبندیوں، وہابیوں کا بیڑا ہی غرق کر دیا۔

مقام غور ہے کہ ان تمام محدثین کرام یعنی حافظ ابن حجر عسقلانی و امام قسطلانی و امام بدرالدین عینی و امام زرقانی و حجۃ الاسلام امام محمد غزالی و شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہم اللہ تعالیٰ، حتیٰ کہ سرکردہ منکرین صاحب فتح الملہم و اوجز المسالک سب بیک زبان کہہ رہے ہیں کہ فَاِذَا الْحَبِیْبُ فِیْ حَرَمِ الْحَبِیْبِ حَاضِرٌ۔ یعنی جب نمازی دربار الٰہی میں نظر اٹھاتا ہے تو حبیب کو حرم حبیب میں حاضر پاتا ہے اور فوراً عرض کرتا ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

یہ الگ بات ہے کہ جن لوگوں کے دلوں میں مرض تھا انہوں نے حاضر کے معنیٰ غائب اور اثبات کے معنیٰ نفی سمجھ لئے۔ یہ ان کی اپنی شومئ قسمت اور کور باطنی ہے کہ انہیں کسی نماز میں حرم حبیب کی حاضری اور جمال حبیب کے مشاہدہ کی سعادت ہی

نصیب نہ ہوئی۔
سچے مسلمانوں کو مشرک و بدعتی قرار دینے والے "مولوی صاحبان" نہیں معلوم ان اکابر حضرات کے بارے میں کیا کہیں گے۔ جو یہ فرمارہے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں جب سلام عرض کرو تو یہ عقیدہ رکھو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں اور ہمارا اسلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش ہو رہا ہے۔
یہ محدثین حضرات تو بہت بڑے بڑے آئمہ ہیں، اسلامی دنیا میں ان کا مقام اہل علم سے مخفی نہیں۔ غور

غیر مقلدین کے امام جناب نواب صدیق حسن خاں بھوپال کہتے ہیں،

ونیز آں حضرت ہمیشہ نصب العین موناں وقرۃ العین عابداں است در جمیع احوال واوقات خصوصاً درحالت عبادت وآخر آں وجود نورانیت وانکشاف دریں محل بیشتر قوی تر است و بعضے از عرفا گفتہ اند کہ ایں خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است در ذرائر موجودات وافراد ممکنات پس آنحضرت در ذوات مصلیاں موجود وحاضر است پس مصلی را باید کہ ازیں معنیٰ آگاہ باشد وازیں شہود غافل نبود تا بہ انوار قرب واسرار معرفت متنور وفائز گردد آرے نے

در راہ عشق مرحلہ قرب و بعد نیست
می بینمت عیاں و دعا می سمّت

ترجمہ: کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کے نصب العین اور عابدوں کی آنکھ کی ٹھنڈک ہیں تمام حالتوں اور تمام اوقات میں خصوصاً عبادات کی حالت میں کیونکہ اس مقام پر اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ میں نورانیت وانکشاف بہت زیادہ تر اور قوی تر ہے اس لئے بعض عارفوں نے فرمایا کہ یہ خطاب اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ اس لئے ہے کہ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم موجودات کے ذرہ ذرہ اور ممکنات کے ہر فرد میں جاری و ساری ہے۔

پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نمازیوں کی ذات میں موجود و حاضر ہیں۔ لہٰذا نمازی کو چاہیئے کہ اس معنیٰ سے آگاہ ہو اور آپ کے اس شہود و حاضر سے غافل نہ ہو، تاکہ انوار قرب و اسرار معرفت سے منور و فیضیاب ہو کیونکہ ؎

عشق کی راہ میں قرب و بعد نہیں

میں آپ کو ظاہراً دیکھتا اور دعا کرتا ہوں

مسک الختام شرح بلوغ المدام ص۲۵۹

لیجئے نواب صاحب نے تو شرکوں کے انبار لگا دیئے۔ کہہ رہے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر عبادت میں مسلمانوں کے پیش نظر ہیں ہر نمازی کی ذات، بلکہ ہر ذرہ ممکنات میں موجود ہیں، نمازی نماز میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدہ سے غافل نہ ہو۔ تاکہ قرب نور اور معرفت کے اسرار سے منور ہو۔

بتلایئے ان پر بھی کفر و شرک کا فتویٰ لگے گا یا نہیں ؟

نواب صدیق حسن خاں کی مذکورہ تقریر سے صاف ظاہر ہے کہ

• آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ مومنوں کا نصب العین اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ اس لئے کہ ان کے سامنے آپ کی جلوہ گری ہوتی ہے۔ حقیقت محمدیہ موجودات کے ذرہ ذرہ اور ممکنات کے ہر ہر فرد میں جاری و موجود ہے۔

• بالخصوص آپ ہر زماں و مکان میں نماز پڑھنے والوں کے پاس حاضر بلکہ ان کی ذوات میں موجود ہیں۔

• ہر نمازی کو اس معنیٰ سے آگاہ رہنا چاہیئے۔ آپ کے اس شہود و حضور سے غافل نہیں ہونا چاہیئے تاکہ منور و فیضیاب ہو۔

• عاشق صادق کے لئے راہ عشق میں قرب و بعد اور دوری نزدیکی یکساں ہے یعنی وہ بظاہر دور ہو کر بھی نزدیک ہے۔ اور علانیہ دیکھتا ہے۔

• لہذا جب عاشق کے لئے دوری نہیں۔ تو محبوب آقا کے لئے کوئی بُعد کیسے ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ فرمان نبوی ہے۔ اِنِّیْ اَریٰ مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ یعنی تحقیق میں وہ دیکھتا ہوں۔ جو تم نہیں دیکھتے اور میں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔

مشکوٰۃ شریف ص ۴۵۶

مذکورہ عبارات اور حوالہ جات کے نقل کرنے کا مقصد صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ تشہد میں ندا اور خطاب بطور انشاء ہے اور اس مقام پر ندا کے وجوب پر مخالفین بھی متفق ہیں، لیکن حیران کن امر یہ ہے کہ وہ لوگ ایک قاعدہ کلیہ بناتے ہیں۔ کسی جگہ تو اس پر عمل کرتے ہیں۔ لیکن کسی جگہ پر خود ہی اس کی دھجیاں بکھیر دیتے

ہیں، صرف اسی ایک قاعدہ پر ہی کیا موقوف ہے۔ مخالفین صلوٰۃ وسلام کے عقائد کی پٹیاری کھول دی جائے تو ان کا ہر ایک عقیدہ آدھا تیتر آدھا بٹیر نظر آئے گا۔

مندرجہ بالا تمام علمائے متجرین رحمۃ اللہ علیہم کے عظیم الشان تصریحات کے باوجود اگر کوئی ہٹ دھرمی سے کام لے اور نہ مانوں والی رٹ لگائے رکھے تو بتایئے اس کا کیا علاج ہے۔

حضرات گرامی ہم حیران ہیں کہ آخر ان لوگوں کی نماز کیسے اور کس طرح ہوتی ہے؟ ان کا عقیدہ تو یہ ہے کہ نبی کو دور سے پکارنا شرک ہے! اور نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ پڑھ کر نبی کو پکارنا واجب ہے۔ تو دو حال سے خالی نہیں یا تو یہ لوگ نماز میں التحیات پڑھیں گے یا "نہیں"

اگر التحیات پڑھیں گے تو مشرک ہو جائیں گے۔ اور اگر نہیں پڑھیں گے تو نماز ہی نہیں ہوگی۔

حضرات محترم حقیقت یہ ہے کہ نبی کو دور یا نزدیک سے پکارنا ہرگز ہرگز شرک نہیں، بلکہ یہ اللہ و رسول کا فرمان ہے کہ تم دور و نزدیک ہر جگہ سے پکارو۔

الغرض ہر طرح یہ ثابت ہوگیا کہ یہ درود شریف

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

پڑھنا جائز ہے اور اس درود شریف کے پڑھنے کو کفر و شرک کہنا گویا بے شمار سچے مسلمانوں کو کافر و مشرک بنا دینے کے مترادف ہے تو اپنے فتوے سے سبھی وہابی دیوبندی بھی کافر ہوئے سستے فتووں کا یہی نتیجہ ہوتا ہے (خدا کی پناہ) (وما علینا الا البلاغ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ
حاضر و ناظر

مصنف

مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری

بانی و مہتمم

جامعہ محمدیہ نوریہ انوار القرآن خادم کالونی

محمود شہید روڈ گلی نمبر ۵ شاہدرہ لاہور

نام کتاب ________ مسئلہ حاضر و ناظر
مصنّف ________ محمد جعفر ضیاء القادری
معاون خصوصی ____ زینت القرأ قاری حافظ محمد یونس صاحب نقشبندی
سر پرست اعلیٰ تنظیم الاسلام فاروقیہ بیگم کوٹ شاہدرہ لاہور۔
صفحات ________ ۸۷
کیلی گرافر ___ حافظ عبد الرؤف بھٹہ سیف حبیب ٹاؤن شاہدرہ اسٹیشن لاہور
تعداد ___ گیارہ (۱۱۰۰) سو ذوالحج ۱۴۱۵ھ مئی ۱۹۹۵ء
طباعت ________
ھدیہ ________
ناشر ________ صاحبزادہ محمد حسنین رضا قادری اینڈ برادرز

ملنے کے پتے

- جامعہ محمدیہ نوریہ انوار القرآن محمود شہید روڈ گلی نمبر ۵ خادم کالونی شاہدرہ اسٹیشن لاہور۔
- مکتبہ غوثیہ رضویہ محمود شہید روڈ نزد غلہ منڈی شاہدرہ اسٹیشن لاہور
- قادری کتب خانہ نزد مشرقی دروازہ دربار داتا گنج بخش رح لاہور
- رضا فاؤنڈیشن ○ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور نمبر ۸ پاکستان (۱۲۳۵۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرِ عقیدت

بصد عجز و نیاز بحضور افضل الخلق بعد الانبیاء، منبع صدق و صفا، تاجدارِ صحابہ، جانشین مصطفےٰ، امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ جن کا عقیدہ تھا کہ رسول کریم رحمۃ للعالمین آقا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میرے پاس بھی تشریف فرماہیں اور میرے گھر میں بھی جلوہ فرما ہیں۔

گدائے در صحابہ واہلبیت

محمد جعفر ضیاء القادری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن۔

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْن۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

حضرات محترم!

اللہ تعالےٰ حاضر و ناظر ہے اور اس نے اپنے مقرب بندوں کو بھی حاضر و ناظر بنایا ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید میں ہے۔

وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ۔

ترجمہ: اللہ تعالےٰ ہر چیز پہ گواہ ہے۔ یعنی حاضر و ناظر ہے

(پ ۳۰ سورہ البروج)

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب بندوں کو بھی گواہ یعنی حاضر و ناظر بنایا ہے۔

سورہ احزاب ع ۶

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ۝

اے غیب کی خبریں بتانے والے بے شک ہم نے تم کو بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب

(۲) وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۝

ترجمہ: اور بات یونہی ہے کہ ہم نے تم کو سب امتوں میں افضل کیا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان اور گواہ یعنی حاضر و ناظر ہیں۔ شہید کے معنی گواہ اور لغوی معنی حاضر کے ہیں۔

(پ ۲ ع ۱۷ سورہ البقرہ)

(منتہی الارب فصل ش ہ ۔ د)

(۳) إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو حاضر ہونے بھیجا اور بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا تاکہ ایمان والو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اس کی عزت

کرو اور توقیر کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح پڑھو

(پ ۲۶ ع ۱ سورہ فتح)

اس آیت خداوندی سے شاہد اً نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا دعویٰ ثابت کیا جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا

(۴) لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ○

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان۔

(پ ۱۱ ع ۵ سورہ التوبہ)

اس آیت میں تین طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر ناظر ہونا ثابت ہے۔ ایک یہ کہ جَاءَكُمْ میں قیامت تک کے مسلمانوں سے خطاب ہے کہ تم سب کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ جس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مسلمان کے پاس ہیں اور مسلمان تو عالم میں ہر جگہ ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر جگہ موجود ہیں۔

(۵) وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ○

ترجمہ: اور ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کے لئے

پھر فرماتا ہے۔

وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ○

اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہے (پ ۹ ع ۷ سورہ الانبیاء)

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جہانوں کے لئے رحمت ہیں اور رحمت جہانوں کو محیط۔

لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم جہانوں کو محیط خیال رہے کہ رب کی شان ہے رب العالمین، حبیب کی شان ہے رحمۃ للعالمین، معلوم ہوا کہ اللہ جس کا رب ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے رحمت ہیں

(۶) مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ۔

ترجمہ: اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔

(پ ع سورہ)

یعنی عذاب الٰہی اس لئے نہیں آتا کہ ان میں آپ موجود ہیں اور عام عذاب تو قیامت تک کسی جگہ بھی نہ آوے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک ہر جگہ موجود ہیں۔ بلکہ روح البیان میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سعید و شقی کے ساتھ رہتے ہیں۔

(۷) وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

ترجمہ: جان لو کہ تم سب میں رسول اللہ تشریف فرما ہیں۔

(پ ع سورہ)

(۸) فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا۔

ترجمہ: پس کیونکر ہوگا (پھر کس طرح انکار کریں گے یہ منکر) قیامت کو جب لائیں گے ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اور

لاویں گے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (یا محمد) ان تمام امتوں پر گواہ۔

(پ ع سورہ نساء)

قرآن پاک کی ان آیات سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے تمام امتوں پر گواہ بنایا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امتوں پر گواہی لی جائیگی۔ اور لفظ شہادت سے صاف ظاہر ہے۔ کہ شہادت حاضر و ناظر کی ہی ہوسکتی ہے۔ ورنہ شہادت کا مصداق صحیح نہیں بن سکتا اور شہادت صادقہ حاضر و ناظر ہونے سے ہی کہلا سکتی ہے۔ ورنہ شہادت کاذبہ کہلائے گی۔ یا شہادت علی الشہادت کہلائے گی۔ اور شہادت کاذبہ تو معاذ اللہ آپ کی طرف نسبت ہی نہیں ہوسکتی اور شہادت علی الشہادت کا یہاں ذکر ہی نہیں۔

شہود اے حضور! شہود یعنی حاضر ہونا قرآن پاک میں بھی اسی کی سی شرح موجود ہے۔

(تفسیر خازن صـ۱۹۲ ج ۷)

• كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ۔

ترجمہ: ہم تم پر حاضر ہوتے ہیں۔ جب تم اس میں عمل شروع کرتے ہو۔

(پ ۱۱ ع ۷ سورہ یونس)

• وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا۔

ترجمہ: اور گواہی دی حاضر ہونے والے نے زلیخا کے اہل سے

(پ ۱۲ ع ۳ سورہ یوسف)

یہاں شاہد کے معنی مشاہدہ کرنے والے کے کئے گئے ہیں۔
اگر مشاہدے کے معنی نہ لئے جائیں، تو فرمان خداوندی معاذاللہ
غلط ثابت ہوتا ہے۔

وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ٥

ترجمہ: قسم ہے مشاہدہ کرنے والے کی۔ اور مشاہدہ کئے گئے
(پ ۳۰ سورہ بروج)

اس کا ترجمہ تفاسیر سے بھی ملاحظہ ہو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشَّاهِدُ هُوَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم
مشاہدہ کرنے والے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
(تفسیر ابن جریر پ ۳۰ ص ۱۷ تفسیر ابن کثیر ص ۴۹۲ ج ۴)

وہابیوں کے بہت بڑے عالم و مفسر مولوی حافظ محمد صاحب لکھو کے
والے بھی اس کو تسلیم کر چکے ہیں۔ پڑھیئے

ع ہک آکھن شاہد نبی محمد ہے۔ مشہود قیامت
(تفسیر محمدی ص ۳۸۱ ج ۷)

(۹) اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ
اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۔

ترجمہ: بے شک ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا تم پر حاضر
ہونے والا جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا۔
(پ ۲۹ ع سورہ مزمّل)

اس آیہ کریمہ سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شاہد ہوتا یعنی حاضر وناظر ہونا ثابت ہوا۔

سوال: شاہد کے معنی گواہ ہیں حاضر کے نہیں۔

وَمَا كُنْتَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ

پہاڑ طور پر آپ حاضر نہیں تھے۔

جواب تو آیتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر وناظر ہونے پر پیش کی ہیں باقی رہا ان کا اعتراض کہ شاہد کے معنی گواہ کے ہیں، یہ کسی ان ان پڑھ کا ترجمہ ہے۔

شَهِدَ يَشْهَدُ از باب سَمِعَ يَسْمَعُ اس کے معنی حاضر ہونے کے ہیں۔ امام راغب لکھتے ہیں۔

(شَهِدَ) اَلشُّهُوْدُ وَالشَّهَادَةُ اَلْحُضُوْرُ مَعَ الْمُشَاهَدَةِ

شَهِدَ ماضی، شُهُوْدٌ وَشَهَادَة حاضر ہونا مشاہدے کیساتھ

(مفردات امام راغب صـ۲۶۹)

اس قرآنی لغت سے ثابت ہوا کہ مصدر شہود وشہادۃ دونوں کے معنی حاضر ہونے کے ہیں۔

تیسرا جواب: سائل نے خود تسلیم کر لیا کہ شاہد کے معنی وَمَا كُنْتَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ میں حاضر کے ہیں۔ معترض کی زبان قرآن کریم سے شاہد بمعنی حاضر ثابت ہو گئے۔ تو مذکورہ بالا آیات سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر وناظر ہونا صحیح ثابت ہو گیا

چوتھا جواب: قرآن پاک کے دوسرے مقامات سے شاہد کے معنی حاضر کے پیش کرتا ہوں۔ پڑھیے

(۱) اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ
جب حضرت یعقوب علیہ السلام کو موت حاضر ہوئی کیا تم
اس وقت حاضر تھے۔
(پ ۱ ع ۱۶ سورہ البقرہ)

اس آیت میں بھی شاہد کے معنی رب کریم نے حاضر لئے ہیں
(ب) وَهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ
اور مومنین کے ساتھ جو کچھ کرتے تھے حاضر تھے۔
اس آیتہ کریمہ میں مصدر شہود کے معنی قرآنی حاضر کے ثابت ہو گئے
(ج) وَلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا۔
اور تمہارا کوئی عمل ایسا نہیں کہ ہم تمہارے حاضر نہ ہوں۔
(پ ۱۱ ع ۱۱ سورہ یونس)

اس آیت کریمہ میں شہود بمعنی حاضر قرآن کریم سے ثابت ہوئے
(د) وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا
اور چاہیئے کہ ان دونوں کے عذاب دینے کے وقت حاضر ہو
یَشْهَدُ مضارع ہے جس کے معنی حاضر کے ہیں۔
(ہ) وَاَذِّنْ فِى النَّاسِ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ
مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا لوگوں کو
اذان دیجیئے آپ کے پاس پیدل آئیں گے اور ہر پیاسی اونٹنی
پر گہرے اور چوڑے راستے سے آئیں گے تاکہ منافع کے لئے وہ حاضر ہوں
(پ ۱۷ ع ۲ سورہ الحج)

(س) عَالِمُ الغَیبِ وَالشَّہادَۃِ۔
اللہ غیب اور حاضر کا جاننے والا ہے۔

(پ ۲۹ ع ۲ سورہ جن)

اس آیتہ کریمہ میں شہادت مصدر کے معنی حاضر کے ہیں۔
(ص) وَکُنَّا لِحُکْمِہِمْ شَاہِدِیْنَ۔
اور ہم ان کے حکم کے وقت حاضر تھے۔

(پ ۱۷ ع ۱ سورہ الانبیاء)

(ط) اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِکَۃَ اِنَاثًا وَّھُمْ شَاھِدُوْنَ۔
کیا ہم نے فرشتوں کو مؤنث پیدا کیا اس وقت وہ موجود تھے

پانچواں جواب: وَمَا کُنْتَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ۔
یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور جسمانی کے پہلے کا واقعہ ہے اس لئے یہاں قرب جسمانی مراد ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر فرمایا۔
لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَیَّ
میرے پاس جھگڑا نہ کرو، کیا قیامت میں کوئی شخص رب کریم سے دور ہوگا؟ نہیں!

تو ثابت ہوا کہ قرب ذاتی مراد ہے اللہ تعالیٰ مومنین سے اقرب ہوگا۔ اور کفار اور منافقین کو بحیثیت ذات دور کردے گا۔ ایسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت نوری موجود تھے لیکن بحیثیت ذات جسمانی نہ تھے۔ تو آپ کا بحیثیت نورانی حاضر وناظر ہونا پہلی امتوں میں قرآن کریم میں دوسرے مقام پر ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۱۰) وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝

اور قوم عاد وہ ہلاک کئے گئے تیز ہوا کے ساتھ مسلط کردیا اللہ تعالیٰ نے اکھاڑنے والی ہوا کو ان پر سات راتیں اور آٹھ دن، آپ اس قوم کو کھجور کے کھوکھلے ڈھنڈ کی طرح گرے ہوئے دیکھتے تھے کیا آپ ان سے کوئی باقی دیکھتے ہیں۔

(پ ۲۹ ع ۱ سورہ الحاقہ)

اس آیتہ مبارکہ سے پہلی امتوں میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رویتہ اور موجودگی ثابت ہوئی ہے اور آخری جملے سے صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام کائنات کو دیکھنا ثابت ہوا۔

یہ آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کی دلیل ہے

۶ وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔

اس کے مخاطبین صرف اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہیں رب کریم نے عام فرمایا ہے اس میں سب شامل ہیں۔

واعلموا کا عموم

(۱) وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

(۲) وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ

(۳) وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۔

(۴) وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ ۔

ان آیات میں جن میں قیامت تک کے مومنین کو واعلموا کا خطاب عام ہے۔

(۱۱) وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ ۔

(پ ۱۵ ع ۴ سورہ کہف)

جو لوگ صبح شام خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے عبادت کرتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کو ان کے ساتھ ثابت رکھئے۔ اور اپنی دونوں نگاہیں ان سے نہ ہٹایئے اس آیت کریمہ میں وَاصْبِرْ نَفْسَكَ

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر مومن کے لئے حاضر و ناظر ثابت ہوا

(۱۲) وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ ۔ سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا ثابت ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمانداروں کے ساتھ رہنے کا ارشاد فرمایا اور ہر ایک طرف نگاہ رکھنے کا بھی ارشاد فرمایا اس ایک آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کے دو ثبوت ملے۔

(۱۳) وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ ۔

یا رسول اللہ ان لوگوں کو نہ چھوڑیئے جو صبح شام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں۔

(پ ع سورہ)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو تاکیدیں فرما ہیں۔

(۱) ساتھ رہنے کی تائید۔

(۲) دونوں آنکھوں سے تمام مومنین کی طرف خاص توجہ رکھنا۔

اس آیت کریمہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ چھوڑنے کا ارشاد فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قریب ہیں اور منکرین سے اعراض فرمایا ہوا ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

وَاَعْرِضْ عَمَّنْ تَوَلّٰی عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوَاہُ

جس شخص نے ہمارے ذکر سے منہ پھیرا اور اپنی خواہش کی اتباع کی اس سے حضور آپ اعراض فرمایئے۔ ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں، لیکن ہماری طرف بفرمان الٰہی متوجہ ہیں۔ کیونکہ ہم منکرین سے ذکر و عبادت خداوندی میں بالاتر ہیں اور منکرین کی طرف آپ کی توجہ نہیں کیونکہ وہ اپنی خواہشات کے تابع ہیں، نہ نفل نہ سنتیں نہ درود و سلام۔ ذکر سے غافل ہیں، اللہ تعالیٰ نے حضور کو ان سے اعراض کا ارشاد فرمایا ہے۔

(۱۴) اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّھٰتُھُمْ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُھُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُھَاجِرِیْنَ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ قریب ہیں، مؤمنین کے ساتھ ان کی جانوں سے اور آپ کی ازواج مطہرات مومنوں کی مائیں ہیں اور رشتہ دار بعض ان کے زیادہ قریب ہیں۔ بعض کے ساتھ مؤمنین سے

اور مہاجرین سے۔

(پ ۲۱ ع ۱ سورہ احزاب)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب کا اندازہ جو مؤمنین کے ساتھ ہے۔ بیان فرمایا ہے مؤمنین جمع ہے جمع پر "ال" داخل فرمایا تاکہ فائدہ عموم کا دے۔ جس میں تمام مؤمنین ابتداء سے انتہا تک شامل ہو گئے اور فرمایا کہ مؤمنین کی جانیں اتنی قریب ان کے لئے نہیں ہیں جتنا کہ قرب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مؤمنین سے ہے۔

اَوْلٰی کے معنٰی قریب تر ظاہر کرنے کے واسطے بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ میں لفظ اَوْلٰی کو دوبارہ فرمایا تاکہ پہلے اَوْلٰی کے معنٰی کوئی کج طبع بگاڑ نہ دے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اَوْلٰی بمعنی اقرب میں دوسری جگہ بھی مراد لئے ہیں جیسا کہ:

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ۔

بے شک بہت نزدیک لوگوں کے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی تابعداری کی۔ اس مقام پر بھی اللہ تعالیٰ نے اَوْلٰی بمعنی اَقْرَب (نزدیک تر) لئے ہیں، چنانچہ اس اقربیت کا ذکر جو اَوْلٰی کے لفظ میں ہے مؤمنین کی خصوصیت سے یہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ارشاد فرمایا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَنَا اَوْلٰی بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ

میں زیادہ قریب ہوں ہر مؤمنین کے ساتھ اس کی جان سے جس

نے چھوڑا قرضے کو تو مجھ پر لازم ہے اس کا ادا کرنا۔

(نسائی شریف صـ۲۷۹ ج ۱)

اس حدیث پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضر و ناظر کے مسئلہ کو خوب حل فرما دیا۔ اگر تم مومن ہو تو آپ کا حاضر و ناظر سمجھنا تمہارے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بِکُلِّ مُؤْمِنٍ کی قید لگائی ہے۔

مولوی محمد قاسم دیوبندی جو دیوبندیوں کے بزرگ اور اُن کے اکابر علماء سے ہیں

انہوں نے بھی اَوْلٰی کے معنیٰ اقرب یعنی قریب تر ہی لئے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ کو بعد لحاظ صلہ مِنْ اَنْفُسِہِمْ کے دیکھئے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان کے ساتھ حاصل نہیں کیونکہ اَوْلٰی بمعنی اقرب ہوا۔

(تحذیر الناس صـ۱۰)

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ۔

کے ماتحت ماقبل وعدہ کیا گیا تھا، چنانچہ اس کو اس کے ماتحت سمجھا جائے۔

حضرات: دلائل سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں، یعنی حاضر و ناظر ہیں تو اب

بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر ماننے والے مؤمنین پر کفر شرک کے فتوے منکرین لگائے گئے ۔

فَاٰمِنُوْا وَاتَّقُوا اللہ ۔

ے نبی مومن دی جان دے کول وسدا، رب وچہ قرآن فرماوندا ئے
جہدے کول وسے منے حاضر و ناظر یار سول دا ورد پکا وندا ئے
جہڑا مومن نائیں اوہدے کول نائیں حاضر و ناظر نوں شرک بتاوندا ئے
خادم جھوٹ انھاں سچ بولے انہوں وسے نائیں رولا پاوندا ئے

مفسرین کے نزدیک حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا

عمدۃ المفسرین علامہ عارف باللہ حضرت اسماعیل حقی حنفی اور خاتم المحدثین شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہم اللہ تعالیٰ اس آیت مبارکہ

وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۔

اور یہ رسول تمہارے گواہ (اور تم پہ حاضر و ناظر ہیں) کی تفسیر میں ارقام فرماتے ہیں ۔

ومعنى شهادة الرسول عليهم اطلاعه على رتبة كل متدين بدينه وحقيقته التى هو عليها من دينه وحجابه الذى هو به محجوب عن كمال دينه فهو يعرف ذنوبهم وحقيقة ايمانهم واعمالهم وحسناتهم وسيأتهم واخلاصهم ونفاقهم وغير ذلك بنور الحق ۔ اھ

یعنی و باشد رسول شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلع است بنور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ و حقیقت ایمان

اوچیست وحجابے کہ بداں محجوب ماندہ است کرام است، پس اونے شناسد گناہاں شمارا و درجات ایمان شمارا و اعمال نیک وبد شمارا و اخلاص و نفاق شمارا و لہذا شہادت او در دنیا (و آخرت) بحکم شرح در حق امت مقبول وواجب العمل است

(تفسیر روح البیان صفحہ ۲۳۰ ج ۱ طبع قدیم ۔ تفسیر عزیزی پارہ ۲ صفحہ ۵۱۵ محمدی لاہور)

ترجمہ: وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۔

یعنی تمہارے رسول تم پر گواہ ہیں کیونکہ حضور نور نبوت سے ہر دیندار کے اس رتبہ پر مطلع ہیں کہ جس تک وہ پہنچا ہوا ہے اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے۔ اور اس حجاب سے واقف ہیں کہ جس کی وجہ سے وہ رکا ہوا ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمہارے گناہوں کو اور تمہارے درجات ایمان کو اور تمہارے نیک اور بد اعمال کو اور تمہارے اخلاص و نفاق کو (جو قلبی کیفیات ہیں اور ما فی الصدور کی چیزیں ہیں) جانتے اور پہچانتے ہیں، اسی لئے حضور کی شہادت دنیا اور آخرت میں بحکم شرح امت کے حق میں مقبول اور واجب العمل ہے ۔

(مفسر قرآن امام علامہ ابو سعود حنفی متوفی ۹۸۱-۹۸۲ھ)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا

اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

على من بعثت اليهم تراقب احوالهم وتشاهد اعمالهم وتتحمل منهم الشهادة بما صدر عنهم۔ مِنَ التَّصْدِيقِ وَالتَّكْذِيبِ وَسَائِرِ مَاهُمْ عَلَيْهِ مِنَ الْمهدى

والضلال وتودیھا یوم القیامۃ ادا مقبولا فیما لھم وما علیھم تفسیر ارشاد العقل السلیم الی المزایا الکتاب الکتاب الکریم المشھود تفسیر ابو سعود علی ھامش تفسیر مفاتیح الغیب المشھور۔

ترجمہ: اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) بے شک ہم نے بھیجا آپ کو شاہد (حاضر و ناظر) بنا کر۔ ان سب پر جن کی طرف آپ رسول بنا کر بھیجے گئے۔ آپ ان کے احوال کی نگہبانی فرماتے ہیں۔ اور ان کے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں یعنی ان کے گواہ بنتے ہیں ان تمام چیزوں پر جو ان سے صادر ہوئیں۔ تصدیق سے اور تکذیب سے اور باقی ان تمام چیزوں سے جن پر وہ ہیں ہدایت اور گمراہی سے اور آپ شہادت کو ادا فرمائیں گے قیامت کے دن جو ادا مقبول ہوگی۔ ان تمام باتوں میں جو ان کے فائدے کے لئے ہوں گی اور ان تمام باتوں میں جو ان کے نقصان کے لئے ہوں گی۔ (تفسیر کبیر صہ ۷۹ ج ۶)

● مفسر قرآن امام علامہ قاضی بیضاوی متوفی ۶۹۲ وقیل ۶۹۱ھ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

(شَاهِدًا) عَلٰی من بعثت الیھم بتصدیقھم وَ تَکْذِیبِہِمْ وَنَجَاتِھِمْ وضلالھم"

(تفسیر بیضاوی صہ ۲۵۴ علی ہامش القرآن مطبعۃ المصطفیٰ البابی حلبی

● یہی قاضی صاحب آیت

اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

شَاهِدًا عَلٰی اُمَّتِکَ (تفسیر بیضاوی صہ ۵۱۲)

۶ مفسّر قرآن امام علامہ جلال الدین محلی متوفی ۸۶۴ھ آیت یَا یُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

شَاهِدًا عَلٰی مَنْ اُرْسِلْتَ اِلَیْهِمْ ۔

(تفسیر جلالین صفحہ ۳۵۵ مطبوعہ نور محمد دہلی)

مفسر قرآن امام محی السنہ علاؤالدین خازن رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۷۴۱ھ اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں۔

شَاهِدًا عَلَی الْخَلْقِ كُلِّهِمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

(تفسیر لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف خازن صفحہ ۴۷۲ ج ۳)

دیوبندی مولوی شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں

اور محشر میں بھی امت کی نسبت گواہی دیں گے کہ خدا کے پیغام کو کس نے کس قدر قبول کیا۔

(تفسیر عثمانی صفحہ ۵۵۰)

دیوبندی شیخ التفسیر مولوی محمد ادریس کاندھلوی لکھتے ہیں کہ

اے نبی تحقیق ہم نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے اس شان سے کہ آپ قیامت کے دن گواہ ہوں گے۔ قیامت کے دن آپ گواہی دیں گے کہ یہ گروہ ایمان لایا اور اسی گروہ نے کفر کیا۔

(تفسیر معارف القرآن از کاندھلوی صفحہ ۵۳۰ ج ۵)

مولوی محمد شفیع صاحب دار العلوم دیوبند کے سابق مفتی کراچی والے لکھتے ہیں

اور امت پر شاہد ہونے کا ایک مفہوم عام یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے سب افراد کے اچھے برے اعمال کی شہادت دیں گے۔

(تفسیر معارف القرآن ص ۱۷۶)

وہابی مولوی احمد حسن دہلوی نے لکھا ہے۔

بعض آثار سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سوا اس گواہی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی نیکیوں کی گواہی قیامت تک کی ادا فرمائیں گے۔

(احسن التفاسیر ص ۳۲۲ زیر آیت فکیف اذا جئنا)

غیر مقلد وہابیوں کے پیشوا قاضی شوکانی نے لکھا ہے

(شاھدا) ای علیٰ اُمتہ یشھد لمن صدقہ وآمن بہ وعلیٰ من کذبہ وکفر بہ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے گواہ ہوں گے، جس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اور آپ پر ایمان لایا اس کے حق میں گواہی دیں گے اور جس شخص نے آپ کی تکذیب کی، آپ کا انکار کیا اس کے خلاف گواہی دیں گے۔

(تفسیر فتح القدیر ص ۲۸۸)

حضرات : ان تمام مذکورہ بالا تفاسیر سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز اپنے ہر ہر امتی کے اعمال کی گواہی ارشاد فرمائیں گے۔ اور یہ امر اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ”اعمال امت پر حاضر ناظر ہیں“، اور گواہی تب ہی دی جا سکے گی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امت کے اعمال کو جانتے پہچانتے ہوں یعنی اعمال امت پر حاضر ناظر ہوں۔

مفسرین کرام کی عبارات منقولہ سے یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سب پر حاضر و ناظر ہیں۔ جن کی طرف آپ رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں تو آپ کائنات میں کس کس کی طرف رسول بن کر تشریف لائے۔ پڑھیئے۔

حدیث پاک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً۔

میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

(مسلم شریف صہ ۱۹۹ ج ا مشکوٰۃ شریف صہ ۵۱۲ ج ۲ مطبوعہ نور محمد)

عبارات مذکورہ کو حدیث شریف سے ملائیے اور یوں کہئے۔

شاھدا علیٰ من ما ارسلت الیھم۔ وارسلت الی الخلق کافۃ۔

حضور ان تمام پر شاہد (حاضر و ناظر) ہیں جن کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اور وہ ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں لہذا نتیجہ یہ نکلا کہ حضور ساری مخلوق پر حاضر و ناظر ہیں۔

آیت مبارکہ | اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔
وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ (پ)

عنقریب اللہ اور اس کا رسول تمہارے عمل دیکھ لے گا۔
اس آیت مبارکہ میں فعل ایک ہے اور فاعل دو۔ جیسا دیکھنا اللہ کے لئے ثابت ہوگا ویسا ہی اس کے رسول کے لئے ثابت ہوگا۔ ہاں فرق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دیکھنا ذاتی ہے اور اس کے رسول کا دیکھنا اس کی عطا کے ساتھ ہے۔ بہرحال یہ ثابت ہوگیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُمّت کے اعمال کو مشاہدہ فرمانے والے ہیں۔ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ۔ آپ تمہاری تکلیف گراں گزرتی ہے، اگر آپ کو تکلیف اُمّت کا علم اور مشاہدہ حاصل نہیں تو "عزیز" کا مفہوم کیا ہوگا۔ الغرض نبی شاہد و مبشر صلی اللہ علیہ وسلم ہر اس چیز سے متعلق جانتے ہیں جو عدم سے وجود میں آ چکی ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔
وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۔(پ۴ سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۰۱)

ترجمہ: کہ تم کیسے کفر کر سکتے ہو کہ اللہ کی آیات اور احکام الٰہی کو تم کو پڑھ کر سنائے جاتے ہیں اور تم میں اللہ کا رسول موجود ہے۔

اس آیت کریمہ میں نسل انسانی کے کفر سے بچنے کے دو سبب بیان کئے گئے ہیں ایک اللہ کی آیات اور دوسرے اللہ کا رسول۔ تو قرآن پاک قیامت تک کے لئے ہے اور اس کی آیتوں کی تلاوت

بھی قیامت تک ہوتی رہے گی تو جہاں اور جب بھی یعنی جب بھی اللہ کی آیات تلاوت ہوں گی، وہیں اللہ کے رسول کا تصور بھی پایا جائے گا۔ یعنی جب بھی اور جہاں بھی اللہ کی آیات پڑھی جائیں گی۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں موجود ہوں گے۔

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا

احادیث مبارکہ سے ثبوت

حوض کوثر کا نظارہ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا:

(۱) اَنَا عَلَیْکُمْ شَہِیْدٌ وَاِنَّ مَوْعِدَکُمُ الْحَوْضَ وَاِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلَیْہِ مِنْ مَّقَامِیْ ھٰذَا۔

میں تمہارا گواہ ہوں، ہماری جائے ملاقات حوض کوثر ہے اور میں اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں۔" (بخاری کتاب المغازی)

(جمال مصطفیٰ ص۵۰۰ (از مولوی محمد صادق وہابی سیالکوٹی)

ایک بار آپ نے فرمایا۔

مَا مِنْ شَیْئٍ لَمْ اَکُنْ اُرِیْتُہٗ اِلَّا رَاَیْتُہٗ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا

کوئی شے ایسی نہیں جو مجھے نہ دکھائی گئی ہو، میں اس مقام سے ہر شے کو دیکھ رہا ہوں۔

(بخاری شریف)

حضرات: حوض کوثر جنت میں ہے اور جنت سات آسمانوں کے اوپر واقع ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت بصارت پہ قربان جائیں آپ فرش پر بیٹھ کر حوض کوثر اور ہر شے کو دیکھ رہے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میں اپنی جگہ سے جنت و دوزخ کا ناظر ہوں

(۲) حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سورج گرہن کی نماز اور اس میں دراز قیام اور آپ کی قرأت کی ہیئت آپ کے قومہ و قیام رکوع و سجود دیگر بعد صلوٰۃ آپ کے نورانی خطبے کو بیان فرماتے ہوئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ایک ایسا سوال بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرتے ہیں کہ جس میں سوال کو جواب کے الفاظ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر بعطائے الٰہی متصرف فی الامور ہونے کے عقائد حقہ پر مفصل روشنی پڑتی ہے۔ پڑھیئے۔

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَءَیْنَاکَ تَنَاوَلْتَ شَیْئًا فِیْ مَقَامِکَ ھٰذَا ثُمَّ رَءَیْنَاکَ تَکَعْکَعْتَ فَقَالَ اِنِّیْ رَءَیْتُ الْجَنَّۃَ فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُہٗ لَاَکَلْتُمْ مِنْہُ مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا وَرَءَیْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَکَالْیَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ اَفْظَعَ وَرَءَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَاءَ قَالُوْا بِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ وسلم قَالَ بِکُفْرِھِنَّ قَالَ یَکْفُرْنَ بِاللّٰہِ قَالَ یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ وَیَکْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰی اِحْدٰھُنَّ الدَّھْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْکَ شَیْئًا قَالَتْ

مَا رَئَيتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

(مشکوٰۃ شریف ص۱۳۱ باب صلوٰۃ الخسوف)

لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ میں کچھ لیا اور پھر دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹے ارشاد فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا تو اس سے خوشہ لینا چاہا اگر میں میں وہ خوشہ لے لیتا تو تم رہتی دنیا تک کھاتے رہتے۔ اور میں نے آگ کو دیکھا تو آج جیسا گھبراہٹ والا منظر کبھی نہ دیکھا، میں نے دوزخ میں عورتوں کو زیادہ دیکھا۔

لوگوں نے عرض کیا حضور اس کی وجہ؟ فرمایا ان کے کفر کی وجہ سے سوال کیا کہ حضور کیا رب کریم کی کافرہ ہیں۔ فرمایا کہ خاوند کی ناشکری اور احسان فراموش ہیں اگر تم ان سے سارے زمانے کی بھلائی کرو پھر تمہاری کوئی ذراسی بات دیکھیں تو کہیں کہ میں نے تو تجھ سے کبھی بھی بھلائی نہ دیکھی دیکھئے کہ کئی سو سال بعد ہونے والے واقعات پر اپنے ناظر اور ایک ہی وقت میں مدینہ منورہ سے جنت میں بھی اپنا تصرف خود بیان فرمایا اور مزید یہ کہ عورتوں کے وہ افعال تو ایک طرف جو کہ وہ ابھی کریں گی۔ آپ نے ان کے قبل از تولد ان کی گفتگو کے الفاظ ان کے وطیرے وسلیقے اور بوجہ ایسے وطیروں وسلیقوں کے جہنم میں ان کے مقامات تک بیان فرمادیئے۔

منکرین حاضر وناظر کا حیلہ

(۳) عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ

وسلم ذَكَرَ قَوْمًا يَكُوْنُوْنَ مِنْ اُمَّتِهٖ يَخْرُجُوْنَ فِي فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ سِيْمَاهُمْ تَحَالُق۔

(مسلم شریف جلد اول صہ۳۴۲)

حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ آخر میں ایک فرقہ نکلے گا۔ جس کی نشانی تمام سر صاف کرنا بالوں سے ہوگی۔

حضرات: دیکھنے میں آیا ہے کہ منکرین حاضر و ناظر کے سرا ستروں سے بالکل اسی طرح بالوں سے صاف ہوتے ہیں جیسے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سو سال پہلے اپنے معجزہ حاضر و ناظر اور اپنے علم غیب شریف عطائی کلی سے بیان فرمایا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ناظر سے آج کے منکرین حاضر و ناظر کے حلیے بھی پوشیدہ نہ رہے، شاید یہ اس لئے حاضر و ناظر اور شہادت مصطفوی کے منکر ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سو سال پہلے ان کا حلیہ شکل کو بیان فرمادیا۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میں ہر چیز کو اپنے مقام سے دیکھ رہا ہوں

(۴) عن فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت الخ

فَحَمِدَ اللّٰهَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْئٍ لَمْ اَكُنْ اُرِيْتُهٗ فِي مَقَامِيْ هٰذَا حَتّٰى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ۔

(بخاری شریف جلد اوّل صہ۱۸)

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ فرمایا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں ہر چیز کو یہاں سے دیکھ رہا ہوں، حتیٰ کہ جنت و دوزخ بھی مجھے نظر آرہے ہیں۔

حضرات: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد اپنا ہر چیز پر ناظر حتیٰ کہ جنت و دوزخ پر بھی اپنا ناظر ہونا بیان فرما کر اہلسنت و جماعت کے عقیدہ حاضر و ناظر بعطائے رب قادر پر مہر تصدیق ثبت فرمادی۔

حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کو جنت میں دیکھنا

(۵۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رَأَیْتُ جَعْفَرَ یَطِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ مَعَ الْمَلٰئِکَۃِ۔

(ترمذی ص ۲۱۸/۲)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جعفر کو میں نے دیکھا کہ فرشتوں کے ساتھ بہشت میں اڑتا پھر رہا ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ٹیلے پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا۔

ھَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰی قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنِّیْ لَاَرَی الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ

بُیُوْتِکُمْ کَوَقْعِ الْمَطَرِ۔

کیا تم دیکھ رہے ہو جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں،، لوگ بولے "نہیں" فرمایا: میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں پر بارش کی طرح برس رہے ہیں،،

(بخاری شریف، جامع الصغیر)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مومن کی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں

(۷) عَن ابی ھریرۃ عَنِ النَّبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِینَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہوں۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۲۶۳)

(۸) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو رخصت کرنے کے لئے پیدل میرے ساتھ چل رہے تھے اور وصیت کر رہے تھے اور فرمایا کہ اے معاذ رضی اللہ عنہ، شاید اس کے بعد تو مجھ سے نہ مل سکے اور فرمایا۔

لَعَلَّکَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِیْ ھٰذَا وَقَبْرِیْ۔

کہ شاید تو پھر میری اس مسجد سے ہی گزرے اور میرے روضے پر ہی آئے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں رونے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف رخ انور موڑا اور فرمایا۔

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیَ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ کَانُوْا وَحَیْثُ کَانُوْا۔

کہ ہر پرہیزگار اور متقی انسان ہر وقت میرے قریب ہے یا میں ان کے ہر وقت قریب تر ہوں۔ وہ جہاں بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف صہ ۴۴۶)

(۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَہ اَنَّ النَّبِیَّ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلٰی بِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مومن ایسا نہیں ہے کہ میں جس کے قریب نہ ہوں اس دنیا میں بھی اور قیامت میں بھی۔

(بخاری شریف جلد اول صہ ۳۲۳)

(۱۰) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کو مرنے کے بعد جب قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو دو فرشتے منکر اور نکیر قبر میں آتے ہیں اور میت کو اٹھا کر سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے

مسلمان جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام ہے اور پھر فرشتے مجھے میت کے سامنے کھڑا کر کے سوال کرتے ہیں۔

مَا کُنْتُ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَیَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّہٗ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ۔

(بخاری شریف جلد اول صہ ۱۸۳ مشکوٰۃ شریف صہ ۲۴، ۲۵)

کہ یہ نورانی صورت والا آدمی جو تیرے سامنے کھڑا ہے اور جس کا نام نامی اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس کے متعلق تو کیا جانتا

ہے؟ اور کیا اسے پہچانتا ہے۔

پس مومن جواب دے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے مقبول اور پیارے بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں۔ بس پھر آسمانوں سے ندا آتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا اور یہ اپنے امتحان میں کامیاب ہو گیا ہے اس لئے اب اس کے لئے جنت کا فرش بچھا دو۔ اور اس کو جنت کا لباس پہنا دو۔ اور اس کے لئے ابھی سے جنت کا دروازہ کھول دو۔ تاکہ اب یہ قیامت تک اسی کیف و مستی اور مسرت و راحت کے ساتھ یہاں رہے۔

غور کرو کہ ایک مسلمان پر خدا کی طرف سے یہ انعام و اکرام کی بارش اور دامن رحمت و بخشش کا سایہ اس لئے کیا جا رہا ہے کہ اس نے اپنے نبی علیہ السلام کو مرنے کے بعد بھی حاضر و موجود جان کر پہچان لیا ہے اور پہچانتا بھی کیوں نہ۔ کیونکہ گھر آ کر طالب علم وہی سبق یاد کرتا ہے جو وہ سکول میں پڑھ کر آتا ہے اسی طرح اس دنیا میں جس کا یہ عقیدہ اور ایمان ہو گا۔ کہ کملی والے آقا ہر وقت ہر جگہ حاضر و موجود ہیں۔ تو اس کا قبر میں جا کر بھی یہی عقیدہ اور ایمان رہے گا اور یہی عقیدہ اس کے امتحان کی کامیابی کا سبب اور اس کی نجات کا ذریعہ بنے گا۔

ورنہ حدیث شریف میں آگے آتا ہے۔

وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهٗ، مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِىْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِىْ ـ

کہ جب کافر سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سوال ہو گا تو

وہ کافر کہے گا کہ میں نہیں جانتا اور نہ جاننے اور نہ پہچاننے کا سبب یہی ہو گا کہ اس نے دنیا میں یہ کبھی تسلیم نہیں کیا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ ہر وقت حاضر و موجود ہیں۔ اور پھر اس کی قبر اتنی تنگ کر دی جائے گی کہ اس کی ہڈیاں تک پس جائیں گی اور اس کے لئے اسی وقت جہنم کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔ تاکہ قیامت تک اب یہ اس دردناک عذاب میں مبتلا رہے تو قبر کے اس ہولناک عذاب سے بچنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا میں ہر وقت ہر جگہ حاضر و ناظر تسلیم کیا جاوے تاکہ یہی سبق یہی عقیدہ اور یہی ایمان قبروں میں بھی کام آئے مگر منکر پھر بھی نہیں مانتا۔ حالانکہ اسے یہ علم ہے کہ قبر میں مجھ سے بھی یہی سوال ہو گا اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے جلوہ فرما ہوں گے اور مجھ سے بھی پوچھا جائے گا کہ اس نورانی صورت والے کو جانتا اور پہچانتا ہے اور اسی کی زبان سے وہاں بھی لَا اَدْرِیْ کہ میں نہیں جانتا نکل گیا۔ اور نکل گیا۔ اور نکل جانا ہے کیونکہ اس کا سبق ہی یہی ہے۔ تو پھر اس کا بھی وہی حشر ہو گا جو دوسرے عیسائیوں یہودیوں اور کافروں کا ہو گا۔

حضرات گرامی! کوئی شخص مغرب میں، مشرق میں، جنوب میں شمال میں، کائنات کے کسی حصہ میں فوت ہو جائے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر قبر میں بلا تکلف تشریف فرما ہوتے ہیں گنبد خضرا میں بھی تشریف رکھتے ہیں وہاں سے بھی غائب نہیں کیونکہ ہر وقت صلوٰۃ و سلام آپ کو پہنچتا ہے۔ جنت میں بھی حاضر

مقام محمود میں حاضر، یہ معجزہ ہے ، ہمارے آقا و مولا امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا جس کی ہیئت قضائیہ سے بیان کنندہ ناواقف ہے ایمان ضرور ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ قریب ہیں ہر مومن کے ساتھ اس کی جان سے

(۱۱) حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَنَا اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَفْسِہٖ تَرَکَ دَیْناً فَعَلَیَّ۔

میں زیادہ قریب ہوں ہر مومن کے ساتھ اس کی جان سے جس نے چھوڑا قرضے کو تو مجھ پر لازم ہے اس کا ادا کرنا۔ اس حدیث پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضر و ناظر کے مسئلہ کو خوب حل فرما دیا۔ اگر تم مومن ہو تو آپ کا حاضر و ناظر سمجھنا تمہارے لئے ضروری ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بکل مؤمن کی قید لگائی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں سے بہ نسبت انکی جانوں کے زیادہ نزدیک اور دوست ہیں

(۱۲) شیخ عبد الحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ارقام فرماتے ہیں۔

روئے مبارک سوئے یاراں کرد و فرمود السلتم با لمؤمنین من انفسھم نمے دانید شما کہ نزدیک تر و دوست تر م بمومناں از ذات ہائے ایشاں چناں کہ در قرآن مجید ہم صفا کود است کہ النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم - - - قالوا بلٰی گفتند صحابہ آرے تو نزدیک ترین و دوست ترین بمومناں ہستی از نفسوس ایشاں۔ (مدارج النبوۃ جلد ۲ صد ۴۰۱)

یعنی جب حضور منزل غدیر خم پر پہنچے صحابہ کی طرف رخ انور کیا۔ اور فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ بے شک میں مومنوں سے بہ نسبت ان کی جانوں کے نزدیک اور زیادہ دوست ہوں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں بھی مذکور ہے کہ" نبی مومنوں سے بہ نسبت ان کی جانوں کے زیادہ نزدیک اور زیادہ دوست ہیں۔

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان سے یہ معلوم ہوا کہ حضور کا مسلمانوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کے نزدیک ہونا،

(۱) فیصلہ قرآن ہے۔

(۲) اور فرمان محبوب رحمٰن ہے۔

(۳) اور صحابہ کرام کا اقرار و اذعان ہے۔

نیز شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

النبیؐ اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم ۔ ۔ ۔

پیغمبر نزدیک تر است بمومناں از ذات ہائے ایشاں۔

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں سے بہ نسبت ان کی ذات کے بھی زیادہ نزدیک ہیں

(مدارج النبوت جلد اول صہ ۸۱)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے گھر کا سارا سامان لے کر بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

میں حاضر ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا۔
مَا اَبْقَیْتَ لِاَھْلِکَ۔ تو اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ کر آیا ہے" پیکرِ صداقت و وفا نے اس سوال پر یوں عرض کیا۔
اَبْقَیْتُ لَھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ" میں ان کے لئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ آیا ہوں"۔
(مشکوٰۃ شریف ص۵۵۶، کنز العمال ص۹۱/۱۲، الدارمی، د، ت وقال حسن صحیح)
معلوم ہوا! حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا بھی ایمان تھا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح مسجد شریف میں جلوہ گر ہیں اسی طرح (روحانی طور) ہمارے گھر میں بھی موجود ہیں۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادموں سے منسوب شدہ خادمہ (حور العین) کے حاضر و ناظر ہونے پر صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت۔
وَعَنْ مَعَاذٍ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا تُوْذِیْ امْرَأَۃٌ زَوْجَھَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُہٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ لَا تُوْذِیْہِ قَاتَلَکِ اللّٰہُ فَاِنَّمَا ھُوَ عِنْدَکِ دَخِیْلٌ یُوْشِکُ اَنْ یُّفَارِقَکِ اِلَیْنَا۔ (مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء ص۲۸۱)
روایت ہے حضرت سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ نہیں ستاتی کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں مگر اس کی حور عین (جنت میں ہونے والی بیوی) کہتی ہے کہ تجھے اللہ قتل کرے اسے نہ ستا اس لئے کہ یہ تیرے پاس مہمان ہے بہت قریب ہے کہ تجھے چھوڑ کر ہماری طرف آئے گا۔
یہ مومن اپنے گھر میں جلوہ افروز ہے اور اس کی بیوی جو گھر پر موجود

اس سے لڑ رہی ہے۔ وہ جنت کی حور جنت سے اس کی ناظر ہے۔

جب اس غلام رسول کی ہونے والی بیوی کے ناظر ہونے کا یہ عالم ہے تو اس غلام رسول کے آقا و مولا یعنی رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا کیا حال ہوگا۔ جن کے حاضر و ناظر ہونے قرآن مجید نے شاہدًا اور دیگر وَاَنْتَ فِیْهِمْ اور کہیں اِنَّ فِیْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ فرما کر اللہ تعالیٰ کے اس عطا فرمودہ معجزہ کے معجز نما تذکرہ کا ایمان افروز بیان فرمایا نہیں بلکہ بار بار فرمایا ہو۔

حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ حدیث ہذا کے فوائد تحریر فرماتے ہوئے فرمایا کہ آج لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر ماننا شرک کہتے ہیں۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ حور حاضر و ناظر ہے۔

(مراۃ شرح مشکوٰۃ ص ۹۸ جلد پنجم)

دیگر یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہاں فرش زمیں پر رہتے ہوئے جنت، جنت کی حوروں، ان کے کلام سن رہے ہیں اور مشاہدہ فرما رہے ہیں بلکہ یہاں سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ حور فقط اپنے ہونے والے خاوند کی ناظر ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہونے والے خاوند کے پاس بھی حاضر و ناظر ہیں اور بالکل اسی وقت، اسی طرح جنت کی اس کلام فرمانے والی حور کے پاس بھی حاضر و ناظر ہیں۔ اگر تخت بلقیس لانے والے آصف بن برخیہ ایک ہی وقت میں جائے تخت بلقیس اور مسکن سلیمان علیہ السلام یعنی دونوں جگہ حاضر و ناظر ہو سکتے ہیں اور ہر دو جگہ تصرف فرما سکتے ہیں۔ ادھر گفتگو بھی فرما

رہے ہیں اور اُدھر تخت بھی لا رہے ہیں۔

(سورہ نمل پ۱۹)

یہاں بھی جلوہ گری ہے اور وہاں بھی موجود ہیں۔ تو جب سلیمان علیہ السلام کے ایک وزیر میں یہ طاقت اور ان کو بیک وقت ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کا شرف حاصل ہے تو اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تو سلیمان علیہ السلام کے آقا و مولا ہیں، پھر ان کو ان کے رب کریم نے یہ شان حاضر و ناظر کیوں نہ عطا فرمائی ہوگی، خصوصاً جب کہ ان کو سید المرسلین محبوب رب العالمین ہونے کا شرف بھی حاصل ہو۔

حضرات گرامی: قرآن و احادیث کے دلائل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جسم بشری کے ساتھ گنبد خضرا میں جلوہ گر ہیں، لیکن قرآن پاک کے ذریعہ بھی، عرض اعمال سے، اور نور نبوّت سے بھی ہر امّتی کے ہر ہر عمل کا مشاہدہ فرما رہے ہیں۔ روحانیت اور نورانیت کے لحاظ سے حاضر و ناظر ہیں

ملک الموت کی قوت

حضرات: دنیا میں اربوں انسان بستے ہیں۔ اور ایک ہی وقت میں متعدد انسان لقمہ اجل بھی بنتے ہیں، کوئی مصر میں، کوئی ترکی میں کوئی سعودی عرب میں، کوئی پاکستان سمیت مختلف ممالک میں، ان سب کی روح قبض کرنے والا فرشتہ ایک ہی ہے جس کا نام عزرائیل علیہ السلام ہے۔ اسی وجہ سے انہیں "ملک الموت" کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِىْ وُكِّلَ بِكُمْ۔

(پ ۲۱ السجدہ ۱۱)

ترجمہ: تو کہہ قبض کر لیتا ہے تم کو موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے، پھر اپنے رب کی طرف پھیرے جاؤ گے

حضرات: عزرائیل علیہ السلام اکیلے ہی متعدد مقامات پر بیک وقت جلوہ گر ہوتے ہیں اور روح ہر نفس کی قبض فرماتے ہیں

تفسیر خازن میں ہے اگر تو سوال کرے کہ ایک آیت میں یہ ہے۔ "اللہ تعالیٰ جانوں کو ان کی موت کے وقت قبض فرماتا ہے،، ایک اور آیت میں فرمایا۔ فرما دیجئے "تم کو ملک الموت وفات دیتا ہے جو تم پر مقرر ہے۔

اور یہاں فرمایا۔ ہمارے بھیجے ہوئے وفات دیتے ہیں،،

تو ان تینوں آیات میں مطابقت کس طرح ہو گی؟ تو میں جواب دوں گا۔ کہ ان آیات میں تطبیق اس طرح ہے کہ حقیقت میں وفات دینے والا اللہ ہے، پس جب کسی بندے کی موت آتی ہے تو اللہ تعالیٰ ملک الموت کو اس کی روح قبض کرنے کا حکم دیتا ہے ملک الموت اپنے مددگار فرشتوں کو اس بندے کی روح نکالنے کا حکم دیتا ہے پھر جب روح بندے کے حلقوم تک پہنچ جاتی ہے تو ملک الموت بذات خود اس بندے کی روح قبض فرماتا ہے۔

امام مجاہد (مشہور تابعی) نے فرمایا کہ پوری روئے زمین ملک الموت کے لئے طشت کی مثل کر دی گئی ہے۔ جہاں سے چاہتا ہے

پکڑ لیتا ہے۔ اس کے کئی مددگار بھی ہیں۔ جو روح کو قبض کرتے ہیں، پھر ملک الموت ان سے روح لے لیتا ہے۔

امام مجاہد نے یہ بھی فرمایا کہ ملک الموت، ہر روز دو مرتبہ ہر گھر والے کے پاس آتا ہے۔

(تفسیر خازن ص۲۴۲ ج ۲)

معلوم ہوا کہ اگرچہ ملک الموت کے ماتحت متعدد فرشتے ہیں جو روح قبض کرتے ہیں لیکن پھر بھی ملک مرنے والے کے پاس ہی ہوتا ہے اور روح جب حلقوم تک پہنچ جاتی ہے تو ملک الموت خود قبض فرماتا ہے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی مضمون مندرجہ ذیل تفاسیر میں بھی ملاحظہ ہو۔

(ابن جریر ص۹/۱۳۷، ابن کثیر ص۱۳۸/۲، قرطبی ص۷/۷)

منکر و نکیر کا ہر قبر میں حاضر و ناظر ہونا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے منہ موڑتے ہیں، تو وہ ان کے جوتوں کی کھڑکھڑاہٹ کو سنتا ہے، آپ نے فرمایا۔ اس کے پاس دو فرشتے منکر و نکیر آتے ہیں تو اس کو بٹھلاتے ہیں پھر اس کو کہتے ہیں مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم کہ تو کیا کہتا ہے۔ اس شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں) آپ نے

فرمایا کہ جو مومن ہوتا ہے پس وہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ بیشک اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(مسلم شریف صـ۳۸۶ ج ۲، نسائی شریف صـ۲۸۸ ج ۱ بخاری شریف صـ۱۷۸ ج ۱ ترمذی شریف صـ۱۲۷ ج ۱ مشکوٰۃ شریف صـ۲۴)

تو روئے زمین میں ہر روز کروڑوں مرتے ہیں اور ہر ملک میں اور ہر ایک مردہ کو منکر و نکیر ایک ہی وقت میں کروڑ ہا مقامات پر اٹھا کر بٹھاتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کروڑ ہا جگہ ایک ہی وقت میں تمام قبور میں تشریف لاتے ہیں اور اس وقت کروڑ ہا جگہ اپنے زائرین کو مختلف مقامات پر زیارت سے مشرف فرما رہے ہیں تو یہ ایک ہی وجود اطہر اللہ تعالیٰ کے حکم سے بلا تجزیہ بنفس د بلا تعدد ذات ایک ہی وقت میں کروڑ ہا جگہ حاضر و ناظر ہونا ثابت ہو گیا اور جیسے کہ قبور میں اہل قبور کے واسطے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا اور آپ کی پہچان پر فلاح کا دارو مدار ہے اس طرح فوق الارض میں بھی ہر اہل ایمان کے واسطے آپ کو حاضر و ناظر سمجھنا کسوٹی ایمان ہے۔

حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گنبد خضرا میں جلوہ گر ہیں۔ لیکن جہاں چاہیں جتنے مقامات پر چاہیں تشریف فرما ہو سکتے ہیں۔ مخالفین مذاق اڑاتے ہیں کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک ہی ذات ایک وقت میں متعدد مقامات پر موجود ہو؟

حضرات متعدد مقامات پر موجود ہونے کی قوت تو شیطان اور ملک الموت اور دیگر فرشتوں کو بھی حاصل ہے، جب دوسری مخلوق جن میں مقربین بھی شامل ہیں اور مردود بارگاہ ایزدی کو بھی

یہ قوت حاصل ہے تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ قوت تسلیم کر لینا کس طرح گناہ یا شرک ہو سکتا ہے۔

شیطان لعین کا آنِ واحد میں متعدد مقامات پر موجود ہونا

جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس لعین کو حضرت آدم علیہ السلام کی تعظیم نہ کرنے پر مردود قرار دے دیا تو اس وقت اس لعین نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عرض کی۔

اَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ۝ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَھُمْ صِرَاطَکَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ ثُمَّ لَاٰتِیَنَّھُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ وَمِنْ خَلْفِھِمْ وَعَنْ اَیْمَانِھِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِھِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَکْثَرَھُمْ شٰکِرِیْنَ ۝

(پ ۸ الاعراف ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷)

ترجمہ: بولا کہ مجھے مہلت دے اس دن تک کہ لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں۔ فرمایا تجھ کو مہلت دی گئی۔ بولا تو جیسا تو نے مجھے گمراہ کیا ہے میں بھی ضرور بیٹھوں گا ان کی تاک میں تیری سیدھی راہ پر، پھر ان پر آؤں گا ان کے آگے سے اور پیچھے سے اور دائیں سے اور بائیں سے اور نہ پائے گا تو اکثر کو ان میں شکر گزار۔

(ترجمہ محمود الحسن صاحب دیوبندی صد ۱۹۶)

مندرجہ بالا آیات کریمہ سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ اکیلے ابلیس میں اللہ کی بے شمار انسانی مخلوق میں سے ہر ایک کی راہ میں بیٹھنے اور ان پر

چاروں طرف سے حملہ آور ہونے کی قوت موجود ہے اگر ابلیس ملعون میں آن واحد میں متعدد مقامات پر موجود ہونے کی قوت ماننا شرک نہیں ہے تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اگر متعدد مقامات پر جلوہ گر تسلیم کر لیا جائے تو شرک ہرگز نہ ہوگا۔

سوال: شیطان کا دعویٰ کہ "میں ہر آدمی کی راہ میں بیٹھوں گا۔ اور ہر آدمی پر چاروں طرف سے حملہ آور ہوں گا۔" ہو سکتا ہے کہ جھوٹ پر مبنی ہو کیونکہ شیطان تو ہے ہی کذّاب۔

جواب: شیطان کے کذاب ہونے میں تو قطعاً شک نہیں لیکن۔ الکذوبُ قد یصدق، جھوٹا بھی کبھی سچ بول دیتا ہے۔۔ یہ بھی حق ہے۔

ابلیس لعین نے یہ دعویٰ اللہ تعالیٰ کے سامنے کیا تھا۔ اگر اس میں متعدد مقامات پر موجود ہونے کی قوت نہ ہوتی تو جواب میں اللہ تعالیٰ فرما دیتا۔

اے ظالم تیرے اندر تو یہ قوت پیدا ہی نہیں کی گئی۔ تو میرے بندوں کو کیسے گمراہ کرے گا؟ لیکن اللہ تعالیٰ نے جواب میں یہ ارشاد فرمایا

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَّدْحُورًا ط لَمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ ٥ (پ ۸ الاعراف ۱۸)

ترجمہ: کہا نکل یہاں سے برے حال سے مردود ہو کر، جو کوئی ان میں سے تیری راہ پر چلے گا تو میں ضرور بھر دوں گا دوزخ کو تم سب سے۔

مطلب یہ کہ تیرے اندر یہ قوت تو ہے لیکن تو بھی سن لے کہ میرا جو بھی بندہ تیرے ان حملوں کی وجہ سے میری اطاعت کو چھوڑ کر

تیری اطاعت اختیار کرے گا اسے بھی اور تجھے بھی سب کو جہنم بھیجوں گا۔

نبی کریم الرؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک۔

اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَی الدَّمِ۔

(بخاری شریف ص ۲۷۳/۱)

ترجمہ: بے شک شیطان ابن آدم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔
بھی اس بات کی دلیل ہے کہ شیطان کو ہر انسان کے ساتھ رہنے کی قوت حاصل ہے۔ بد عقیدہ لوگ شیطان کو تو قریب مانتے ہیں، مگر جس پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ آپ کے حاضر و ناظر ہونے کا انکار کرتے ہیں، اور تعظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں شرک نظر آتی ہے ؎

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے
تم پہ میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیوں کلمہ پڑھانے کا بھی احسان کیا

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم جان کائنات اور روح کائنات ہیں

مولوی محمد قاسم نانوتوی دیوبندی بانی مدرسہ دیوبند کا اقرار ؎

بحق آنکہ او جان جہاں است
فدائے روضہ اش ہفت آسماں است

ترجمہ قاضی زاہد نے کیا ہے۔

اس ذات کی طفیل جو تمام کائنات کی روح ہے اور جس کے روضہ پر نثار سات آسمان ہیں۔

(رحمت کائنات صفحہ ۳۴)

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روح کائنات اور جانِ کائنات مان لیا، جان قریب ہوتی ہے یہی حاضر ہونا ہے۔ کتاب کا نام رکھا رحمت کائنات، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کے لئے رحمت ہیں، جو بھی کائنات میں ہے آپ اس کے لئے رحمت ہیں یہی حاضر و ناظر ہونا ہے۔

رحمتِ کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف رب کائنات کے ارشاد میں

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ (الانبیاء ۱۰۷)

اور ہم نے آپ کو سب جہانوں کے لئے رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے۔

رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً وَّخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ ٥

ترجمہ: اور مجھے سب مخلوق کی طرف بھیجا گیا اور میرے آنے سے سب نبی ختم کر دیئے گئے۔

اِنَّمَا اَنَا رَحْمَۃٌ مُّھْدَاۃٌ۔

ترجمہ: میں اللہ تعالےٰ کی وہ رحمت ہوں جو اس نے مخلوق کو عطا کی ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

امام الانبیاء سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کاملہ، خاتمہ کا یوں تعارف فرمایا،

اِنَّہٗ لَیْسَ شَیْئٌ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا یَعْلَمُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَّا عَاصِیُ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔

(دارمی کنز العمال صد ۱۰۴ ج ۶)

ترجمہ: زمین اور آسمان کی ہر چیز جانتی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں مگر نافرمان جن اور انسان (نہیں جانتے)

(رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم صد ۲۰)

حضرات: رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ زمین و آسمان کی ہر چیز جانتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ جب ہر چیز جانتی ہے تو حضور بھی تو ہر چیز کو جانتے ہیں۔

دیوبندی بولتے ہیں، مگر سمجھتے نہیں

یہ لوگ اپنی تقریروں میں کہتے ہیں اور تحریروں میں لکھتے ہیں کہ حضور انور نے، حضور پرنور نے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے، حضور نبی کریم نے، حضور اقدس نے فرمایا۔

مثلاً رحمت کائنات کے صد ۱۶ پر لکھا ہے کہ ابھی زمانہ میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا جس میں حضور انور رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مضمون کو شرف قبولیت سے نوازا۔ اس کی برکت سے کتاب کی مانگ روز افزوں ہوتی گئی۔

اب ان سے پوچھیے کہ جو نبی ہم سے دور ہے وہ آپ کی تحریر میں حضور کیسے ہو گیا دور ہیں تو حضور نہیں، حضور ہیں تو دور نہیں

معلوم ہوا دیوبندی بولتے ہیں مگر سمجھتے نہیں۔

یارسول اللہ کی بحث

بھروسہ اس کو کہتے ہیں گنہگاروں نے محشر میں
خدا کے سامنے تم کو پکارا یارسول اللہ

خوش عقیدہ مسلمان جب یارسول اللہ کہتا ہے تو دیوبندی عوام وخواص سنیوں پر ایک الزام یہ بھی لگاتے ہیں کہ اس پارٹی نے "اللہ" کہنا چھوڑ دیا بس رسول ہی رسول کہتے ہیں۔ یارسول اللہ کہنے پر ان کے سوال کا یہ ایک رخ ہے۔

عقل پر پتھر پڑنا، اسی کو کہتے ہیں اجی جناب جو صرف "یااللہ" کہتا ہے اس نے تو رسول کا نام چھوڑ دیا مگر جو "یارسول اللہ" کہتا ہے وہ اللہ اور رسول دونوں ہی کا نام لیتا ہے اپنا تو حال یہ ہے کہ سے دل کو تھاما ان کا دامن تھام کے۔

ہاتھ اپنے دونوں نکلے کام کے

اس واضح اور کھلی حقیقت کے بعد بھی کیا ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ
دیوبندی بولتے ہیں مگر سمجھتے نہیں

درود شریف پڑھوانے کی بحث

جو شے تیری نگاہ سے گزرے درود پڑھ
ہر جزو کل ہے مظہر انوار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

پالن دیوبندی انڈیا کے رہنے والا وہ سینوں کو بدعتی کہتا ہے اور

ہم اسے دیو بندی امام باڑے کا نمائشی تعزیہ سمجھتے ہیں، اٹاوہ انڈیا
میں تقریر کرتے ہوئے جناب نے کہا کہ سنّی علماء جب بھول جاتے
ہیں تو اپنے عوام سے درود پڑھواتے ہیں۔

جناب بولے ہیں سمجھے نہیں

حضرات: خود فیصلہ فرمائیں گویا اس جملے کا پس منظر یہ ہے کہ
بھولی ہوئی چیز کو یاد کرنے کا بہترین نسخہ یہ ہے کہ درود شریف پڑھا
جائے۔ اسی بنیاد پر میں کہتا ہوں کہ دیو بندی بولتے ہیں مگر سمجھتے
نہیں۔ علاوہ ازیں سنی علماء اپنے عوام کو درود شریف پڑھنے کا حکم
دیتے ہیں تو یہ من مانی نہیں ہے بلکہ یہی سنّت الٰہیہ ہے خدا نے بھی
اہل ایمان کو صلوٰۃ و سلام بھیجنے کا حکم دیا ہے (مگر اہل ایمان ہی کو)
اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچئے کہ یہ فعل لائق تحسین ہے یا قابل
تمسخر و استہزا! مگر افسوس تو یہ ہے کہ اس وقت کا مخاطب صرف
جاہل نہیں بلکہ سند یافتہ جاہل ہے ورنہ درود شریف سے متعلق تو
خوش عقیدہ مسلمانوں کا یہ دستور ہے۔

میں سو جاؤں یا مصطفٰے کہتے کہتے
کھلے آنکھ صلِّ علیٰ کہتے کہتے

دور اور حضور کی بحث

آیئے ان کی بوکھلاہٹ اور جھنجھلاہٹ کی ایک اور مثال
ملاحظہ فرمایئے۔

خوش عقیدہ مسلمان جب محفل میلاد شریف میں

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

یَا نَبِی سَلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْل سَلَامُ عَلَیْکَ

پڑھتا ہے تو گلے کی رگیں پھلا کر ہر دیوبندی یہی کہتا ہے کہاں لاہور، بصیر پور، شرقپور اور پاکستان اور کہاں مدینہ! مدینہ تو بہت دور ہے، کہیں دور والے کو یا کے ذریعہ مخاطب کیا جاتا ہے۔ لیکن یہی حضرات اپنی تقریروں میں کہتے ہیں حضور نے فرمایا جس سے مراد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔

اب ان سے دریافت کیجئے کہ جو نبی ہمارے سلام میں دور ہے وہ آپ کی تقریر میں حضور کیسے ہو گیا۔ دور ہیں تو حضور نہیں حضور ہیں تو دور نہیں۔

کیا اس کے بعد بھی شبہ باقی رہ جاتا ہے کہ دیوبندی بولتے ہیں مگر سمجھتے نہیں! وہ کسی اور کا نبی ہو گا۔ جو دور ہو گا ہمارا نبی تو ہماری جان سے زیادہ قریب ہے اپنا تو حال یہ ہے۔

تم مخاطب بھی قریب بھی ہو
تم کو دیکھیں کہ تم سے بات کریں

ے نبی مومن دی جان دے کول وسدا
رب وچہ قرآن فرماندا اے
جنہدے کول وسے منّے حاضر وناظر
یارسول دا ورد پکاوندا اے
جہڑا مومن نائیں اوہدے کول نائیں
حاضر وناظر نوں شرک بتاوندا اے

خادم جھوٹ نا ئیں اُنھا پچ بولے
اونہوں دسے نا ئیں رولا پاوندا ے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ناظر ہونا

امام بیہقی نے حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت فرماتے ہیں کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے اندھیرے میں اسی طرح دیکھتے تھے جیسے دن کی روشنی میں۔ شہدائے احد کی نماز جنازہ کے بعد منبر پر تشریف فرما کر ارشاد فرمایا کہ میں اس مقام سے لوحِ محفوظ دیکھ رہا ہوں۔

(از بیہقی شریف صـــ)

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری کائنات میں جو کچھ ہو رہا ہے میں یہ سب کچھ ایسے دیکھ رہا ہوں۔ جیسے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کو۔

(کنز العمال جلد ۶ فتح الکبیر جلد اوّل)

منکرین کی شہادت

دیوبندی فرقہ کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی حسین احمد "مدنی" لکھتے ہیں کہ مرید اس بات کو بہ یقین جانے کہ پیر کی روح صرف ایک مکان میں مقید نہیں۔ اس لئے نزدیک یا دور جہاں بھی مرید ہو۔ اگرچہ وہ بظاہر پیر سے دور ہے لیکن اس کی روحانیت سے دور نہیں ہے۔ (امداد السلوک صـ ۲۴ شہاب ثاقب صـ ۶۱)

حضرات: جب اہل نجد اور دیو بند بزعم خویش اپنے پیر کی روح سے دور نہیں، تو اہل اسلام اپنے پیارے آقا محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت و نورانیت اور آپ کی رحمت اور نظر عنایت سے کیونکر دور ہو سکتے ہیں۔ مگر ایمان اور انصاف شرط ہے

آنکھ والا تیرے جلوؤں کا نظارہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

صحابی رسول حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ کا مدینہ منورہ میں عرش الٰہی اور اہل جنت اور دوزخیوں کو دیکھنا۔

حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ کا قصہ منقول ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اے حارثہ! کس حال میں صبح کی؟ انہوں نے عرض کیا کہ سچے مومن ہونے کی حالت میں صبح کی۔ آپ نے فرمایا کہ ذرا سوچ کر کہو۔ کیونکہ ہر دعویٰ کی ایک حقیقت ہوتی ہے پس بتاؤ تمہارے دعوے کی حقیقت کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اپنے نفس کو میں نے دنیا سے باز رکھا، دنوں کو (روزہ کے سبب) پیاسا بنایا۔ راتوں کو (تہجد کی وجہ سے) بیدار کیا اور گویا عرش الٰہی کی طرف ظاہراً دیکھ رہا ہوں (کہ درحقیقت وہ موجود ہے اور ایسا ہی ہے جیسا کہ شرع میں ثابت ہے) اور اہل جنت کو آپس میں ملاقات کرتے ہوئے اور دوزخیوں کو ایک دوسرے کو عار دلاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھیک جواب دیا تم نے،، اور جب حارثہ رضی اللہ عنہ وہاں سے اٹھ کر چلے گئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ" یہ بندہ ہے جس کے دل کو حق

تعالیٰ نے منور فرما دیا ہے۔

(امداد السلوک ص ۱۴۸)

(مؤلف مولوی رشید احمد گنگوہی۔ حب الحکم حافظ محمد ضامن شہید)
(مترجم مولوی محمد عاشق الٰہی میرٹھی۔ مقدمہ مولوی محمد زکریا سہارنپوری)

حضرات! حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں، مدینہ منورہ میں عرش الٰہی اور اہل جنت اور دوزخیوں کو دیکھ سکتے ہیں اور ان کے لئے ناظر ہیں تو جو تمام کائنات کے سردار ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں وہ مدینہ منورہ سے ہمارے لئے ناظر نہیں ہو سکتے، ہو سکتے ہیں مگر ایمان اور انصاف شرط ہے۔

دیوبندی بولتے ہیں مگر سمجھتے نہیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک مومنوں کے قریب ہیں

سیّد الانبیاء والمرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو اپنی امّت مرحومہ کے ساتھ وہ تعلق ہے اور شغف ہے جس کی نظیر نہ سابق دور میں ملے گی اور نہ آئندہ ملے گی، جیسا کہ بکثرت روایات اور واقعات سے ثابت ہے، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امّت کے ساتھ غایت شفقت اور شغف کی بنا پہ دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد اہل دنیا سے بالکل تعلق منقطع نہیں فرمایا بلکہ ایک گہرا تعلق اور وابستگی ہمیشہ کے لئے باقی رکھی، چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَا مِنْ نَبِیٍّ دُفِنَ اِلَّا وَقَدْ رُفِعَ بَعْدَ ثَلَاثٍ غَیْرِیْ فَاِنِّیْ سَأَلْتُ اللّٰہَ عزوجل اَنْ اَکُوْنَ بَیْنَکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ (السمہودی فی وفاء الوفاء)

ترجمہ: میرے سوا جو نبی بھی مدفون ہوا وہ تین روز کے بعد آسمان کی طرف اٹھالیا گیا۔ اور میں نے اللہ عزوجل سے یہ درخواست کی ہے کہ قیامت تک مومنوں کے درمیان رہوں۔

تجلیات مدینہ ص۱۳ مطبوعہ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور (از مولوی احتشام الحسن کاندھلوی دیوبندی)

حضرات: اس سے معلوم ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کے پاس ہیں، مومنوں کے قریب ہیں، مومنوں کے درمیان ہیں۔ یہی حاضر و ناظر ہے۔ اور جو مومن نہیں حضور اس کے قریب نہیں کیونکہ آپ نے مومن کی قید لگائی ہے۔

دیوبندیوں کے نزدیک سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی وقت میں

متعدد مقامات پر نہیں پہنچ سکتے

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی | اگر ایک وقت میں کئی جگہ محفل "محفل مولود" منعقد ہو تو آیا سب جگہ تشریف لے جاویں گے یا کہیں؟ یہ تو ترجیح بلا مرجح ہے کہ کہیں جاویں کہیں نہ جاویں اور اگر سب جگہ جاویں تو وجود آپ

کا واحد ہے ہزار جگہ کس طور پہ جا سکتے ہیں"۔
(فتاویٰ امدادیہ جلد چہارم ص ۵۸)

یہ ہے تھانہ بون کے حکیم دیو بند کا ارشاد کہ حضور رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی وقت میں متعدد مقامات پر کیسے پہنچ سکتے ہیں! نہ پوچھیے ذہن وفکر کی فتنہ گری کا عالم مانے تو دیوتا اور نہ مانے تو پتھر!

آقائے کائنات کی بارگاہ میں جنہیں آپ نے شوخ دیدہ سر دیکھا
اب انہیں کو اپنے آقاؤں کے حضور سجدہ ریز دیکھئے۔ حوالہ۔ یہ

حوالہ ص

دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی ایک ہی وقت میں گنگوہ اور مکہ معظمہ میں حاضر وناظر

مولوی محمود حسن نگینوی فرماتے ہیں کہ میری خوشدامن صاحبہ جو اپنے والد کے ہمراہ مکہ معظمہ میں بارہ سال تک مقیم رہیں نہایت پارسا اور عابدہ زاہدہ تھیں، سینکڑوں احادیث بھی ان کو حفظ تھیں انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹا حضرت "یعنی مولانا رشید احمد گنگوہی" کے بہت شاگرد و مرید ہیں مگر کسی نے حضرت "گنگوہی" کو نہیں پہچانا جن ایام میں میرا قیام مکہ معظمہ میں تھا روزانہ میں نے صبح کی نماز حضرت "گنگوہی" کو حرم شریف میں پڑھتے دیکھا ہے اور لوگوں سے سنا بھی ہے کہ یہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی ہیں۔

گنگوہ سے تشریف لایا کرتے ہیں۔

(تذکرۃ الرشید جلد دوئم ص۲۱۲)

دریافت کیجئے علماء دیوبند سے کہ انہیں تھانوی صاحب کی رائے سے اتفاق ہے یا تذکرۃ الرشید کے مندرجہ بالا واقعہ سے جو بجائے خود دیوبندی مذہب کے رخسار پر ایک غیبی طمانچہ اور اوران کی برہنہ پشت پر تازیانہ عبرت ہے۔ آپ ہی انصاف سے کہئے میلاد شریف پر پہرہ بٹھانے کے لئے جو ہتھیار استعمال کیا گیا تھا کیا اسی نے ان کے پاؤں پر کلہاڑی کا کام نہیں کیا؟ مگر یہ احساس تو جب ہوتا کہ سمجھ کے بولتے مگر یہاں کا حال تو یہ ہے کہ بولتے ہیں مگر سمجھتے نہیں۔

محمد الحضری مجذوب کا تیس شہروں میں نماز جمعہ بیک وقت پڑھنا اور کئی شہروں میں ایک ہی رات میں رہنا

حکیم دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ محمد الحضری مجذوب آپ نے ایک دفعہ تیس شہروں میں خطبہ اور نماز جمعہ بیک وقت پڑھا ہے۔ اور کئی کئی شہروں میں ایک ہی شب میں شب باش ہوتے تھے۔ آپ کی وفات ۹۰۷ھ میں ہوئی۔

جمال الاولیاء ص۸۸ (از مولوی اشرف علی تھانوی)

حضرات! اللہ کا ولی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ایک دفعہ

کئی دفعہ شہروں میں دن کو بیک وقت حاضر و ناظر اور رات کو بیک وقت کئی شہروں میں شب باش ہو سکتا ہے، مگر دیوبندیوں کے نزدیک تھانوی صاحب کے فتویٰ کے مطابق سب جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ دیوبندی بولتے ہیں مگر سمجھتے نہیں

دیوبندی مولوی قاسم نانوتوی کا مسجد میں اور سمندر میں بیک وقت حاضر و ناظر ہونا

مولوی محمد قاسم نانوتوی مسجد کے اندر داخل ہوئے مسجد اور گھر کا دروازہ قریب تھا مسجد سے گھر آئے تو گھر کا پردہ اٹھا کر اندر داخل ہوئے۔ کندھے سے قمیض پھٹی ہوئی۔ کندھے کے اوپر کل کی ضرب اور خون کا نشان تھا۔ بیوی نے پوچھا جب مسجد گئے تھے تو تم سلامت تھے۔ مسجد سے قدم اٹھا کر اندر داخل ہوئے ہو دو قدموں کے درمیان تمہاری کسی سے لڑائی اور نہ جھگڑا ہوا یہ کندھے سے قمیض کیوں پھٹی ہے اور کندھا زخمی کیوں ہے۔ یہ واقعہ تمہارے ساتھ کیسے پیش آیا۔

مولوی قاسم نانوتوی نے اپنی بیوی سے کہا۔ جب میں نے مسجد سے قدم اٹھایا اپنے مکان کی دہلیز پر رکھا۔ ایک میرے مرید کا جہاز سمندر میں غرق ہونے لگا۔ تو میرے مرید نے مجھے آواز دی اور پکارا تو میں نے جہاز کو کندھا دیا۔ تو اس کے کیل کے ساتھ میری قمیض اڑ کے پھٹ گئی اور کندھا زخمی ہو گیا۔

(کنز الفرائض اردو ص مطبوعہ دیوبند)

دیوبندی مولوی مسجد سے پیر گھر رکھے تو سمندر سے ڈوبتے ہوئے

جہاز کو کنارے لگا دے۔ گھر بھی حاضر و ناظر اور سمندر میں بھی حاضر اور ناظر۔

حضرات: یہ لوگ اولیائے کرام کی کرامتوں کے تو منکر ہیں۔ مگر اپنے مولویوں کی کرامتوں کا انکار نہیں کریں گے

ان کا مولوی قاسم صاحب نانوتوی اپنے مکان کی دہلیز پر بھی حاضر و ناظر اور سمندر میں بھی حاضر و ناظر۔

اگر اہلسنّت و جماعت کہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں تو فوراً شرک کا فتویٰ لگا دیں گے۔ مگر اپنے مولویوں کے متعلق ان کی زبان پر تالے لگ جائیں گے۔

اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ؎

تم پہ میرے آقا کی عنایت نہ سہی
منکرو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

شاہ عبد العزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ

اپنے حجرہ سے باہر نکلے قدم اٹھایا اور رکھدیا پھر اٹھایا رکھدیا کسی نے پوچھا حضور کیا ہوا۔ فرمایا شنیدم کہ دنیا دو قدم است میں نے سنا ہے کہ ساری زمین دو قدم ہے۔ پر میں بہت حیران ہوں ایک قدم اٹھایا ہے دوسرے رکھنے کی جا ہی نہیں ؎

یہ شان ہے خدمت گاروں کی
سرکار کا عالم کیا ہوگا

حضرت شاہ رکن عالم ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے تیس سال مسلسل عصر کا وضو ملتان قلعے میں کیا اور نماز باجماعت مدینہ منورہ میں پڑھی۔

تاجدار گولڑہ پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیک وقت گولڑہ شریف اور مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ حاضر و ناظر ہونا بابا غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ حضرت سے اجازت لے کر حج کے لئے روانہ ہوئے تو آپ نے ایک وظیفہ تلقین فرمایا کہ کعبہ شریف اور روضہ اطہر کے سامنے بیٹھ کر پڑھنا۔ واپسی حج پر سیدھے گولڑہ شریف پہنچے اور مجلس شریف میں حاضر ہوتے ہی اپنی بڑی سی گورداسپوری پگڑی اتار کر حضرت کے قدموں میں پھینکی اور دھاڑیں مار کر روتے ہوئے عرض کی کہ جب ہر جگہ آپ ہی آپ ہیں۔ یہاں بھی اور وہاں بھی تو مجھ بوڑھے مسکین کو اپنی شانیں دکھلانے کے لئے اسی قدر طول وطویل سفر کرا کر کیوں ہلاک کرتے ہیں۔ بعد میں بعض مخلصین کے دریافت کرنے پر بیان کیا کہ لوگ کعبہ شریف کا طواف کر رہے تھے مگر میرا دل چاہتا تھا کہ کعبہ والا نظر آئے تو اس کا طواف کروں۔ ناگہاں ایک ہاتھ کعبہ شریف سے نمودار ہوا جسے دیکھتے ہی دل پر ایک والہانہ اور جنون کی سی کیفیت طاری ہو گئی اور میں بیخود و متوالا ہو کر طواف کرنے لگ گیا۔ پھر مدینہ منورہ میں روضہ اطہر کے سامنے مراقب بیٹھا تھا کہ اچانک حضرت قبلۂ عالم قدس سرہ سامنے آموجود ہوئے۔ اور "السلام علیکم" کہہ کر دریافت فرمایا کہ کوئی تکلیف تو نہیں؟

(مہر منیر صہ ۱۵۳)

حضرات: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کی یہ شان ہے کہ مکہ مکرمہ میں بھی موجود اور گولڑہ شریف میں بھی موجود مدینہ منورہ میں بھی موجود اور گولڑہ شریف میں بھی موجود۔

یہ شان ہے خدمت گاروں کی
سرکار کا عالم کیا ہوگا

مولوی اشرف علی تھانوی دیو بند نے لکھا ہے کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم محفل میلاد میں ہر جگہ جاویں کیسے ہو سکتا ہے یہ مرید کا عقیدہ ہے
(فتاوی امدادیہ صـ۵۸ ج ۴)

پیر کا عقیدہ دیوبندیوں کے مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کئی جگہ تشریف فرما ہو سکتے ہیں، آپ نے دیوبندیوں کو سمجھانے کے لئے فرمایا۔

,, رہا یہ عقیدہ کہ مجلس مولود میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوتے ہیں تو اس عقیدہ کو شرک کہنا حد سے بڑھنا ہے یہ بات عقلاً و نقلاً ممکن ہے بلکہ بعض مقامات پر واقع بھی ہو جاتی ہے اگر کوئی شبہ کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم کیسے ہوا۔ آپ کئی جگہ کیسے تشریف فرما ہوئے تو یہ شبہ بہت کمزور ہے۔ حضور کے علم و روحانیت کی وسعت کے آگے جو صحیح روایات سے اہل کشف کے مشاہدے سے ثابت ہے۔ یہ ادنیٰ سی بات ہے۔
فیصلہ ہفت مسئلہ صـ۱۴

محفل میلاد شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بہ نفس نفیس تشریف لانا

حضرت حاجی امداد حسین عرف حاجی امداد اللہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ محفل میلاد شریف میں اس نیت سے کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنا کہ اس ذکر وفکر اور محفل کے خلوص وعقیدت کے پیش نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہ نفس نفیس تشریف لانا بعید نہیں، بلاشبہ جائز ہے ملاحظہ ہو۔

اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جائے، مضائقہ نہیں کیونکہ عالم خلق مقید بزماں ومکاں ہے لیکن عالم امر جس میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہیں زماں ومکاں دونوں (کی قید) سے پاک ہے پس (روضہ انور میں جلوہ گر ہوتے ہوئے قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں۔ (شمائم امدادیہ صفہ ۵)

تھانوی صاحب کے پردادا کا قتل کے بعد گھر آنا

تھانوی صاحب خود لکھتے ہیں۔

(پردادا صاحب کی) شہادت کے بعد ایک عجیب واقعہ ہوا۔ شب کے وقت اپنے گھر مثل زندہ کے تشریف لائے اور اپنے گھر والوں کو مٹھائی لاکر دی اور فرمایا کہ اگر تم کسی سے ظاہر نہ کرو گی تو اسی طرح روز آیا کریں گے لیکن ان کے گھر لوگوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ گھر والے جب بچوں کو مٹھائی کھاتے دیکھیں گے تو معلوم نہیں کیا سمجھیں اس لئے ظاہر کر دیا اور پھر آپ تشریف نہیں لائے یہ واقعہ خاندان

میں مشہور ہے۔

(اشرف السوانح ص۱۵ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

بیدار بخت نامی ایک شخص کا قتل کے بعد گھر آنا

مولانا اسماعیل صاحب کے قافلہ میں ایک شخص شہید ہو گئے تھے جن کا نام بیدار بخت تھا وہ دیوبند کے رہنے والے تھے۔ ان کے شہادت کی خبر آچکی تھی۔ ان بیدار بخت کے والد حسب معمول دیوبند میں اپنے گھر میں ایک رات کو تہجد کی نماز کے لئے اٹھے۔ تو گھر کے باہر گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز آئی۔ اور پھر ایک شخص نے دروازہ کھولا۔ دیکھا توان کے متعلق معلوم ہو چکا تھا کہ شہید ہو چکے ہیں یہ کیسے آگئے، بیدار بخت نے کہا کہ جلدی کوئی فرش وغیرہ بچھایئے مولانا اسمٰعیل صاحب اور سید صاحب یہاں تشریف لا رہے ہیں، ان کے والد نے فوراً ایک بڑی چٹائی جو نئی خریدی تھی بچھادی ایک مجمع اس فرش پر آ بیٹھا بیدار بخت سے ان کے والد نے کہا تمہارے کہاں تلوار لگی؟ انہوں نے اپنا ڈھاٹا کھولا اور اپنا نصف چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر اپنے باپ کو دکھلایا کہ یہاں تلوار لگی تھی۔ ان کے باپ نے کہا باندھ لو مجھ سے نہیں دیکھا جاتا تھوڑی دیر بعد یہ سب حضرات واپس تشریف لے گئے صبح کو بیدار بخت کے والد کو شبہ ہوا کہ یہ کہیں خواب تو نہ تھا مگر چٹائی پر دیکھا تو خون کے قطرے موجود تھے یہ وہ قطرے تھے جو بیدار بخت کے چہرے سے گرتے ہوئے ان کے والد نے دیکھے تھے۔ ان

قطروں کے دیکھنے سے وہ سمجھے کہ یہ بیداری کا واقعہ ہے اس قصہ
کی خبر جب مولانا یعقوب نانوتوی کے والد ماجد مولانا مملوک
علی صاحب نے سنی تو وہ اس قصہ کی تحقیق کے لئے نانوتہ
سے دیوبند تشریف لائے اور بیدار بخت کے والد صاحب
سے کہا اور مولانا یعقوب صاحب نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا
اور بیدار بخت کے والد بھی بزرگ اور تہجد گذار تھے۔ اس حکایت
کے سب راوی عالم اور بزرگ ہیں بجز میرے۔

(افاضات یومیہ ص ۲۰۹، ۲۱۰ ج ۱۰)

دوسرا واقعہ | محمد الشربینی، یہ شیخ بزرگ ولی، صاحب کشف بڑے امام اور اولیاء کبار میں سے تھے۔ ان کی اولاد
کچھ تو ملک مغرب میں مراکش کے بادشاہ کی بیٹی سے تھی اور کچھ
اولاد بلاد عجم میں تھی اور کچھ بلاد ہند میں اور کچھ بلاد تکرور میں تھی۔
آپ ایک ہی وقت میں ان تمام شہروں میں اپنے اہل و عیال کے
پاس ہو آتے اور ان کی ضرورتیں پوری فرما دیتے تھے اور ہر شہر
والے یہ سمجھتے تھے کہ وہ انہی کے پاس قیام رکھتے ہیں اور انہیں
متفرق صورتوں اور مختلف شکلوں میں آتے جاتے رہنے کی وجہ
سے کسی عالم نے ان پر ترک جمعہ کا اعتراض کیا تھا تو پھر ان کو مکہ
مکرمہ میں جمعہ پڑھتے دیکھا۔

(جمال الاولیاء ص ۲۰۲)

حضرت شیخ محمد الشربینی رحمۃ اللہ علیہ مصر کے تھے امام شعرانی
کہتے ہیں کہ آپ کو جس چیز کی گھر وغیرہ کے لئے حاجت ہوتی ہوا

میں ہاتھ کر کے لے لیتے اور گھر والوں کو دے دیتے تھے۔

فرماتے ہیں کہ سید محمد بن ابی الحمائل کہتے ہیں، کہ ایک طالب علم میرے یہاں سے شیخ شربینیؒ کے بھاگ گیا جب وہ آیا تو پوچھا کہاں سے آیا ہے اس نے کہا شربینی کے پاس سے میں نے کہا میں اس وقت تک مارتا رہوں گا۔ جب تک تیرے چلانے پر شربینی صاحب نہ آجائیں میں اس کو مارنے کے واسطے آگے بڑھا تو شربینی صاحب اس کے سر پر کھڑے تھے۔ اور فرمایا کہ میں سفارش کرتا ہوں، میں نے چھوڑ دیا۔ تو شیخ غائب ہو گئے،،

(جمال الاولیا، صـ۲۰۳ از مولوی اشرف علی صاحب تھانوی)

حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

میں نے دہلی میں ایک ابدال کو دیکھا تھا۔ ایک آن واحد میں مختلف مقامات پر دیکھا جاتا تھا۔

(امداد المشتاق صـ۹۴ مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی و مشتاق احمد صاحب)

اولیاء اللہ بیک وقت متعدد مقامات پر موجود ہو سکتے ہیں

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے لکھا ہے کہ شیبان نامی ایک درویش کے بیک وقت دیکھتے دیکھتے ایک سے ستر جسم ہو گئے تھے (آگے لکھا ہے) کہ اصحاب نفوس قدسیہ جس قالب میں چاہیں اور جہاں چاہیں بیک وقت حاضر ہو سکتے ہیں۔

(مواعظ اشرفیہ سلسلہ التبلیغ)

مولانا حاجی امداد اللہ صاحب اور حافظ محمد ضامن صاحب ایک ہی وقت میں تھانہ بھون کے حجرہ میں مقیم بھی اور عین اسی وقت سمندر میں بھی حاضر و ناظر

حضرت مولانا شیخ محمد صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ہم جہاز میں سوار ہو کر حج کو چلے۔ جہاز ہمارا گردش طوفان میں آگیا اور چار پانچ روز تک گردش میں رہا۔ محافظان جہاز نے بہت تدبیریں کیں۔ مگر کوئی کارگر نہیں ہوئی۔ آخر جہاز ڈوبنے لگا ناخدا (ملاح) نے پکار کر کہا کہ لوگو! کہ اب اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا مانگو یہ دعا کا وقت ہے۔ میں اس وقت مراقبہ میں ہو کر ایک طرف بیٹھ گیا، حالت طاری ہوئی اور معلوم ہوا کہ اس جہاز کے ایک گوشے کو حافظ ضامن صاحب اور دوسرے کو حاجی صاحب اپنے کندھوں پر رکھ کر اوپر اٹھائے ہوئے ہیں اور اٹھا کر پانی کے اوپر سیدھا کر دیا اور جہاز بخوبی چلنے لگا تمام لوگ بہت خوش ہوئے اور جہاز کی سلامتی کا چرچا ہوا۔ وہ وقت اور دن اور تاریخ اور مہینہ کتاب پہ لکھ دیا اور بعد حج و زیارت اور طے منازل سفر کے تھانہ بھون آکر اس لکھے ہوئے کو دیکھا اور دریافت کیا۔ اس وقت ایک طالب علم قدرت علی (نام) ساکن ایندری ملک پنجاب مرید و خادم حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں حاضر تھا۔ اس نے بیان کیا کہ بے شک فلاں وقت میں تھا۔ حاجی صاحب حجرے سے باہر تشریف لائے اور اپنی لنگی بھیگی ہوئی مجھ کو دی اور فرمایا کہ اس کو کنوئیں کے پانی سے دھو کر صاف کر لو۔ اس لنگی کو جو سونگھا

تو اس میں دریائے شور (سمندر) کی بو اور چکناہٹ معلوم ہوئی۔ اس کے بعد حضرت حافظ ضامن صاحب اپنے حجرے سے برآمد ہوئے اور اپنی بھیگی لنگی دی اس میں بھی دریا کا اثر معلوم ہوا۔

(کرامات امدادیہ صے مدنی کتب خانہ دیوبند یوپی)

حضرات: منکرین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو متعدد مقامات پر موجود ہونے کا انکار کرتے ہیں مگر ماننے پہ آئیں تو اپنے مولویوں اور پیروں کو آن واحد میں متعدد جگہ پہ مانتے ہیں۔

حاجی صاحب اور حافظ ضامن صاحب ایک ہی وقت میں اپنے حجرہ میں مقیم بھی ہیں اور عین اسی وقت سمندر میں پہنچ کر جہاز کو طوفان سے بچا بھی رہے ہیں۔ پھر اسی وقت حجرہ سے برآمد ہوتے ہیں تو لنگی سمندر والے پانی سے بھیگی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ دیکھو حجرہ سے غائب بھی نہیں اور ہزاروں میلوں پر سمندر کی گرداب (بھنور) میں کھڑے ہو کر کتنے بھاری وزنی جہاز کو اٹھا رہے ہیں اور ما فوق الاسباب یعنی ظاہری دنیاوی ذرائع ووسائل سے بے نیاز ہو کر جہاز والوں کی مشکل کشائی کر رہے ہیں۔ پھر اسی وقت حجرہ سے ہی باہر آ رہے ہیں۔ ان کے پیر و مولوی حاضر د ناظر بھی ہو گئے اور مشکل کشاء بھی بن گئے مگر اب کوئی فتوی نہیں لگے گا کیونکہ اپنے پیر و مرشد فتوی کی زد میں نہ آجائیں۔

مندرجہ بالا آیات قرآنی واحادیث مبارکہ اور اقوال سے اور مخالفین کی کتب سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت شاہد یعنی حاضر و ناظر اپنے مقرب بندوں کو عطا کی ہوئی ہے۔ لہٰذا ؎

میں فرض اپنا دوستو اب کر چکا ادا　　اب بھی نہ سمجھو گے تو پھر سمجھائے گا خدا

(۱) **اعتراض:** اگر حضور حاضر بھی ہیں اور نور بھی تو چاہیئے کہ رات میں کبھی اندھیرا نہ ہو مگر ہر جگہ اندھیرا ہوتا ہے لہٰذا یا تو حضور نور نہیں یا نور ہیں مگر ہر جگہ حاضر نہیں۔

جواب: اس کے دو ہیں ایک الزامی دوسرا تحقیقی جواب الزامی تو یہ ہے کہ قرآن مجید نور ہے اور ہر گھر میں بھی، فرشتے نور بھی ہیں اور ہر انسان کے ساتھ بھی، اللہ تعالیٰ نور بھی اور ہر ایک کے ساتھ بھی مگر پھر بھی رات کو اندھیرا ہوتا ہے لہٰذا یا تو فرشتے، قرآن مجید، خدا تعالیٰ نور نہیں یا حاضر نہیں۔

تحقیقی جواب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن مجید، فرشتوں کی نورانیت ایمانی ہے اور نور کو دیکھنے کے لئے دیکھنے والے میں بصیرت کا نور چاہیئے بعض مقبول لوگ وہ نور اب بھی مشاہدہ کرتے ہیں۔

(۲) **اعتراض:** اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں تو مدینہ پاک حاضر ہونے کی کیا ضرورت ہے۔

جواب: جب خدا ہر جگہ ہے تو کعبہ جانے کی کیا ضرورت ہے اور پھر معراج میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش پر لے جانے کا کیا فائدہ تھا؟

حضرات: مدینہ منورہ دارالسلطنت ہے اور خاص تجلّی گاہ جیسے کہ برقی طاقت کے لئے پاور ہاؤس بلکہ اولیاء اللہ کی قبور مختلف پاوروں کے قمقمے ہیں۔ ان کی بھی زیارت ضروری ہے۔

(۳) **اعتراض:** اگر حضور حاضر ناظر ہیں تو تم لوگ نماز کی امامت کیوں کرتے ہو ہر جگہ حضور ہی امام ہونے چاہیئں۔

جواب: کسی آیت یا حدیث میں یہ نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کوئی امامت نہیں کر سکتا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور کی ظاہری حیات شریف میں ۱۷ نمازیں پڑھائیں۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے حضور کی موجودگی میں نماز فجر پڑھائی۔ خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے ایک رکعت پڑھی۔

حضرات: امامت کے لئے ضروری ہے کہ امام حاضر بھی ہو نظر بھی آئے نماز بھی پڑھائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہیں اور تمام جہان کو ملاحظہ فرما رہے ہیں مگر وہ تو نظر نہیں آتے ناظر ہیں مگر دکھائی نہیں دیتے، نیز اب آپ یہ نماز کسی کو نہیں پڑھاتے کہ یہ نماز اسی عالم کی چیز ہے، حضور دوسرے عالم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور حضور پر اب نماز فرض نہیں ہم پر فرض ہے مسئلہ فرض والا نفل والے کے پیچھے نہیں پڑھ سکتا۔

نوٹ: بعض بد عقیدہ لوگ اہلسنّت وجماعت پر اعتراض کرتے ہیں کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں تو ہمیں دکھاتے کیوں نہیں،،

جواب: یہ ضروری نہیں کہ ہر حاضر و ناظر کو عوام دیکھ سکیں۔ مثلاً ہر شخص کے کراماً کاتبین ہر وقت حاضر و ناظر ہیں کیا وہ ان فرشتوں کو ہمیں دکھا سکتا ہے یا خود دیکھتا ہے۔ ہوا ہے مگر نظر نہیں آتی۔ انسان کے جسم میں جان ہے مگر نظر نہیں آتی۔ لیلۃ القدر کی رات بامر الٰہی ملائکہ اور روح نازل ہوتے ہیں۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ

کتنے اشخاص ہیں جو ان کو دیکھنے کا دعویٰ کر سکتے معلوم ہوا فرشتے اور روح الامین زمین پر اترتے ہیں مگر نظر نہیں آتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ط

اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۵ پ ۸ ع ۱۰)

ترجمہ: بے شک شیطان اور اس کا کنبہ تمہیں دیکھتا ہے جہاں تم ان کو نہیں دیکھ سکتے۔ بے شک ہم نے شیطان کو ان لوگوں کا دوست بنایا ہے جو بے ایمان ہیں۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہے کہ شیاطین اور جنات حاضر و ناظر ہیں وہ انسانوں کو دیکھتے ہیں اور انسان ان کو نہیں دیکھ سکتے۔ اب جو لوگ حضور نبی کریم رؤف ورحیم علیہ التحیۃ والتسلیم کی ذات اقدس کو حاضر و ناظر جاننا اور ماننا شرک سمجھتے ہیں وہ بلا شبہ آیہ کریمہ مذکورہ کے مصداق ہیں

برادران اسلام: حاضر و ناظر دو ایسے اسماء ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں میں داخل نہیں۔ حاضر کے لئے جگہ اور ناظر کے لئے آنکھ کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات زماں و مکان اور اعضاء جسم سے پاک ہے اس لئے ان ہر دو الفاظ کا اطلاق ذات باری پر نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے سمیع و بصیر ہے کسی صحیح العقیدہ مسلمان کو اس بنا پر مشرک کہنا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات انور کو حاضر و ناظر سمجھ کر وظیفہ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

پڑھتا ہے۔ مفتیان غیر عقیدہ کی سراسر غلطی اور زیادتی ہے کیونکہ

حاضر و ناظر نہ تو اللہ تعالیٰ کے ذاتی اسماء ہیں اور نہ ہی صفاتی ۔ اب ذرا ان ناموں پر غور کیجئے جو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے اسماء حسنیٰ سے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحمت فرمائے ہیں مثلاً

رؤف و رحیم ۔ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمُ

نور ۔ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ

شہید ۔ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۔

کریم ۔ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ٥ وغیرہ

ہم معترضین سے دریافت کرتے ہیں کہ جب تم ایک سنّی حنفی مسلمان کو اس لئے مشرک ٹھہراتے ہو ۔ کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کو حاضر و ناظر جانتا ہے اور یہ صفت اللہ تعالیٰ کی ہے کیا اسی اصول کے تحت زید جو اللہ تعالیٰ کو بھی رؤف و رحیم، شہید و کریم اور سمیع و بصیر جانتا ہے مرتکب شرک ہو گا یا نہیں اگر آپ کے فتویٰ کی رو سے اس کا یہ عقیدہ شرکیہ ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بہتان ہے جس نے خود یہ اسماء مبارکہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے ہیں ۔ اگر شرکیہ نہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاضر و ناظر جاننے والا کس طرح مشرک ہو سکتا ہے ۔

عالم ما کان و ما یکون صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ مجھے اس بات کا ڈر نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَاِنِّیْ لَسْتُ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ وَلٰکِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْکُمُ الدُّنْیَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْهَا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِکُوْا کَمَا هَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ

متفق علیہ (مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: اور تحقیق میں تم پر (یعنی تم سب پر) اس بات سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن مجھے اس بات کا خوف ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرو گے (یعنی دینوی حرص و ہوا میں مبتلا ہو جاؤ گے اور دنیا کی فانیہ نعمتوں میں رغبت کرو گے) اور بعض راویوں نے مذکورہ مضمون پر زیادہ کیا کہ تم مال و ملک کے لئے ایک دوسرے کو قتل کرو گے پھر ان لوگوں کی طرح ہلاک ہو جاؤ گے جو تم سے پہلے ہلاک ہوئے (نقل کیا اس کو مسلم اور بخاری نے) مقام غور ہے کہ مالک شریعت، حبیب خالق، حامی و غمخوار امت صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمائیں کہ ہمیں اس بات کا خطرہ ہی نہیں کہ میری امت میرے بعد کفر و شرک میں مبتلا ہو گی، مگر قاضی جی خواہ مخواہ شہر کے اندیشے سے دُبلے ہو رہے ہیں اور مسلمانوں کو کافر و مشرک کہہ کر بمصداق حدیث شریف بخاری خود شرک کے موذی مرض کا شکار ہو رہے ہیں۔

حضرات گرامی: اس زمانہ میں مسئلہ حاضر و ناظر کا سمجھنا کوئی مشکل بات نہیں جبکہ سائنس کی نئی مادی ایجاد ٹیلی ویژن (TELEVISION) ریڈیو ہمارے سامنے موجود ہے ایک شخص اگر لندن میں تقریر کر رہا ہے تو اس کی آواز معہ صورت کرہ ارض پر موجود ہے جس جگہ مذکورہ قسم کا ٹیلی ویژن موجود ہے۔ وہاں اس مقرر کی آواز بھی سن سکتے ہیں اور

اس کی شکل وصورت اور حرکات وسکنات بھی دیکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح سلسلۂ روحانیت میں آلۂ قلب درکار ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے دیدہ دل اور بصیرت عطا فرمائی ہے۔ وہی اس سلسلہ کی حقیقت کو جان سکتا ہے اور جس شخص کا آئینہ دل ہی بے نور اور مکدر ہے وہ سرورِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانیت ور نورانیت کو کیا سمجھ سکتا ہے

وَتَرٰاهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ اپ

حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کو آپ دیکھتے ہیں کہ ظاہر ہیں آپ کی طرف نظر کرتے ہیں اور وہ باطن سے نہیں دیکھتے ہیں کہ آپ کی حقیقت معلوم کریں اور آپ پر ایمان لاویں۔

(تفسیر موضح القرآن)

۶ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کی نگاہ پاک دور سے بھی دیکھ لیتی ہے۔ مولوی عبدالستار وہابی نے لکھا ہے۔

جیونکہ اکھیں دل دے اندر ویکھن کارن آیاں

باطن اکھیں دل دے اندر قدرت نال بنایاں

جے رب اکھیں دل دیاں کھولے چانن ہووے نوروں

محبوباں توں نظری آوے کیا نیڑے کیا دوروں

(قصص المحسنین ص ۳۰۸ از مولوی عبدالستار)

اللہ تعالیٰ محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام اور مقبول بندوں کے مقام کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مسعود خود ہماری ہستی سے بھی زیادہ، ہم سے نزدیک ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہر مومن پر فرض ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ ط

"نبی سے ایمان والوں کو اپنی جان سے زیادہ لگاؤ ہے"، حدیث مبارکہ میں آتا ہے۔

لَنْ یُؤْمِنَ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہٖ وَ مَالِہٖ وَوَلَدِہٖ

"تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ مجھے اپنے نفس، اپنے مال اور اپنی اولاد سے زیادہ محبوب نہ رکھے"

جس کا دل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے خالی ہو اُسے چاہیئے کہ وہ استغفار کرے توبہ کرے اپنے گناہوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پاک کی مداومت کرے۔ جن باتوں سے روکا ہے اُن سے احتراز کرے۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کی جائے دلی محبت کے ساتھ ایسی محبت کے ساتھ کہ جان و دل کا ایک ایک ریشہ اس کا مزہ پانے لگے۔ جس طرح گرمی کی شدّت میں ٹھنڈے پانی کی تراوٹ ایک ایک رگ و ریشہ میں محسوس ہوتی ہے۔

نوٹ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت فرض ہونے پر حضرت شاہ صاحب نے جس آیت سے استدلال کیا ہے اس آیت کی پوری وضاحت مولانا شبیر احمد عثمانی کے اس تفسیری نوٹ سے ہو

ہو جاتی ہے جو اس آیت پر لکھا ہے۔
یہ تشریح دراصل مولوی محمد قاسم نانوتوی کے نظریہ کی ترجمان ہے لکھا ہے کہ:
مومن کا ایمان اگر غور سے دیکھا جائے تو ایک شعاع ہے۔ اس نورِ اعظم کی جو آفتاب نبوت سے پھیلتی ہے آفتاب نبوت پیغمبر علیہ السلام ہوئے، بنا بریں مومن (من حیث ہو مومن) اگر اپنی حقیقت سمجھنے کے لئے حرکت فکری شروع کرے تو اپنی ایمانی ہستی سے پیشتر اس کو پیغمبر کی معرفت حاصل کرنی پڑے گی۔

اس اعتبار سے کہہ سکتے ہیں کہ نبی کا وجود مسعود خود ہماری ہستی سے بھی زیادہ ہم سے نزدیک ہے۔ اور اگر اس روحانی تعلق کی بناء پر کہہ دیا جائے کہ مؤمنین کے حق میں نبی بمنزلہ باپ کے بلکہ اس سے بھی مراتب بڑھ کر ہے تو بالکل بجا ہوگا، چنانچہ سنن ابو داؤد میں۔
اِنَّمَا اَنَا لَکُمْ بِمَنْزِلَۃِ الْوَالِد اور ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ وغیرہ کی قرأت میں آیت ہذا۔ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ کے ساتھ "وَھُوَ اَبٌ لَّھُمْ" کا جملہ اسی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔
باپ بیٹے کے تعلق میں غور کرو تو اس کا حاصل یہی نکلے گا کہ بیٹے کا جسمانی وجود باپ کے جسم سے نکلا ہے اور باپ کی تربیت اور شفقت طبعی اداروں سے بڑھ کر ہے لیکن نبی اور امتی کا تعلق کیا اس سے کم ہے یقیناً امتی کا ایمان و روحانی وجود نبی کی روحانیت کبریٰ کا ایک پرتو اور ظل ہوتا ہے اور جو تربیت اور شفقت نبی کی طرف سے ظہور میں آتی ہے ماں باپ تو کیا تمام مخلوق میں اس کا نمونہ نہیں مل سکتا۔

باپ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے ہم کو دنیا کی عارضی حیات عطا فرمائی
تھی۔ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ابدی اور دائمی حیات ملتی ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری وہ ہمدردانہ اور خیرخواہانہ شفقت فرماتے
ہیں جو خود ہمارا نفس بھی اپنی نہیں کرسکتا، اس لئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
یں ہماری جان و مال تصرف کرنے کا وہ حق پہنچتا ہے جو دنیا میں کسی کو حاصل نہیں
حضرت شاہ عبدالقادر صاحب لکھتے ہیں۔ نبی نائب ہے اللہ
کا، اپنی جان و مال میں اپنا تصرف نہیں چلتا جتنا نبی کا ہے اپنی جان
دہکتی آگ میں ڈالنا روا نہیں اور اگر نبی حکم دے دے تو فرض ہو جائے
انہی حقائق پر نظر کرتے ہوئے احادیث میں فرمایا کہ تم میں کوئی آدمی
مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک باپ بیٹے، اور
سب آدمیوں بلکہ اس کی جان سے بھی بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔

(سورہ احزاب حاشیہ مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی)

حضرت شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے حبیب ہیں اور یہ محبوبیت ہی کی وجہ
ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے گنہگاروں کی عام شفاعت کا منصب
عطا فرمایا ہے۔ قیامت کا دن خدا تعالیٰ کے جلال و عدل کے ظہور کا دن ہے اس دن
خطاکاروں کی شفاعت کا منصب اسی ذات کو عطا ہو سکتا تھا جو بارگاہ خداوندی
میں قرب عزت اور محبت کی انتہائی بلندی سے سرفراز ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام اولاد آدم کے رسول ہیں، رسول امت
کا نگہبان ہوتا ہے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ساری اولاد آدم کے
نگہبان ہوئے جو آپ کی امت دعوت ہے۔ نگہبان کا فرض ہوتا ہے کہ

وہ امت کی دیکھ بھال رکھے، ان کی ضرورتوں پر نظر رکھے وقت پر ان کے کام آئے۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ آخرت کی دیکھ بھال اور مدد فرمائی کا نام شفاعت ہے۔

خدا تعالیٰ نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے آخرت میں وسیلہ عطا فرمانے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ وسیلہ ہی مقام محمود ہے۔

وسیلہ کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مطلوب تک پہنچنے کا ذریعہ اور واسطہ ہے ــــــ یہی شفاعت ہے، شفاعت کے ہی ذریعہ ہمیں مقصود کا حصول ہوگا۔

آخرت میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام "فردوس اعلیٰ" ہے۔ یہ جنت کی سب سے اعلیٰ منزل ہے پس جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم وجود اور ہدایت میں تمام خلق کے لئے واسطہ ہیں۔ اسی طرح آخرت کی زندگی میں بھی ہر نعمت و مسرت آپ ہی کے واسطہ سے عطا ہوگی۔

اب یوں کہئے کہ اول اور آخر جو ذات وسیلہ ہے اور ہر شے کے وجود کی علت ہے اس کے ساتھ تعلق قائم کرنا اس کے دامن سے وابستہ رہنا اسی کے دروازہ پر پڑا رہنا ہمارا فرض ہے

حضرت شاہ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ آخر میں بطور وصیت کے جو کچھ کہا ہے وہ اس ساری بحث کا خلاصہ ہے۔ فرماتے ہیں:۔

برادر من! میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے انور کو ہمیشہ تصور میں اپنے سامنے رکھا کر اور اگر تجھے کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب نہ ہوا ہو تو پھر اس وصف کے

ساتھ آپ کا تصور کیا کرکہ آپ کی ذات گرامی وہ ہے جو محبوب الٰہی
کے بلند ترین مقام پر فائز ہے، سارے جہان کے لئے رحمت ہے،
اور خطاکاروں کے لئے وسیلہ نجات ــــ نیز جب حضور صلی اللہ علیہ
وسلم پر درود وسلام پڑھا کر تو اس حضورِ قلب کے ساتھ پڑھا کر کہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم اسے سن رہے ہیں تاکہ تیرے دل اور تیرے تمام
جسم پر ادب واحترام طاری ہوجائے ایسی صورت میں تیری روح کو
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ہوجائے گا، پھر تو حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کا دیدار کرے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو ہمکلامی کی عزت
سے سرفراز فرمائیں گے۔ تجھے جواب دیں گے، تیری سنیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اکثرکم علیّ صلوٰۃ اقربکم،

جو شخص مجھ پر جتنی کثرت سے درود پڑھے گا وہ مجھ سے اتنا ہی قریب
ہوگا، پس اس وقت تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درجہ
علیا پر فائز ہوگا۔ بلحاظ اجر وثواب اور قرب خداوندی کے۔

حضورِ قلب کے بغیر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف
پڑھنا ایسا ہے جیسے کہ ایک بے روح جسم،

(وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ، محمد وّ سلم)

کتاب وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۱۵۰ تا ۱۵۸ از اخلاق حسین
قاسمی دہلوی دیوبندی)

(ناشر مکتبہ رشیدیہ قاری منزل، پاکستان چوک کراچی ۱)

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مسعود خود ہماری ہستی سے

بھی زیادہ ہم سے نزدیک ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری جان و مال میں تصرف کرنے کا وہ حق پہنچتا ہے جو دنیا میں کسی کو حاصل نہیں اور آپ ہماری وہ ہمدردانہ اور خیر خواہانہ شفقت فرماتے ہیں جو خود ہمارا نفس بھی اپنی نہیں کر سکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نائب اعظم ہیں، ہماری مال و جان میں ان کا تصرف چلتا ہے۔ اور جب رسول امت کے نگہبان ہوئے اور نگہبان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ امت کی دیکھ بھال رکھے اور ان کی ضرورتوں پر نظر رکھے، وقت پر کام آئے۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، یہی حاضر و ناظر ہونا ہے۔
لیکن جن کی عقلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور اندھے ہیں ان کو کچھ نہیں نظر آئے گا۔

؎ انھے نوں بازار دکھایا سارا سیر کرایا
جے پچھوں تے ایہو آکھے کجھ نہیں نظری آیا

سند المحققین حضرت الشاہ عبدالحق محدث محقق دہلوی حنفی رح فرماتے ہیں

اور علامہ نبہانی شیخ عمر فوقی سے نقل اور وہ قطب محمد بن عبدالکریم السمان سے ناقل

فَفِی حال ذکرک له صلی اللّٰه علیه وسلم تصوّر کانّک بَیْنَ یَدَیْهِ متادبا بالاجلال والتعظیم والهیبة والحیاء فانّه یراك ویسمعك کلّما ذکرته لانّه متّصف بصفات اللّٰه وهو سبحانه جلیس من ذکره۔

(سعادت دارین صفحہ ۵۱۴ مطبوعہ مصر)

ذکر کن او را و درود بفرست بروے صلی اللہ علیہ وسلم و باش در حال ذکر گویا حاضر ست پیش در حالت حیات وے. بینی تو اور ا متادب با جلال وتعظیم و ہیبت و حیا بدال کہ وے صلی اللہ علیہ وسلم مے بیند و مے شنود کلام ترا زیرا کہ وے متصف ست بصفات اللہ تعالٰے ویکے از صفات الٰہی آن ست کہ اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ۔

(مدارج النبوت صا۶۲۱ ج ۲)

ترجمہ: یعنی اے مخاطب تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کر اور آپ پر درود شریف بھیج اور آپ کے ذکر کے وقت یہ تصور باندھ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حالت حیات سے تیرے سامنے حاضر ہیں اور تو انہیں دیکھ رہا ہے اور آپ کے ذکر کے وقت اجلال تعظیم اور ہیبت وحیا سے متادب بیٹھنا اور جاننا چاہیئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تجھے دیکھتے ہیں اور تیرا کلام سنتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ اللہ تعالٰی کی صفات سے متصف ہیں اور صفات الہیہ میں سے ایک صفت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے کہ جو مجھے یاد کرے میں اس کا ہم نشین ہوں ؎

مصطفٰے آئینہ روئے خدا ست
منعکس دروے ہمہ خوئے خدا ست (اقبال)

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے لکھا ہے

کہ غیر خدا ہر جگہ حاضر و ناظر جاننا بہ عطا الہیہ شرک نہیں اگر کوئی کہے کہ اس سے لازم آتا ہے کہ خالقیت، وجوب، قدم وغیرہ دیگر صفات الہیہ

بھی پیغمبروں کو عطائی مان لو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خالق، واجب قدیم کہا کرو تو اس کا جواب یہ ہے کہ چار صفات قابل عطا نہیں کہ ان پر الوہیت کا دارو مدار ہے، وجوب، قدیم، خلق، نہ مرنا دیگر صفات کی تجلی مخلوق میں بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے بصر حیات وغیرہ مگر ان میں بھی بڑا فرق ہے رب کی یہ صفات ذات، واجب، قدیم نہ مٹنے والی! اور مخلوق کی عطائی ممکن، فانی۔

(براھین قاطعہ ص)

مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اللہ تعالٰے کی دی ہوئی طاقت سے دیکھ بھی رہے ہیں، ہماری آرزوؤں کو سن رہے ہیں اور روضہ انور میں زندہ و پائندہ استراحت فرمایئں

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت باصرہ اور قوت سامعہ عام انسانوں کی سی نہیں ہے۔

(۲) یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دور و نزدیک سے یکساں سنتے اور دور و نزدیک کو یکساں دیکھتے ہیں۔

(۳) یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر درود پڑھنے والے کی آواز کو سنتے ہیں اور قیامت تک سنتے رہیں گے۔

(۴) یہ کہ انبیاء کرام و اولیاء عظام بالاجماع اپنی قبروں میں زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں اور افعال مبارکہ بجالاتے ہیں جیسا کہ دنیا میں بجالاتے تھے۔

(۵) یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مظہر صفات الٰہیہ ہیں۔ اللہ تعالٰے کی صفات کا ظہور مصطفٰے کی ذات سے ہوتا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

حاضر و ناظر نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جمہور اہل اسلام کا یہ متفقہ عقیدہ اور ایمان ہے کہ رحمت دو عالم نور مجسم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر زماں و مکاں میں، اور ہر جگہ ہر آن میں حاضر و ناظر ہیں اور اگر کسی وقت بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق اس کائنات ارضی و سماوی سے منقطع ہو جائے تو اس دنیائے موجودات کا نظام درہم برہم ہو جائے اور یہ حقیقت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں تھے تو کچھ بھی نہ تھا اور جب وہ آ گئے تو نمود دو جہاں اور اب جب کہ وہ نہیں ہوں گے تو کچھ بھی نہ ہوگا اس لئے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم اصل کائنات ہیں۔

مثلاً ایک درخت کی شاخیں اس لئے سرسبز ہوتی ہیں اور اس کے پتے اس لئے تر و تازہ ہوتے ہیں اور اس کی چھاؤں اسلئے ٹھنڈی ہوتی ہیں اور اس کا پھل اس لئے میٹھا اور لذیذ ہوتا ہے کہ اس کی جڑوں کا تعلق درخت کی تمام شاخوں، پتوں اور اس کے پھل کے ساتھ ہر وقت ہر گھڑی اور ہر زماں رہتا ہے اور کسی وقت بھی وہ جڑیں سوکھ جائیں اور ان کا تعلق اور رشتہ درخت سے کٹ جائے تو پھر نہ اس درخت کی شاخوں میں تازگی رہے گی اور نہ پتوں میں خوشنمائی نہ اس کی چھاؤں میں پہلی سی مستی رہے گی اور نہ اس کے پھل میں لذت کیوں کہ وہ اب سوکھ چکا ہے اور صرف اس لئے سوکھ گیا ہے کہ اس کی جڑیں سوکھ گئیں ہیں اور اب ان کا تعلق اس درخت کٹ گیا ہے بلا تشبیہہ و مثال آفتاب کی یہ رنگین اور سنہری کرنیں، چاند کی دلربا چاندنی، ستاروں کی چمک، موتی کی دمک، پھول کی مہک، بلبل کی

چہک، دریاؤں کی روانی، پہاڑوں کی بلندی، آسمان کا نیلگوں چھت زمین کا خوشنما فرش، جن وانس، حور و غلماں، جنت و رضوان اور یہ دونوں جہاں اس لئے قائم ہیں کہ کائنات کے ذرّے ذرّے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور موجود ہے اور اللہ تعالےٰ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق اور رشتہ عالم موجودات کے ساتھ ہر گھڑی، ہر ساعت اور ہر آن وابستہ ہے اور جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ تعلق اور رشتہ اس کائنات سے کٹ گیا تو اسی کا نام قیامت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس حقیقت کو کئی بار بے نقاب کیا ہے کہ مثلاً اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی صفات کو یوں بیان فرماتے ہوئے فرمایا

یا ایُّھا النّبیُّ اِنّا اَرْسَلْنٰکَ شاھدًا (پ۲۲ سورہ احزاب آیت ۴۹)

اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی! بے شک ہم نے تجھے بھیجا حاضر و ناظر (کنز الایمان)

ہو سکتا ہے بعض لوگوں کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ شاہد کا معنیٰ تو گواہ ہے۔ یہ شاہد کا معنیٰ حاضر کہاں سے ہو گیا تو اس کے لئے گذارش ہے کہ وہ نماز جنازہ کی دعا کو پڑھے اور اس کے معانی پر غور کرے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَائِبِنَا الخ

کہ اے اللہ بخش دے ہمارے زندہ اور مردہ کو اور جو حاضر ہیں اور ان کو جو غائب ہیں۔ یہاں تو شاہد کا معنیٰ ہی حاضر ہے۔ اب یہ کتنی بد دیانتی ہے کہ بد عقیدہ لوگ جب جنازہ کی دعا پڑھتے ہیں، تو شاہد کا معنیٰ صرف حاضر ہی کرتے ہیں اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم